کمیونٹی کی شمولیت اور متحرک کرنا

کورس کوڈ: 107

شعبہ فاصلاتی، غیر رسمی و تعلیم جاریہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کمیونٹی کی شرکت اور متحرک کرنا

کورس کوڈ:107 یونٹ:1 تا9

شعبہ فاصلاتی، غیر رسمی و تعلیم جاریہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اشاعت کا سال 2025

تعداد اشاعت ....

نگران طباعت .... ڈاکٹر سرمد اقبال

طابع.. AIOU پرنٹنگ پریس، اسلام آباد

ناشر .... علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کورس ٹیم

چیئر مین: ڈاکٹر محمد اجمل چوہدری

شعبہ فاصلاتی، غیر رسمی اور تعلیم جاریہ،

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

تالیف و ترتیب: 1- ڈاکٹر طاہرہ بی بی

اسسٹنٹ پروفیسر

۲۔ ڈاکٹر نائلہ نصیر

اسسٹنٹ پروفیسر

۳۔ محترمہ شمسہ کنول

....

کمپوزنگ: محمد جاوید

کورس رابطہ کار / کورس کوارڈینیٹر: ڈاکٹر طاہرہ بی بی

پیش لفظ

لٹریسی اور نان فارمل ایجوکیشن کے میدان میں "کمیونٹی موبلائزیشن اور شمولیت" ایک ایسا موضوع ہے جسے مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ اگر ہم تعلیم کو صرف کلاس روم یا رسمی اداروں تک محدود سمجھیں تو ہم اس کے اصل مقصد کو بہت تنگ دائرے میں قید کر دیتے ہیں۔ تعلیم کا مقصد محض فرد کو خواندہ بنانا نہیں بلکہ ایک باشعور، فعال اور بااختیار معاشرہ تشکیل دینا ہے۔ یہ مقصد تبھی پورا ہو سکتا ہے جب کمیونٹی اپنے مسائل کی نشاندہی، ان کے حل اور اجتماعی ترقی کے عمل میں براہِ راست شریک ہو۔

نان فارمل ایجوکیشن دراصل اسی فلسفے پر استوار ہے کہ تعلیم کو سماجی اور ثقافتی تناظر میں دیکھا جائے اور کمیونٹی کو شراکت دار بنایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ کمیونٹی موبلائزیشن کو اس شعبے کا ستون قرار دیا جاتا ہے۔ جب کمیونٹی اپنی ضرورتوں اور مسائل کو خود شناخت کرتی ہے اور ان کے حل کے لیے اجتماعی کوشش کرتی ہے تو نہ صرف تعلیمی منصوبے کامیاب ہوتے ہیں بلکہ وہ پائیدار بھی ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر کوئی پروگرام بیرونی دباؤ یا بالادستی کے ذریعے مسلط کیا جائے تو اس کے نتائج عارضی اور غیر مؤثر رہتے ہیں۔

اس کورس کی تیاری کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ طلبہ، سہولت کار، اور عملی کارکنان اس اہم نکتے کو سمجھ سکیں کہ کمیونٹی کے بغیر کوئی بھی تعلیمی یا سماجی منصوبہ دیرپا کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ کورس قاری کو اس سوچ سے روشناس کراتا ہے کہ تعلیم اور سماجی ترقی کا اصل مرکز و محور خود کمیونٹی ہے۔ کمیونٹی کو بااختیار بنائے بغیر نہ صرف تعلیمی میدان میں بلکہ سماجی، معاشی اور ثقافتی میدانوں میں بھی حقیقی ترقی ممکن نہیں۔

مزید برآں، کمیونٹی موبلائزیشن کو صرف ایک طریقہ کار کے طور پر نہیں بلکہ ایک فلسفہ کے طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ فلسفہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہر کمیونٹی میں مسائل کے ساتھ ساتھ وسائل بھی موجود ہوتے ہیں۔ اگر کمیونٹی کے افراد کو اعتماد دیا جائے اور انہیں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا موقع فراہم کیا جائے تو وہ اپنی مشکلات کو اجتماعی طور پر حل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ یہی وہ سوچ ہے جو کمیونٹی کو انحصار سے خود کفالت کی طرف لے جاتی ہے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ کمیونٹی موبلائزیشن محض ایک وقتی سرگرمی نہیں بلکہ ایک مسلسل عمل ہے۔ کمیونٹی کو ایک بار متحرک کر کے چھوڑ دینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ انہیں وقتاً فوقتاً نئے مقاصد، نئے چیلنجز اور نئے مواقع سے روشناس کرانا ضروری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کورس طلبہ کو یہ بھی سکھاتا ہے کہ کس طرح کمیونٹی کے اندر ایسے لیڈرز تیار کیے جائیں جو مستقبل میں بھی کمیونٹی کو متحرک اور منظم رکھ سکیں۔

آخر میں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ یہ کورس نہ صرف تعلیمی میدان میں بلکہ وسیع سماجی تناظر میں بھی انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے ذریعے ایسے افراد تیار ہوں گے جو کمیونٹی کے اندر بیداری، شرکت اور خوداعتمادی کو فروغ دے سکیں۔ یہ افراد مستقبل میں نان فارمل ایجوکیشن کے پائیدار ماڈلز کو کامیاب بنانے میں مرکزی کردار ادا کریں گے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اس کورس کے ذریعے طلبہ علم و عمل دونوں سطحوں پر بھرپور فائدہ اٹھائیں گے اور معاشرے میں مثبت تبدیلی کے علمبردار ثابت ہوں گے۔

کورس کا تعارف

کمیونٹی موبلائزیشن اور شرکت ایک ایسا موضوع ہے جو نان فارمل ایجوکیشن کے میدان میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کورس کا مقصد طلبہ کو یہ سمجھانا ہے کہ کمیونٹی کی فعال شمولیت کے بغیر نہ تو کوئی تعلیمی منصوبہ کامیاب ہو سکتا ہے اور نہ ہی سماجی ترقی کے اہداف حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ کمیونٹی موبلائزیشن دراصل ایک ایسا عمل ہے جس میں کمیونٹی کے افراد کو نہ صرف باخبر اور باشعور بنایا جاتا ہے بلکہ انہیں فیصلہ سازی اور عملی اقدامات میں بھی شریک کیا جاتا ہے۔

کمیونٹی موبلائزیشن کو صرف ایک تکنیک کے طور پر دیکھنا درست نہیں، بلکہ یہ ایک جامع فلسفہ ہے جو اس سوچ پر مبنی ہے کہ ہر کمیونٹی اپنے اندر مسائل کے ساتھ ساتھ ان کے حل کے لیے وسائل اور صلاحیتیں بھی رکھتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ان صلاحیتوں کو منظم کرنے اور اجتماعی مقاصد کے لیے بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔ جب کمیونٹی کو یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی ضروریات کی نشاندہی کرے، اپنی ترجیحات طے کرے اور اپنے مسائل کے حل کے لیے اجتماعی منصوبہ بندی کرے تو اس کے نتائج دیرپا اور مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

کمیونٹی موبلائزیشن کا عمل کئی مراحل پر مشتمل ہوتا ہے۔ سب سے پہلے کمیونٹی کے ساتھ تعلقات قائم کیے جاتے ہیں اور اعتماد کی فضا پیدا کی جاتی ہے۔ اس کے بعد کمیونٹی کے مسائل اور ضروریات کو سمجھنے کے لیے مکالمہ، سروے یا شراکتی تکنیکوں (Participatory Techniques) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر ان ضروریات کو ترجیحی بنیادوں پر ترتیب دیا جاتا ہے اور اجتماعی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ اگلے مرحلے میں کمیونٹی کے مختلف طبقات اور گروہوں کو منظم کیا جاتا ہے تاکہ وہ متفقہ لائحہ عمل پر عمل کر سکیں۔ آخر میں اس پورے عمل کا جائزہ اور تجزیہ کیا جاتا ہے تاکہ یہ دیکھا جاسکے کہ کون سے اقدامات کامیاب رہے اور کہاں مزید بہتری کی ضرورت ہے۔

یہ کورس طلبہ کو سکھاتا ہے کہ کمیونٹی کو متحرک کرنے کے لیے کون کون سی حکمتِ عملیاں اور آلات استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ ان میں آگاہی مہمات، ورکشاپس، گروہی ملاقاتیں، عوامی اجتماعات، اور مقامی لیڈرشپ کی تیاری شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبہ یہ بھی سیکھتے ہیں کہ کمیونٹی کو متحرک کرنے کے دوران طاقت کے توازن (Power Dynamics) کو سمجھنا اور منصفانہ شراکت کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کمیونٹی میں طاقتور گروہ فیصلہ

سازی پر حاوی ہو جاتے ہیں اور کمزور یا محروم طبقات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ایک کامیاب سہولت کار وہ ہے جو ان طاقت کے عدم توازن کو پہچان سکے اور سب کو برابر کا موقع فراہم کرے۔

کمیونٹی موبلائزیشن کی کامیابی کے لیے تعلقات سازی (Relationship Building) اور نیٹ ورکنگ بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ جب کمیونٹی کے مختلف طبقات، ادارے اور اسٹیک ہولڈرز ایک دوسرے کے ساتھ جڑ جاتے ہیں تو اجتماعی قوت میں اضافہ ہوتا ہے اور مسائل کے حل کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ یہ کورس طلبہ کو یہی سکھاتا ہے کہ نیٹ ورکنگ کے ذریعے کس طرح کمیونٹی کے وسائل کو یکجا کیا جا سکتا ہے اور کس طرح مختلف طبقات کو ایک پلیٹ فارم پر لایا جا سکتا ہے۔

اس کورس میں کمیونٹی آرگنائزنگ اور ایڈووکیسی تکنیکوں پر بھی تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کمیونٹی آرگنائزنگ کا مطلب ہے کمیونٹی کے افراد کو ایک تنظیمی ڈھانچے کے اندر لانا تاکہ وہ اجتماعی طور پر اپنے مسائل حل کر سکیں۔ ایڈووکیسی کا مطلب ہے کہ کمیونٹی اپنی آواز بلند کرے اور پالیسی سازوں یا دیگر اداروں کو اپنے مسائل حل کرنے پر آمادہ کرے۔ طلبہ کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ ایڈووکیسی مہم کس طرح تیار کی جاتی ہے، کس طرح شواہد اکٹھے کیے جاتے ہیں، اور کس طرح متعلقہ فریقین کو شامل کیا جاتا ہے۔

کورس کے اہم حصوں میں سے ایک "شراکتی فیصلہ سازی (Participatory Decision Making) " ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے کمیونٹی کے تمام افراد کو فیصلوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس میں مکالمہ، بحث، اتفاقِ رائے (Consensus Building) اور تنازعات کے حل کی تکنیکیں شامل ہیں۔ اس کورس میں طلبہ کو یہ مہارتیں سکھائی جاتی ہیں کہ کس طرح شراکتی اجلاس منظم کیا جائے، کس طرح سب کو بولنے کا موقع دیا جائے، اور کس طرح اختلافات کو مثبت انداز میں حل کیا جائے۔

اس کورس میں طلبہ کو یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ کس طرح کمیونٹی ڈیولپمنٹ پراجیکٹس تیار اور نافذ کیے جاتے ہیں۔ اس میں پراجیکٹ سائیکل، منصوبہ بندی، خطرات کی نشاندہی، پائلٹ ٹیسٹنگ، اور رپورٹ نویسی جیسے پہلوؤں پر زور دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبہ مانیٹرنگ اور ایویلیوایشن کی تکنیکیں بھی سیکھتے ہیں تاکہ وہ جان سکیں کہ کسی منصوبے نے واقعی کمیونٹی پر کیا اثر ڈالا ہے اور اس کے نتائج کتنے پائیدار ہیں۔

کورس کا ایک اور پہلو اخلاقی اور ثقافتی حساسیت ہے۔ کمیونٹی کے ساتھ کام کرتے وقت یہ ضروری ہے کہ ان کی اقدار، روایات اور ثقافتی پہلوؤں کو احترام دیا جائے۔ اگر یہ پہلو نظر انداز ہو جائیں تو کمیونٹی میں بداعتمادی پیدا ہو سکتی ہے اور پورا عمل متاثر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح، اخلاقی اصول جیسے شفافیت، دیانت داری اور جوابدہی کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

اس کورس کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ کمیونٹی کے ساتھ مؤثر انداز میں کام کر سکیں۔ وہ جان سکیں گے کہ کمیونٹی کو کس طرح متحرک کیا جاتا ہے، ان کے ساتھ تعلقات کس طرح قائم کیے جاتے ہیں، اور کس طرح شراکتی منصوبے تیار کر کے ان پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی میں اس علم اور مہارت کو استعمال کر سکیں گے تاکہ معاشرے میں مثبت اور پائیدار تبدیلی لائی جا سکے۔

یوں یہ کورس محض ایک نصابی مضمون نہیں بلکہ ایک عملی رہنمائی ہے جو طلبہ کو سماج کی تعمیر نو اور کمیونٹی کی بیداری کے لیے تیار کرتی ہے۔

کورس کے مقاصد

اس کورس کے مطالعہ کے بعد متوقع عملی کارکنان اور سہولت کار درج ذیل مقاصد حاصل کریں گے:

1. کمیونٹی کی شرکت اور موبلائزیشن کی اہمیت کو سمجھنا۔
2. مختلف حکمتِ عملیوں اور طریقوں کی نشاندہی جو کمیونٹی کو متحرک کرنے میں مددگار ہوں۔
3. کمیونٹی کے ساتھ تعلقات اور نیٹ ورک قائم کرنے کی مہارت پیدا کرنا۔
4. وہ عوامل سمجھنا جو کمیونٹی کی شمولیت اور انگیجمنٹ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
5. کمیونٹی آرگنائزنگ اور ایڈووکیسی تکنیکوں کا ادراک حاصل کرنا۔
6. شراکتی فیصلہ سازی کے عمل کو آسان بنانے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
7. کمیونٹی ڈیولپمنٹ پراجیکٹس کی منصوبہ بندی اور نفاذ کرنا۔
8. کمیونٹی موبلائزیشن اور شرکت کے چیلنجز کی نشاندہی اور ان کا حل تلاش کرنا۔
9. اخلاقی اور ثقافتی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیونٹی کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
10. اپنی پیشہ ورانہ اور ذاتی زندگی میں کمیونٹی کے ساتھ متحرک اور شراکتی انداز میں کام کرنے کا منصوبہ بنانا۔

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر

یونٹ 1: کمیونٹی کی شرکت اور موبلائزیشن کا تعارف

یونٹ 2: کمیونٹی ڈائنامکس کو سمجھنا

یونٹ 3: کمیونٹی کو شرکت کے لیے متحرک کرنا

یونٹ 4: کمیونٹی شرکت اور موبلائزیشن کے لیے صلاحیت پیدا کرنا

یونٹ 5: کمیونٹی آرگنائزنگ اور ایڈووکیسی تکنیکیں

یونٹ 6: شراکتی فیصلہ سازی کے عمل

یونٹ 7: کمیونٹی ڈیولپمنٹ پراجیکٹس پر عمل درآمد

یونٹ 8: کمیونٹی موبلائزیشن کی کوششوں کی نگرانی اور جائزہ

یونٹ 9: کمیونٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اور ثقافتی پہلو

یونٹ نمبر1

کمیونٹی موبلائزیشن اور شمولیت

تحریر: ڈاکٹر نائلہ نصیر

نظر ثانی: ڈاکٹر طاہرہ بی بی

یونٹ کا تعارف

کمیونٹی موبلائزیشن مختلف خواندگی کے پروگراموں کے بارے میں لوگوں میں شعور بیدار کرنے کے لیے اسٹیک ہولڈرز کو اکٹھا کرنے کا عمل ہے۔ سوشل موبلائزیشن کا بنیادی مقصد لوگوں کی صلاحیتوں کو ان کی کارکردگی میں اضافے کے لیے استعمال کرنا ہے۔ لوگ اپنی ترقی خود کر سکتے ہیں بہ شرطیکہ ان کو مناسب رہنمائی اور ضروری وسائل فراہم کئے جائیں۔ یہ ایک ایسا اجتماعی عمل ہے جس میں لوگ کسی بہتر مقصد کے لیے مل کر، جذبے اور تعاون کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ

"لوگ اپنی کارکردگی بہتر کریں بس ان کی رہنمائی اور مناسب مدد کی جائے۔"

یہ خواندگی کے پروگراموں کے لیے کمیونٹی کی شرکت کو مضبوط بنانے کے لیے مختلف مقامی وسائل اور خدمات کا بھی استعمال کرتا ہے۔ لوگوں کو متحرک کرنے کے اس عمل میں، جب کمیونٹی کے مختلف حصوں کے لوگ ایک مشترکہ مقصد کا اشتراک کرتے ہیں اور فعال طور پر حصہ لیتے ہیں تو وہ مقامی خواندگی کی ضروریات کی نشاندہی کرتے ہیں اور انہیں حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ایسا اجتماعی عمل ہے جس میں لوگ کسی اچھے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اپنی صلاحیت، وسائل، جوش اور جذبے کے ساتھ عام لوگوں کی خاطر تعاون کے لیے راضی ہوتے ہیں اور منظم ہو کر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کمیونٹی موبلائزیشن کمیونٹیز کو بااختیار بنانے میں مدد کرتی ہے اور انہیں اس قابل بناتی ہے کہ وہ اپنی ترقی کو خود شروع کر سکیں اور کنٹرول کر سکیں۔

سوشل موبلائزیشن کی بنیادی بات یہ ہے کہ لوگ خود فیصلہ کریں کہ انہیں کیا چاہیے اور وہ اپنی ترقی کیسے کر سکتے ہیں؟ اس عمل میں مقامی افراد کو منصوبہ بندی، عمل درآمد اور بعد میں اس کی دیکھ بھال تک ہر مرحلے میں شامل کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ صرف فائدہ اٹھانے والے نہ ہوں بلکہ اصل شراکت دار بنیں۔ یعنی جس کے لیے کام ہو رہا ہو، وہ خود بھی اس کام کا حصّہ ہو، تاکہ ترقی کا عمل پائیدار اور مؤثر ہو۔ اس یونٹ میں اساتذہ کی تربیت، کمیونٹی موبلائزیشن کے تصور اور خواندگی کی آگاہی کے لیے اس کے ممکنہ فوائد کے بارے میں معلومات دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس یونٹ میں پیش کردہ مواد کمیونٹی کو متحرک کرنے کے مختلف طریقوں کا ایک جائزہ فراہم کرے گا۔ اساتذہ کمیونٹی کو متحرک کرنے کے بہترین طریقوں کی گہری سمجھ حاصل کریں گے۔ یہ یونٹ تربیت حاصل کرنے والے اساتذہ کی توجہ کمیونٹی

کو متحرک کرنے کے بہترین ممکنہ طریقوں کی طرف بھی مبذول کرے گا، تاکہ جب وہ عملی تدریسی کلاسوں میں پڑھائیں گے تو وہ اس علم کو عملی طور پر استعمال کر سکیں گے۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد، خواندگی اور غیر رسمی تعلیم کے میدان میں ممکنہ پریکٹیشنرز اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. کمیونٹی موبلائزیشن کے معنی کو سمجھ سکیں۔
2. کمیونٹی کو متحرک کرنے کی تکنیکوں کا اطلاق کر سکیں۔
3. خواندگی کے اقدامات کو فروغ دینے کے لیے کمیونٹی کی شرکت اور متحرک ہونے کے ممکنہ فوائد جان سکیں۔
4. وہ اپنے ورک سٹیشنوں پر کمیونٹی کو متحرک کرنے کی تکنیکوں کا اطلاق کر سکیں۔

1.1 موبلائزیشن کی تعریف

کمیونٹی کی شراکت(Community Participation):

اس کا مطلب ہے کہ لوگ اپنی کمیونٹی سے متعلق فیصلوں اور سرگرمیوں میں براہِ راست شامل ہوں۔ جیسے منصوبہ بندی، فیصلہ سازی، عمل درآمد اور جائزہ لینا۔لوگ اپنی رائے دیتے ہیں، فیصلہ سازوں سے بات کرتے ہیں، اور حل تلاش کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

کمیونٹی موبلائزیشن

یہ ایک منظم طریقہ کار ہے جس میں لوگ، وسائل، اور دیگر متعلقہ افراد کو ایک مشترکہ مقصد کے لیے اکھٹا کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد کمیونٹی کو خود کفیل اور بااختیار بنانا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے مسائل خود سمجھیں اور ان کا حل خود تلاش کریں۔

کمیونٹی موبلائزیشن ایک ایسا طریقہ ہے جس میں لوگ آپس میں مل کر اپنے علاقے کے مسائل حل کرتے ہیں۔ مثلاً صحت، صفائی، تعلیم یا روزگار کے مسئلے۔ اس میں لوگ خود فیصلہ کرتے ہیں کہ کیا کرنا ہے، کیسے کرنا ہے، اور پھر مل کر عمل کرتے ہیں۔ کمیونٹی موبلائزیشن کمیونٹیز میں مثبت تبدیلی پیدا کرنے کے لیے کمیونٹی کے اراکین کو مشغول کرنا ہے اور انہیں بااختیار بنا کر، یہ تعاون کو فروغ دیتا ہے ان میں صلاحیت پیدا کرتا ہے، اور سماجی مسائل کے

پائیدار حل کو فروغ دیتا ہے۔

جب سیکھنے والوں کو کمیونٹی کی شرکت اور متحرک ہونے کے اصولوں اور طریقوں کی اچھی سمجھ ہوتی ہے اور وہ اس علم کو اپنے کام اور کمیونٹیز میں لاگو کر سکیں گے۔ وہ کمیونٹیز کے ساتھ اپنی مصروفیت کا تنقیدی جائزہ لینے اور ترقی اور بہتری کے مواقع کی نشاندہی کرنے کے قابل بھی ہوں گے۔

سوشل موبلائزیشن صرف ایک طریقہ کار نہیں بلکہ ایک مسلسل عمل ہے، جس میں مختلف مسائل کو منظم انداز میں حل کرنے کے لیے (planned interventions) کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکومت کی جانب سے چلنے والے پروگرامز ہوں یا غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کی کوششیں، ان تمام اقدامات کا مقصد معاشرتی مسائل کا حل تلاش کرنا اور کمیونٹی کو درپیش چیلنجز سے نمٹنا ہوتا ہے۔

سوشل موبلائزیشن کی مثالیں

سوشل موبلائزیشن کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

- صحت کے شعبے میں بہتری جیسے کہ صفائی کے نظام کو بہتر بنانا، ویکسین لگوانے میں اضافہ، یا صحت مند طرزِ زندگی کو فروغ دینا۔
- سماجی انصاف کی تحریکیں، انسانی حقوق، برابری، یا مثبت سماجی تبدیلی کے لیے لوگوں کا مل کر آواز اٹھانا۔
- کمیونٹی کی ترقی مقامی لوگوں کو شامل کر کے علاقے کی سڑکیں، روزگار کے مواقع، یا زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کے منصوبے بنانا۔

خواندگی کے لیے کمیونٹی موبلائزیشن ایک ایسا عمل ہے جہاں کمیونٹی کے ممبران اپنی کمیونٹی کے اندر شرح خواندگی اور تعلیمی مواقع کو بہتر بنانے کے اقدامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اس میں خواندگی کی اہمیت کے بارے میں بیداری پیدا کرنے اور خواندگی کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے اجتماعی طور پر کام کرنے کے لیے مختلف اسٹیک ہولڈرز، بشمول کمیونٹی ممبران، رہنماؤں اور تنظیموں کو اکٹھا کرنا شامل ہے۔ یہ نقطہ نظر کمیونٹی کی ملکیت اور شرکت پر زور دیتا ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ یہ اقدامات متعلقہ مسئلے کا حل، اس کی پائیداری اور کمیونٹی کی مخصوص ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ خواندگی کے فروغ میں کمیونٹی کو موبلائز کرتے ہوئے درج ذیل پہلوؤں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

1. بیداری پیدا کرنا

معاشرے کو خواندگی کی اہمیت اور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اس کے اثرات جیسے صحت، معاشی مواقع اور سماجی شرکت کے بارے میں آگاہ کرنا ضروری ہے۔ ترقیاتی عمل میں لوگوں کا شامل ہونا صرف رضامندی کی حد تک نہ ہو بلکہ وہ کمیونٹی موبلائزیشن پروگرام کو اپنا سمجھیں، بات چیت اور بحث میں حصّہ لیں اور فیصلہ کرنے میں اپنی رائے کا استعمال کریں۔ ترقیاتی پروگرام میں خود بھی مالی طور پر حصّہ ضرور ڈالیں چاہے وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

2. کمیونٹی کی ملکیت

خواندگی کی ضروریات کی نشاندہی کرنے، اہداف طے کرنے، اور حکمت عملی تیار کرنے اور ان پر عمل درآمد کرنے میں کمیونٹی کے اراکین کو بااختیار بنانا ضروری ہے۔ جن لوگوں کی ترقی کے لیے کمیونٹی موبلائزیشن پروگرام ترتیب دیئے جارہے ہوں ان کو پروگرام کے تمام مراحل یعنی نشان دہی، ملکیت، منصوبے سازی، عمل درآمد اورانتظام، نگرانی اور مکمل ہونے والے منصوبوں کی دیکھ بھال میں مرکزی کردار ادا کرنے کے مواقع حاصل ہوں۔

3. اسٹیک ہولڈر کی شمولیت

باہمی تعاون کو فروغ دینے کے لیے مختلف اسٹیک ہولڈرز، بشمول خاندان، کمیونٹی لیڈرز، ماہرین تعلیم، اور مقامی تنظیموں کو شامل کرنا ضروری ہے۔ کمیونٹی کے ساتھ ساتھ مختلف اداروں، تنظیموں اور سیاسی نمائندوں کو اس عمل میں شامل کرکے ان کا تعاون یقینی اور مسلسل بنانا چاہیے اس طرح کمیونٹی موبلائزیشن پروگرام کے مقاصد حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

4. وسائل کو متحرک کرنا

خواندگی کے اقدامات کی حمایت کے لیے اندرونی (کمیونٹی کے اندر) اور بیرونی (کمیونٹی سے باہر) دونوں وسائل کی شناخت اور ان کا مناسب استعمال ضروری ہے۔

5. پائیداری

اس بات کو یقینی بنانا کہ کمیونٹی موبلائزیشن کے پروگرام طویل مدت میں پائیدار ہونے کے لیے بنائے گئے ہیں کمیونٹی کے اراکین ان کی دیکھ بھال اور تسلسل میں فعال طور پر شامل ہیں۔

6. رکاوٹوں کو دور کرنا

کمیونٹی موبلائزیشن کی راہ میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی اور ان کو دور کرنا، جیسے کہ تعلیمی وسائل تک رسائی ثقافتی عقائد، یا معاشی مجبوریاں۔

7. زندگی بھر سیکھنے کو فروغ دینا

کمیونٹی کے اندر زندگی بھر سیکھنے کے ماحول کی حوصلہ افزائی کرنا، جہاں خواندگی کی قدر کی جاتی ہے اور ہر عمر کے افراد فعال طور پر اس کی پیروی کرتے ہیں۔ معاشرتی ترقی کے پروگراموں میں کامیابی کا انحصار برابری کے اُصول پر کام کرنا ہے جو معاشرے کے تمام پہلوؤں پر لاگو ہوتا ہے مثلاً: صنف، نسل، طبقہ، زبان اور مذہبی عقائد سے بالاتر ہو کر تمام افراد کو یکساں مواقع فراہم کئے جائیں۔

8. معیار

کسی بھی پروگرام کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ ہر مرحلے پر نگرانی ہو اور مشترکہ کارکردگی کے معیار کو پرکھا جائے اور اسے یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے۔

9. جائزہ

منصوبے کے ہر مرحلے پر اس کا مکمل جائزہ لیا جائے اور بہتری لائی جائے۔

سرگرمی 1

"کمیونٹی مسائل کی فہرست بنانا"

مقصد: شرکاء اپنے علاقے کے مسائل کو شناخت کریں اور ان پر بات چیت کریں۔

عزیز طلباء اب آپ کمیونٹی کے مسائل کی فہرست بنائیں گے۔ اس کام کے لیے آپ اپنے علاقے کے مسائل کی شناخت کریں اور اپنے کلاس فیلو سے اس پر بات چیت کریں۔

آپ چار یا پانچ کے گروپ میں تقسیم ہو جائیں۔ ہر گروپ اپنے علاقے کے پانچ بڑے سماجی یا تعلیمی مسائل کو کاغذ پر تحریر کر لے۔ اب ہر گروپ ایک مسئلے کو منتخب کر کے اس پر مختصر گفتگو کرے۔ آپ کو اس گفتگو کے لیے 30 منٹ درکار ہوں گے۔ گفتگو کرنے کے بعد آپ مسئلے کا حل کسی چارٹ پر مارکر یا قلم سے لکھ کر اپنی کلاس میں آویزاں کریں۔

1.2۔ کمیونٹی موبلائزیشن کے فوائد

کمیونٹی موبلائزیشن برائے غیر رسمی تعلیم اور خواندگی کے چیدہ چیدہ فوائد درج ذیل ہیں:

احساسِ شمولیت کو فروغ دینا

کمیونٹی کی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے افراد کو ایک ایک دوسرے کے ساتھ مضبوط ہونے اور "اپنے پن "کا احساس ملتا ہے۔ افراد ایسے لوگوں کے ساتھ جب مل کر کام کرتے ہیں جن کے ساتھ ان کے خیالات یا مقاصد میں ہم آہنگی ہو تو انہیں اس کمیونٹی کے ساتھ جڑے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ یہی احساس ان کی ذہنی اور جذباتی سکون کے لیے بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ انسان کو اخلاقی اور جذباتی سپورٹ سسٹم فراہم کرتا ہے اور افراد کو ان کی اہمیت و قبولیت کا احساس بھی دلاتا ہے۔ احساس شمولیت کے فروغ سے افراد اکیلے پن کے احساس سے نکل کر زندگی کو زیادہ خوشگوار بناتے ہیں اور کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے پروجیکٹس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

مضبوط سماجی رشتے قائم کرنا

سماجی اور کمیونٹی میں شرکت سے افراد ایک دوسرے کے ساتھ معاشی اور سماجی رشتے نہ صرف مضبوط بناتے ہیں۔ بلکہ مختلف سرگرمیوں میں شامل ہونے سے ہمسایوں، دوستوں اور دیگر کمیونٹی ممبران سے خوشگوار رشتے بھی بنتے ہیں۔ یہ رشتے صرف رسمی تعارف تک محدود نہیں ہوتے بلکہ گہرے تعلقات اور دوستیوں میں بدل سکتے ہیں۔ لہٰذا کمیونٹی کی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے افراد ترقی اور تجربات کے نئے تبادلے کرتے ہیں جس سے ان کے مضبوط سماجی

رشتے قائم ہوتے ہیں۔

شمولیت اور مساوات کو فروغ دینا

کمیونٹی سرگرمیوں میں شرکت مختلف پس منظر رکھنے والے لوگوں کو قریب لاتی ہے اور مساوات کو فروغ دیتی ہے۔ کمیونٹی کی مختلف سرگرمیوں میں شرکت کرنے سے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں جس سے ان میں باہمی اتحاد اور اخوت کو فروغ ملتا ہے اس کمیونٹی میں مختلف افراد جو مختلف نظریات ثقافت سے تعلق رکھتے ہیں انہیں مساوات کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملتا ہے اور ان سرگرمیوں کے ذریعے لوگ ایک دوسرے کی قدر اور احترام کرنا بھی سیکھتے ہیں ایسا کرنے سے ایک پر امن اور ہم آہنگ معاشرہ وجود میں آتا ہے جہاں ہر فرد کو اس کے رتبے سے قطع نظر مساوی تصور کیا جاتا ہے جس سے ایک متوازن کمیونٹی تشکیل پاتی ہے ۔

ذاتی خوشحالی میں اضافہ

کمیونٹی سرگرمیوں میں شرکت کرنے والے لوگ کمیونٹی کی فلاح و بہبود پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ جب لوگ مل کر ایک دوسرے کے لیے کام کرتے ہیں تو نہ صرف کمیونٹی ڈیویلپمنٹ ہوتی ہے بلکہ لوگوں میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ ان کی ذہنی صحت بہتر ہوتی ہے۔ اور لوگ اپنے وقت اور محنت کو ایسے کاموں میں لگاتے ہیں جن سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ ربط محسوس کرتے ہیں۔ سماجی سپورٹ تمام کمیونٹی کے لوگوں کے معیار زندگی میں بہتری لاتی ہے ۔ جس سے کمیونٹی کے تمام ممبران کو اطمینان ملتا ہے اور وہ زیادہ صحت مند خوشحال اور اچھی زندگی گزارنے کے قابل ہو جاتے ہیں ۔

کمیونٹی کی شمولیت(Community Involvement)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ کمیونٹی ایک ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں لوگ مل کر اپنے مشترکہ مسائل کے حل کے لیے کام کرتے ہیں. تمام لوگوں کی دلچسپیاں اور مسائل مشترک ہوتے ہیں جس کی وجہ سے کمیونٹی خود بھی لوگوں کو شرکت کی مواقع دے کر سماجی سرگرمیوں کو فروغ دیتی ہے۔ مثلاً محلے کی حفاظت کے گروپ، فوڈ بینک، اور ثقافتی میلوں وغیرہ کے پروگراموں میں حصہ لینے سے کمیونٹی میں رہنے والے لوگ نہ صرف خود کو منظم کرنے کے قابل ہوتے ہیں بلکہ رویوں میں مثبت تبدیلیاں بھی لاتے ہیں۔ کمیونٹی شمولیت سے عوامی مقامات میں بہتری اتی ہے جس سے عوامی یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔

کمیونٹی کے افراد پر مثبت اثرات

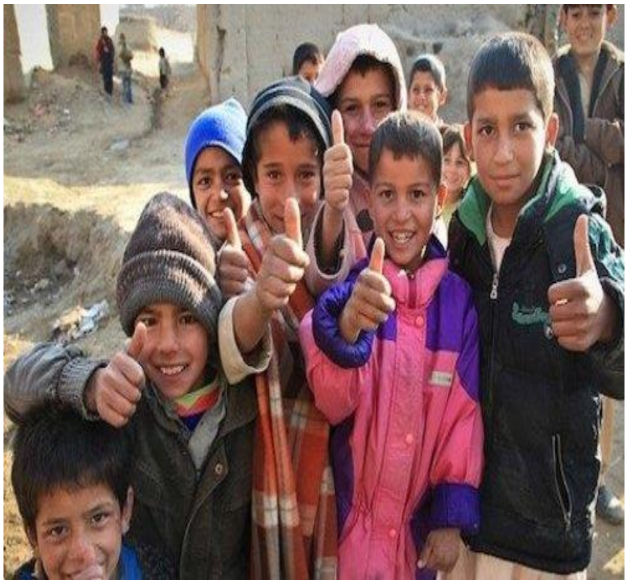

افراد کی کمیونٹی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے ان کی اپنی ذہنی اور جذباتی صحت پر بھی مثبت اثرات پڑتے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں ایا ہے کچھ افراد اپنے گھریلو مسائل کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں۔ ایسے افراد اگر کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے کاموں میں حصہ لیں تو ان کی مجموعی ذہنی صحت بہتر ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جسمانی صحت میں بھی بہتری آتی ہے۔ کیونکہ لوگ مل جل کر کام کرتے ہیں اور صحت مند طرز زندگی اپنانے سے انہیں مہارتیں سیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ ان میں نہ صرف خوداعتمادی پیدا ہوتی ہے، بلکہ قائدانہ صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ جس سے افراد کی افراد کی ذاتی، سماجی، اور پیشہ ورانہ زندگیوں میں بہتری کے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔

شرح خواندگی میں اضافہ

کمیونٹی کی ملکیت اور شرکت کو فروغ دے کر، کمیونٹی موبلائزیشن اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ خواندگی کے اقدامات پائیدار ہوں اور ان کا دیرپا مثبت اثر ہو۔ جب کمیونٹیز خواندگی کے اقدامات میں فعال طور پر شامل ہوتی ہیں، تو خواندگی کی بلند شرح حاصل کرنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

بہتر تعلیمی نتائج

کمیونٹی کو متحرک کرنے سے اسکول میں حاضری میں بہتری، بہتر تعلیمی کارکردگی، اور مزید تعلیم کے مواقع بڑھ سکتے ہیں۔

بہتر کمیونٹی کی فلاح و بہبود

خواندگی افراد کو بااختیار بناتی ہے، جس کے نتیجے میں معاشی مواقع میں اضافہ صحت میں بہتری، اور زیادہ سماجی شرکت ہوتی ہے، جو بالآخر کمیونٹی کی مجموعی بہبود میں حصہ ڈالتی ہے۔

سرگرمی نمبر 2

گروپ ڈسکشن

عزیز طلباء کلاس میں دو گروپوں میں تقسیم ہو جائیں۔ "کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں حصہ لینے کے فوائد و نقصانات" کے موضوع پر بحث کریں۔

گروپ نمبر ون کمیونٹی کے فوائد پہ بات کرے گا اور گروپ نمبر دو کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے نقصانات پر بات کرے گا۔

ہر گروپ میں سے ایک گروپ لیڈر گروپ کی ڈسکشن کو کلاس کے سامنے پیش کرے گا۔

سرگرمی نمبر 3

کمیونٹی سروے

طلبہ اپنے قریبی علاقے میں چھوٹا سا سروے کریں۔ جس میں وہ کمیونٹی میں موجود سرگرمیوں کا جائزہ لیں۔ لوگوں سے ایک چھوٹا سا انٹرویو لیں۔ جس میں دیکھیں کہ جن کاموں میں کمیونٹی مل کر کام کرتی ہے ان کے کیا فوائد ہیں۔ اور جن مسائل میں کمیونٹی دلچسپی نہیں لیتی مسائل کی کیا صورتحال ہے۔ اپنے انٹرویو کے نتائج چاٹ پر لکھ کر کلاس میں لگائیں۔

1.3۔ کمیونٹی موبلائزیشن اور شمولیت کی اہمیت

پاکستان کا شمار دنیا کے ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں خواندگی کی شرح بہت کم ہے۔ ملک کی تقریبا آدھی آبادی ناخواندہ ہے۔ خواتین میں خواندگی کا تناسب بہت کم ہے (Pakistan Social & Living Standard PSLMMeasurement Survey) کی سروے رپورٹ 19-2018ء کے مطابق پاکستان میں بالغ افراد کی شرح خواندگی 60 فیصد ہے۔ جب کہ صوبہ ء خیبر پختونخوا میں شرح خواندگی 57 فیصد ہے اور اسکول نہ جانے والے بچّوں کی تعداد تقریبا 18 لاکھ ہے۔

کم شرح خواندگی کی ایک وجہ بچّوں کا اسکولوں میں داخلہ نہ لینا یا پرائمری پاس کیے بغیر مختلف وجوہات کی بنا پر اسکول چھوڑ جانا ہے۔ ان وجوہات میں ایک بڑی وجہ والدین اور کمیونٹی کی عدم دلچسپی ہے، دوسری جانب آبادی میں بے تحاشہ اضافہ ہونے کی وجہ سے پہلے سے موجود ناخواندہ افراد کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ملک سے ناخواندگی کو مکمل طور پر دور کرنے کے لیے لازمی تعلیم کا عام ہونا بہت ضروری ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مقامی سطح پر والدین اور لوگوں کو تعلیم کی اہمیت کی آگاہی دینا اور تعلیمی ترقی میں ان کی بھرپور شرکت و تعاون انتہائی ضروری ہے۔ اتنے

بڑے مسئلے کے حل کرنے کے لیے رسمی طریقے کے ساتھ ساتھ متبادل نظام کی اشد ضرورت ہے۔

معاملات پر سنجیدگی کا احساس کرتے ہوئے حکومت پاکستان نے 90 کی دہائی میں غیر رسمی تعلیم پر کام شروع کیا اور غیر رسمی اسکول قائم کیے گئے۔ تب سے آج تک غیر رسمی طریقہ تعلیم کی افادیت کو نظام تعلیم کی مدد کے طور پر سراہا جارہا ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں غیر رسمی تعلیم کا بیڑہ ایلیمنٹری وسیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اٹھایا اور غیر رسمی تعلیمی ادارے قائم کیے۔ ساتھ ہی ساتھ مقامی اور بین الاقوامی اداروں نے خواندگی اور تعلیمی بہتری کے لیے کئی ایک پراجیکٹ چلائے۔ جب کہ 2019ء میں ALP-PIU کا قیام عمل میں لایا گیا۔ غیر رسمی اسکولوں و مراکز میں بچوں اور بالغوں کو ان کی سہولت کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ جو بچے کسی وجہ سے تعلیم کے رسمی اسکولوں میں داخلہ نہیں لے سکے ایسے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کا ایک اور متبادل موقع دیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی تعلیم کی کمی پوری کر کے زندگی کی دَوڑ میں دُوسرے بچوں کے برابر شریک ہو سکیں۔ ضرورت اور ترجیحات کے مطابق غیر رسمی تعلیم کے یہ پروگرام کمیونٹی کی شرکت اور تعاون سے ترتیب دیے جاتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ غیر رسمی بنیادی تعلیمی اسکول
2۔ تعلیم بالغاں کے مراکز
3۔ کمیونٹی لرننگ سنٹرز
4۔ مڈل ووکیشنل سنٹر

سرگرمی 2

عزیز طلباء! "میری کمیونٹی میں خواندگی کی بہتری کے لیے میری کوششیں" کے موضوع پر مضمون لکھیے:

مضمون لکھنے کے لیے درج زیل نکات ذہن میں رکھیے:

- کمیونٹی میں موجودہ مسائل
- کمیونٹی کا ردعمل
- کمیونٹی کو متحرک کرنے کے اقدامات
- ممکنہ تبدیلیاں

اس مضمون کو لکھنے کے لیے الفاظ کی کم از کم حد 200–250 الفاظ ہیں۔

مضمون سادہ اور آسان زبان میں لکھیے۔

1.4۔ کمیونٹی موبلائزیشن کی مختلف اپروچز

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے جس میں مختلف مسائل کمیٹی ڈیولپمنٹ کی راہ میں ہائے پاکستان میں حکومتی اور غیر حکومتی سطح پر کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کی مختلف اپروچز کا انعقاد کیا جاتا ہے جن میں سے چیدہ چیدہ تیل ہیں:

1. سرکاری ترقیاتی منصوبہ جاتی اپروچ(Government-Led Approach)

حکومتی سطح پر مختلف ادارے سکیمیں یا پروگرامز ہیں جن کے ذریعے کمیونٹی کی ترقی فلاح و بہبود اور ڈیویلپمنٹ کے مختلف منصوبے چلائے جاتے ہیں۔ جن میں بنیادی صحت کے یونٹس، تعلیم کے فروغ کے پروگرام، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، احساس پروگرام، تعلیم عامہ، بیسک لٹریسی، فنکشنل لٹریسی، اور ٹیکنیکل و کیشنل مہارتیں سکھانے کے مختلف پروگرام شامل ہیں۔

ان تمام پروگرامز کا مقصد کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے ساتھ ساتھ غربت میں کمی، صحت اور تعلیم کی سہولیات میں بہتری، اور عوام الناس کو روزگار کے نئے مواقع فراہم کرنا ہے۔ حکومتی سطح پر مختلف اپروچز کے ااستعمال سے اس امر کی کوشش کی جاتی ہے کہ تمام منصوبے مل کر کمیونٹی ڈیویلپمنٹ اور لوگوں کی فلاح و بہبود کریں۔

2. غیر سرکاری تنظیموں کی شمولیت کی اپروچ(NGO-Led Approach)

پاکستان میں مختلف این جی اوز یا بین الاقوامی تنظیمیں کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے مختلف پروگراموں اور منصوبوں میں سرگرم عمل ہیں۔ ان این جی اوز میں مقامی این جی اوز اور انٹرنیشنل تنظیمیں بھی شامل ہیں۔ مثلاً آغا خان رورل سپورٹ پروگرام، ایدھی فاؤنڈیشن، سٹیزن فاؤنڈیشن، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، این سی ایچ ڈی وغیرہ وغیرہ۔

یہ ساری تنظیمیں مل کر صحت، تعلیم، خواتین کی فلاح و بہبود، ماحولیات اور غربت کے خاتمے کے لیے مختلف پالیسیاں اور پروگرام ترتیب دیتی ہیں۔ ان تمام کوششوں کا مقصد کمیونٹی ڈیویلپمنٹ اور لوگوں کی معاشی اور تعلیمی قابلیتوں میں بہتری لانا ہے۔

3. مقامی شرکت پر مبنی اپروچ(Participatory Approach)

مقامی شرکت ایک ایسی اپروچ ہے جس میں کمیونٹی کے لوگ خود منصوبہ بندی کرتے ہیں، اور اپنے مسائل کو حل کرنے کے لیے پالیسی سازی کرتے ہیں۔ فیصلہ سازی کے اس عمل پر وہ خود پالیسیوں کو بنانے سے لے کر عمل درامد کے مرحلے تک شامل ہوتے ہیں۔ مقامی لوگ نہ صرف مسائل کی شناخت کرتے ہیں، بلکہ ان کے حل کے لیے ان میں براہ راست شامل بھی ہوتے ہیں۔ پارٹیسپیٹری اپروچ کی وجہ سے لوگوں میں خود اعتمادی اور خود احتسابی کی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ مل کر کمیونٹی کے مسائل کو خود حل کرتے ہیں، اور اس میں متحرک رہتے ہیں۔

4. **خود کفالت پر مبنی ایپروچ(Self-Help Approach)**

سیلف ہیلپ ایپروچ کے ذریعے کمیونٹی کے لوگ خود اپنے وسائل کی نہ صرف نشاندہی کرتے ہیں، بلکہ نے مسائل کے حل کے لیے ممکنہ اور موجودہ وسائل کو بروکار لاتے ہوئے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے مختلف منصوبوں کو پایا تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ خود کفالتی ایپروچ کے ذریعے لوگ چندہ اکٹھا کرتے ہیں، رضاکار افراد مل کر سکول، ہسپتال یا سڑکیں بناتے ہیں، جس سے رضاکارانہ محنت اور مقامی قیادت مل کر کمیونٹی کے مختلف عوامل مکمل کرتی ہے۔ جس سے کمیونٹی میں خوشحالی اور ترقی آتی ہے۔

5. **مذہبی اور سماجی تنظیموں کا کردار پر مبنی ایپروچ(Faith-Based and Social Organization Approach)**

کمیونٹی ڈیویلپمنٹ میں مختلف مدارس، مساجد، مذہبی تنظیمیں، فلاحی ادارے اور خانقاہیں وغیرہ بہت اہم ہیں۔ فلاحی کاموں کے سلسلے میں مدارس بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر جماعت اسلامی کی الخدمت فاؤنڈیشن ہر کمیونٹی میں تمام مسائل کے سد باب کے لیے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔

دعوت اسلامی کی فلاحی خدمات بڑے پیمانے پر لوگوں کے مسائل حل کرنے میں سرگرم عمل ہے۔ یہ تنظیمیں لوگوں میں نہ صرف مفت کھانے، طبی کیمپس، تعلیم، اور قدرتی آفات میں ریلیف فراہم کرتی ہیں۔ بلکہ مذہبی تعلیمات کے حوالے سے بھی لوگوں میں شعوری کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

6. خواتین پر مرکوز ترقیاتی اپروچ (Women-Centered Approach)

پاکستان خواتین کی ترقی اور فلاح و بہبود ایک اہم مسئلہ ہے۔ پاکستان کی ایک تہائی خواتین بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔ جن میں تعلیم صف اول میں شامل ہے۔ کئی ادارے خواتین کی فلاح و بہبود، تعلیم، ہنر اور مہارتیں سکھاتے ہیں تاکہ وہ معاشی طور پر خود مختاری حاصل کریں۔ ایسا کرنے سے خواتین کو نہ صرف بااختیار بنایا جاتا ہے۔ بلکہ ان سے جڑے ہوئے تمام خاندان کو بھی یکساں فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

7. پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اپروچ(Public-Private Partnership Approach)

پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اپروچ میں حکومت اور نجی ادارے مل کر تمام ترقیاتی منصوبوں میں یکساں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وسائل اور مہارتوں کو اکٹھا کرکے بہتر نتائج حاصل کیے جاسکیں۔ حکومت اور نجی ادارے مل کر اسکولز، ہسپتال، ہاؤسنگ سوسائٹیز میں مشترکہ سرمایہ کاری کے مختلف پراجیکٹس پر کام کرتے ہیں۔ جس سے نہ صرف معاشی ترقی حاصل ہوتی ہے، بلکہ سماجی اور کمیونٹی ڈیویلپمنٹ میں بھی بہتری آتی ہے۔

8. ماحولیاتی اور ترقی پر مبنی اپروچ(Environmental/Sustainable Development Approach)

آج کل ماحولیاتی مسائل سب کے لیے ایک چیلنج بن چکے ہیں۔ ان مسائل سے نمٹنے کے لیے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے ضمن میں ماحولیاتی اور ترقی پر مبنی اپروچز کے استعمال پر زور دیا جارہا ہے۔ بہت سے ادارے اس فیلڈ میں کام کر رہے ہیں جو ماحولیاتی تعلیم دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ شجرکاری اور پانی کی حفاظت کے موضوعات پر بھی لیکچرز دیے جاتے ہیں۔ کمیونٹی کے افراد کو مجموعی شجرکاری کی مہم پر آمادہ کیا جاتا ہے، اور لوگوں کو پانی محفوظ کرنے کے مختلف طریقوں پر آگہی دی جاتی ہے۔ ان تمام کاوشوں کا مقصد ماحول کو بہتر بنانا اور ترقی پر مبنی اپروچ کو فروغ دینا ہے۔

پاکستان میں کمیونٹی ڈیولپمنٹ کے مختلف طریقے اس لیے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ تاکہ ان سے مختلف طبقات مسائل اور مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے مسائل کو حل کیا جا سکے۔ یہ تمام اپروچز موثر کمیونٹی کی ترقی کے لیے بہتر حکمت عملیوں کے طور پر وجود میں آتی ہیں۔ جس سے عوام کی شرکت، مقامی قیادت، وسائل کا مؤثر استعمال، اور ترقی کے عمل کو فروغ ملتا ہے۔

سرگرمی

آپ اپنے علاقے میں موجود کمیونٹی موبلائزیشن کیا پروچ اور اس کی کارکردگی پر ایک پیراگراف لکھیں۔

1.4.1 کمیونٹی موبلائزیشن میں تعلیم عامہ / خواندگی کی ترقی کی اپروچز

پاکستان میں تعلیم عامہ خواندگی کی ترقی کے حوالے سے بھی کمیونٹی ڈیولپمنٹ کی جاتی ہے۔ اس میں مختلف اپروچز کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جن میں سے چیدہ چیدہ درج ذیل ہیں:

- **کمیونٹی ریڈنگ گروپس**

ایسی جگہیں قائم کرنا جہاں کمیونٹی کے اراکین کتابیں پڑھنے اور ان پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے اکٹھے ہو سکیں پڑھنے کے لیے محبت کو فروغ دیں اور خواندگی کی مہارتوں کو بہتر بنائیں۔

- **خواندگی گروپس**

والدین اور دیکھ بھال کرنے والوں کو اپنے بچوں کے ساتھ خواندگی کی سرگرمیوں میں شامل کرنا، سیکھنے کے لیے ایک معاون گھریلو ماحول پیدا کرنا۔

- **کمیونٹی پر مبنی خواندگی کے تربیتی پروگرام**

کمیونٹی کی مخصوص ضروریات اور سیاق وسباق کے مطابق خواندگی کے تربیتی پروگرام فراہم کرنا۔

- **رابطہ سازی**

خواندگی کی اہمیت کے بارے میں بیداری پیدا کرنا اور خواندگی کی ترقی میں معاونت کرنے والی پالیسیوں اور وسائل کی وکالت کرنا۔ روزانہ ہم کئی جگہ پر اپنی بات دوسروں تک پہنچاتے اور منواتے ہیں۔ مثلاً: گھر پر، کام کی جگہ پر، تقریبات میں، کسی مشکل صورت حال میں، کسی ترقیاتی منصوبے کی عمل در آمد اور تکمیل کے لیے وغیرہ وغیرہ۔ پیغام رسانی کے عمل میں پیغام وصول کرنے والا ہمیشہ بنیادی اہمیت رکھتا ہے کیوں کہ وہی آگے چل کر پیغام رساں بنتا ہے۔ ہر انسان اپنی تعلیم اور تجربے کے مطابق سمجھ بوجھ رکھتا ہے اس لیے ہر انسان سمجھ بوجھ میں ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتا ہے۔ پیغام پہنچانے والے کو چاہیے کہ ہمیشہ ان لوگوں کی ذہنی سطح کو مد نظر رکھے جن کو پیغام پہنچانا ہے۔ لٹریسی موبلائزر کو کام کے دوران مختلف لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ وہ ہر سطح کے لوگوں سے ان کی قابلیت کے مطابق بات کر سکتا ہو۔ ان لوگوں میں مذہبی راہنما، این جی او کے کارکن، محکمہ تعلیم کے ذمّہ داران، مقامی لوگ، سیاست سے تعلق رکھنے والے اور دیگر افراد شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ لوگ اور ادارے ایسے بھی ہیں جو خواندگی کے فروغ کے لیے کام کر رہے ہوں گے۔ ان سب سے ملنا، ان کے کام کے انداز کو جاننا، ان کو اپنے بارے میں بتانا اور مل جل کر ایک دوسرے کے کام کو بہتر بنانا ہی اصل میں موئثر رابطہ سازی کا ذریعہ ہے۔

- **بڑے پیمانے پر رابطہ سازی:**

یہ خواندگی اور تعلیم کے فروغ کے لیے رابطہ سازی کا ایک موئثر انداز ہے جس میں بیک وقت زیادہ لوگوں کو پیغام پہنچایا جاتا ہے۔ لٹریسی موبلائزر یا فیلڈ سٹاف کمیونٹی کے لوگوں کو انفرادی طور پر ملنے کی بجائے ٹی وی، اخبار، مسجد میں اعلان، اشتہارات اور سوشل میڈیا وغیرہ کے ذریعے تمام لوگوں تک پیغام پہنچاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کمیونٹی کے ساتھ ملاقات، آگاہی و شعور کی مہم سازی، تقریبات، سیمینار اور کانفرنس کا انعقاد وغیرہ

بھی رابطہ سازی کے ذرائع ہیں۔

- **ذاتی یا انفرادی رابطہ سازی:**

تعلیم اور خواندگی کے فروغ کے لیے انفرادی رابطہ سازی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ فیلڈ سٹاف یا لٹریسی موبلائزر خود افراد سے یا گروپ سے ملاقات کرتا ہے اور نہ صرف اپنا پیغام ان تک پہنچاتا ہے بلکہ اسی وقت ان کا جواب اور رَدِّ عمل بھی دیکھتا ہے جیسا کہ کمیونٹی میں کئی لوگوں سے انفرادی ملاقات کر کے ان سے موجودہ تعلیمی حالات پر ان کی رائے جاننا۔ اپنے پروگرام سے متعلق پہلے سے کام کرنے والے افراد سے ملنا۔ اپنا پروگرام متعارف کروانے کے لیے کمیونٹی کے کسی مناسب فرد کو تیار کرنا۔ حکومتی اداروں کے نمائندوں سے ملاقات کرنا وغیرہ۔

جیسے جیسے ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہے، اس بات پر توجہ مرکوز رکھنا ضروری ہے کہ ترقیاتی کوششیں کمیونٹی کی شمولیت، مقامی افراد کو بااختیار بنانے، اور باہمی تعاون پر مبنی ہوں۔ یہی طریقہ ہمیں پائیدار ترقی کی طرف لے جا سکتا ہے اور لوگوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے میں مدد دے سکتا ہے۔

جب پاکستان کمیونٹی پر مبنی ترقیاتی اقدامات کی طرف بڑھ رہا ہے، تو اسے کئی مستقل مسائل کا سامنا ہے جو اس ترقی پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ ملک کو جن بڑے چیلنجز کا سامنا ہے، ان میں شامل ہیں:

- بار بار آنے والے سیلاب
- دہشت گردی کا خطرہ
- توانائی کا بحران
- خوراک کی کمی
- بے روزگاری
- اور سماجی عدم مساوات

اگرچہ معیشت میں کچھ بہتری کے آثار دکھائی دیتے ہیں، مگر اب بھی ایک بڑی آبادی صحت، تعلیم، اور صاف پانی جیسی بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ بار بار آنے والے سیلاب، جو ایک قدرتی آفت ہیں، لوگوں کی زندگیوں اور بنیادی ڈھانچے کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔ ہر بار ان کے بعد بحالی (rehabilitation) کے لیے بہت زیادہ وسائل

اور توجہ درکار ہوتی ہے۔

پاکستان میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے لیے حکومت اور NGOs دونوں نے مختلف اوقات میں کئی اقدامات کیے ہیں۔ ان پروگرامز کا مقصد صرف بنیادی سہولیات دینا نہیں، بلکہ مقامی لوگوں کو بااختیار بنا کر، ان کے اندر خودانحصاری اور ترقی کی سوچ پیدا کرنا بھی ہے۔ مستقبل کی پائیدار ترقی کے لیے یہ ضروری ہے کہ یہ کوششیں کمیونٹی کی شمولیت اور تعاون سے جاری رکھی جائیں۔

خود آزمائی نمبر 1

1. کمیونٹی موبلائزیشن کیا ہے اور کیوں ضروری ہے؟ تفصیلی نوٹ لکھیں۔
2. خواندگی میں کمیونٹی کی شرکت کیوں ضروری ہے؟
3. خواندگی کے فروغ میں اسٹیک ہولڈرز کا کیا کردار ہوتا ہے؟
4. آپ کے خیال میں ایک لٹریسی موبلائزر کے اہم اوصاف کیا ہونے چاہئیں؟
5. کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی کون کون سی اپروچز ہیں؟ ہر ایک کی تفصیل بیان کریں۔ کمیونٹی کی شمولیت سے پروگرام پائیدار کیسے بنتے ہیں؟

خود آزمائی نمبر 2

1. کمیونٹی موبلائزیشن کی مختلف اپروچز میں سے آپ کو کون سی پسند ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔
2. کمیونٹی موبلائزیشن کی مختلف اپروچز کا تنقیدی جائزہ لیں۔ ہر ایک کی خوبیوں اور خامیوں پر بحث کریں۔
3. کمیونٹی موبلائزیشن کے طریقے ہوں سے عوام کو کیا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں؟ تفصیلی نوٹ لکھیں۔
4. پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا کمیونٹی ڈیویلپمنٹ میں کیا کردار ہے؟ تفصیل سے بحث کریں۔
5. خواتین کی ترقی کیوں ضروری ہے۔ کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کی اپروچز میں خواتین پر مبنی ترقیاتی طریقہ کیوں ضروری ہے؟ تفصیلی نوٹ لکھیں۔

خود آزمائی نمبر 3

1. اگر آپ کو کمیو نٹی موبلائزیشن کے پروجیکٹ میں شامل کیا جائے تو آپ کمیو نٹی موبلائزیشن کی کون سی اپروچز استعمال کریں گے ؟
2. آپ کے نزدیک کمیو نٹی موبلائزیشن کے کیا فوائد ہیں ایک اچھے شہری ہونے کے حوالے سے آپ کمیو نٹی ڈیویلپمنٹ کے کون سے پراجیکٹس میں حصہ لینا پسند کریں گے ؟
3. کمیو نٹی موبلائزیشن سے کیا مراد ہے ؟ تفصیل سے بیان کریں۔
4. کمیو نٹی موبلائزیشن کی کیا خصوصیات ہیں ؟ تفصیلی نوٹ لکھیں۔
5. پاکستان کے حوالے سے کمیو نٹی موبلائزیشن کی کیا ضرورت اور اہمیت ہے ؟ ہم پاکستان کو کمیو نٹی ڈیویلپمنٹ کے ذریعے کس طرح مضبوط اور مستحکم بنا سکتے ہیں ؟ اپنے خیالات کا اظہار کیجئے۔

یونٹ نمبر2

کمیونٹی ڈائنامکس کو سمجھنا

تحریر: ڈاکٹر نائلہ نصیر

نظرثانی: ڈاکٹر طاہرہ بی بی

یونٹ کا تعارف

کسی بھی معاشرے کی بنیادی اکائی کمیونٹی ہوتی ہے۔ جس میں تمام افراد نہ صرف سماجی بلکہ ثقافتی اور معاشی رشتوں کے لحاظ سے کمیونٹی کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ کمیونٹی ڈائنامکس سے مراد کمیونٹی میں تبدیلی اور ترقی کا عمل ہے، جو کمیونٹی کے افراد کی فعال شمولیت سے انجام پاتا ہے۔ اس کا مقصد کمیونٹی پر مبنی پروگرامنگ کے ذریعے مثبت سماجی تبدیلی لانا ہوتا ہے۔ جب ہم کمیونٹی میں لوگوں کی پارٹیسپیشن کی بات کرتے ہیں، تو اس سے مراد لوگوں کا کسی پروگرام میں شرکت کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد ایسا فعال اور ذمہ دارانہ رویہ ہے جس کا مقصد اس کمیونٹی کی اجتماعی بہتری ہوتی ہے۔ افراد کی کمیونٹی میں شمولیت مختلف سطحوں پر ہو سکتی ہے مثلاً:

- وہ کمیونٹی میں کسی بھی منصوبے میں اپنی رائے دے سکتے ہیں۔
- کسی مسئلے کی شناخت کرنے میں مشاورت کر سکتے ہیں۔
- کسی مسئلے کے حل کے لیے اپنی قابلیت اور صلاحیت کے مطابق تعاون کر سکتے ہیں۔
- وہ موجودہ وسائل کی نہ صرف نگرانی میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں، بلکہ کمیونٹی کے لوگوں نے جو فیصلے کیے ہوں ان پر عمل درآمد بھی کروا سکتے ہیں۔

جب لوگ کمیونٹی کے ترقیاتی منصوبوں میں شفاف طریقے سے حصہ لیتے ہیں، تو نہ صرف ان میں اس کمیونٹی کی ملکیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے بلکہ اس کمیونٹی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ایسا کرنے سے نہ صرف مقامی افراد مل جل کر اپنے مسائل اور چیلنجز کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں بلکہ ان کے حل کے لیے مل کر کام بھی کرتے ہیں۔ کمیونٹی کی مشترکہ کوششوں اور مشاورت سے نہ صرف سماجی اعتماد بڑھتا ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی کے فروغ سے مختلف گروہوں کے درمیان فاصلے بھی سمٹ جاتے ہیں۔

افراد کے مل جل کر کام کرنے سے نہ صرف فیصلہ سازی میں انہیں شامل ہونے کا موقع ملتا ہے بلکہ جمہوری عمل میں مضبوطی بھی آتی ہے۔ اس کمیونٹی میں جمہوریت کی اصل روح کو بھی فروغ دیا جاتا ہے۔ یہ بات تو طے ہے کہ کمیونٹی کی شمولیت سے ہی مثبت اور پائیدار تبدیلی لائی جا سکتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ہر کوئی برابر طریقے سے اس میں شامل نہیں ہو پاتا۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ کچھ لوگ جو مکمل طور پر نظر انداز ہو جاتے ہیں، یا وہ جو خود کو

تبدیلی کے عمل میں شامل نہیں کرتے، ان کو کمیونٹی کے ترقیاتی پروجیکٹس میں شامل کیا جائے۔ تاکہ عدم توازن کو کم کر کے ثقافتی رویوں اور سماجی ڈھانچے میں مثبت تبدیلی لائی جا سکے۔

مثال

اکثر دیکھا گیا ہے کہ کمیونٹی میں خواتین کی رائے کو سنجیدگی سے نہیں لیا جاتا، یا پھر بچوں اور نوجوانوں کو ناسمجھ یا کم عقل سمجھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ یہ ایسی رکاوٹیں ہیں جس سے کمیونٹی میں تمام اقلیتوں کی شرکت غیر یقینی بن سکتی ہے۔ ایسی صورتحال میں ہمیں چاہیے کہ خواتین کی رائے کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ اور کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے پراجیکٹس میں بچوں اور نوجوانوں کو بھی شامل کیا جائے۔ تاکہ معاشرے کی تمام اکائیاں مل کر کسی کمیونٹی میں مسئلے کو بہتر انداز میں حل کر سکیں۔ عمومی طور پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک ترقیاتی ادارہ اگر صرف کمیونٹی لیڈروں سے ہی بات کرتا ہے تو عام افراد نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ جس سے نچلے طبقے کی ضروریات منصوبے سے باہر رہ جاتی ہیں ایسی صورتحال میں ترقیاتی ادارے کو چاہیے کہ وہ عام افراد کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے پروجیکٹس پر کام کرے۔

کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے لیے ضروری ہے کہ ان عوامل کو بھی پہچانا جائے جس سے کمیونٹی میں موجود تمام افراد کی مکمل شمولیت یقینی بنائی جا سکے۔ اس لیے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ:

- فیصلہ سازی کرتے وقت تمام افراد کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے پروجیکٹ میں مکمل شرکت کریں۔
- کمیونٹی کے کمزور یا نظر انداز کیے گئے طبقات کو موثر طریقے سے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے پروجیکٹس میں شامل کیا جائے۔
- جو بھی کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کا نیا منصوبہ شروع کیا جائے وہ تمام افراد کے لیے قابل قبول ہو اور اس میں تمام طبقات کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔

عزیز طلبہ! اس یونٹ میں یہ کاوش کی گئی ہے کہ ہم آپ کو ان اندرونی اور بیرونی عوامل سے اگاہی دے سکیں جو کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے عمل میں افراد کی شمولیت کو متاثر کرتے ہیں۔ اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد آپ یہ جان سکیں گے کہ ان چیلنجز کو آپ کیسے پہچان سکتے ہیں۔ اور کمیونٹی شمولیت کے جامع اور بااختیار عمل کو کیسے فروغ دے سکتے ہیں۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1. کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے عمل میں افراد کی شمولیت کو متاثر کرنے والے عوامل کا تجزیہ کریں۔
2. کمیونٹی کے ساتھ تعلقات اور اعتماد استوار کرنے کے لیے منظم حکمت عملی تیار کریں۔
3. کمیونٹیز کے ساتھ اعتماد پیدا کرنے والی حکمت عملیاں تیار کریں۔
4. کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے عمل میں طاقت کی حرکیات(Power Dynamics) کا تجزیہ کریں۔
5. کمیونٹی انگیجمنٹ میں طاقت کی حرکیات(Power Dynamics) کے عدم توازن کی شناخت کرنے کے لیے منظم حکمت عملی تیار حکمت عملیاں تیار کریں۔

2.1۔ کمیونٹی میں شمولیت اور شرکت کو متاثر کرنے والے عوامل

کمیونٹی افراد کا ایک مجموعہ ہی نہیں بلکہ یہ ایک ایسا جیتا جاگتا نظام ہے جس میں افراد کے تعلقات، روایات، اقدار، مسائل اور ان کے حل کے طریقے اس کمیونٹی میں موجود ہوتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ترقیاتی عمل میں تبدیلی لانے کے لیے ضروری ہے کہ ہم کمیونٹی کو ایک مکمل اکائی کے طور پر سمجھیں۔ کمیونٹی کے اندر مختلف ترقیاتی منصوبوں کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ سماجی اقدامات اور باہمی شراکت کے اصولوں پر افراد کاربند رہیں۔ کیونکہ باہمی اعتماد ہی کامیابی کا اہم عنصر ہے۔ جب افراد اپنی کمیونٹی کے معاملات میں مل کر حصہ لیتے ہیں تو اس سے نہ صرف وہ بہتر طور پر فیصلے کر سکتے ہیں، بلکہ جن ترقیاتی منصوبوں میں انہوں نے حصہ لیا ہوتا ہے وہ دیرپا اور جامع ہوتے ہیں۔ تاہم ہر فرد یا گروہ کو یکساں مواقع میسر نہیں ہوتے اور بہت سے عوامل افراد کی شرکت کو متاثر کرتے ہیں۔

وہ عوامل جو کمیونٹی کی شرکت پر اثر انداز ہوتے ہیں ان میں لوگوں کے معاشی حالات، کم علمی یا شعور کی مختلف سطحیں، ثقافتی اور مذہبی عقائد، معاشرتی رسوم و رواج، طبقاتی تقسیم، رابطے کی کمی، اور عدم اعتماد وغیرہ شامل ہیں۔ ان عوامل کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. معاشی حالات

معاشی عدم استحکام کمیونٹی کی شمولیت اور شرکت پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ ہر معاشرے میں معاشی طور پر کمزور یا غریب افراد اکثر بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کی فکر میں ہی گھرے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ کمیونٹی کے مسائل اور ان کو حل کرنے میں زیادہ وقت نہیں دے سکتے۔ یا وہ کمیونٹی کے مسائل کے حل میں دلچسپی نہیں لیتے۔ مثلاً مزدور طبقے کے افراد روزانہ اپنی اجرت لینے کے لیے کام کرتے ہیں جب وہ کام نہ کریں تو انہیں اجرت نہیں ملتی جس کی وجہ سے وہ اپنے گھر کا گزر بسر نہیں کر سکتے۔ اس لیے وہ کسی بھی کمیونٹی کی میٹنگ میں شرکت نہیں کر پاتے۔ کیونکہ اگر وہ کمیونٹی

کے کاموں میں شامل ہو جائیں تو اس سے ان کی روزی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ لوگ رات کو آن لائن جابز کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ دن کا ایک تہائی حصہ سو کر گزارتے ہیں یا گھریلو کام کاج میں مصروف رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ کمیونٹی میں شامل نہیں ہو سکتے اور نہ ان کو کمیونٹی کے مسائل کا پتہ چل سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جو اپنی روزی کمانے کے لیے کم اجرت پر دو دو نوکریاں کر رہے ہوتے ہیں اور وہ کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے پروجیکٹس اور میٹنگز میں شامل نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا لوگوں کے معاشی حالات کمیونٹی کی شمولیت اور شرکت کو سب سے زیادہ اثر انداز کرتا ہے۔

2. کم علمی یا شعور کی مختلف سطحیں

کسی بھی کمیونٹی کی ترقی میں تعلیم ایک ایسا بنیادی عنصر ہے جو کسی فرد میں خود اعتمادی، سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں اور مسائل کو سمجھنے کی قوت پیدا کرتی ہے۔ عمومی طور پر کسی معاشرے میں کم تعلیم یافتہ یا ناخواندہ افراد اکثر یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی رائے کی کوئی اہمیت نہیں یا وہ اس قابل نہیں ہیں کہ خود اعتمادی کے ساتھ کسی مسئلے کو حل کرنے کے لیے بات کر سکیں۔ مثلاً اگر کسی کمیونٹی میں صرف تعلیم یافتہ افراد ہی بات کریں یا کم تعلیم یافتہ / ناخواندہ افراد کو تربیتی منصوبوں میں شامل ہونے کا کم حق دیا جائے تو ایسے افراد خود کو کمتر اور پیچھے محسوس کرتے ہیں۔ لہٰذا تعلیم اور شعور کی مختلف سطحیں کمیونٹی میں شرکت اور شمولیت کو متاثر کرنے کے عوامل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔

3. ثقافتی اور مذہبی عقائد

کمیونٹی مختلف ثقافتی اور مذہبی عقائد سے تعلق رکھنے والے افراد کا مجموعہ ہوتی ہے۔ لوگ مختلف ثقافتی اور مذہبی فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض اوقات مختلف کمیونٹیز میں ثقافتی یا مذہبی روایات کی بنیاد پر لوگوں کو کمیونٹی میں شمولیت کے کم مواقع ملتے ہیں۔ بعض اوقات خواتین یا اقلیتوں کی شرکت محدود ہوتی ہے۔ کچھ معاشروں میں خواتین کا عوامی مقامات پر جانا یا کمیونٹی کے مختلف فیصلوں میں حصہ لینا بہت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک قدامت پسند دیہی علاقے میں اگر کوئی ترقیاتی منصوبہ شروع کیا جائے تو اس میں خواتین کی رائے لینا شاید مناسب نہیں سمجھا جائے گا۔ صرف مرد حضرات کے مشورے سے ہی وہ منصوبہ پایا تکمیل تک پہنچتا ہے۔ جس میں کمیونٹی کی خواتین جو کہ اس کمیونٹی کا تقریباً آدھا حصہ ہوتی ہیں، ان کا نقطہ نظر غائب رہتا

ہے۔ اس لیے کمیونٹی میں شمولیت اور شرکت کو یقینی بنانے کے لیے ثقافتی، مذہبی اور جنسی نقطہ نظر سے بر عکس تمام افراد کو کمیونٹی کے منصوبوں اور اس کے مسائل کو حل کرنے کے لیے شامل کیا جانا بہت ضروری ہے۔

4. عمر، صنف اور طبقاتی امتیاز

کمیونٹی میں عمر رسیدہ افراد، نوجوانوں، خواتین، اقلیتوں والے مختلف طبقوں کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان گروہوں کی شرکت کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پروجیکٹس میں کم ہو جاتی ہے۔

مثال: اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ نوجوانوں کو ناتجربہ کار سمجھا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی شمولیت کمیونٹی میں محدود ہو جاتی ہے۔ حالانکہ نوجوان ہماری سوسائٹی کا ایک اہم ستون ہے جو کہ نہ صرف بہت چست ہوتے ہیں بلکہ تعمیری کاموں میں دلچسپی سے حصہ بھی لیتے ہیں۔ اگر تخلیقی پراجیکٹس یا مسائل کو حل کرنے کے لیے ان نوجوانوں کو شامل کیا جائے تو کمیونٹی کے مسائل پر بہتر انداز سے توجہ دی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ عمر رسیدہ افراد نہ صرف تجربہ کار ہوتے ہیں بلکہ ان کے مشورے بھی کارآمد ہوتے ہیں جن سے کمیونٹی کے وقت اور وسائل کو بہتر انداز سے استعمال کر کے تعمیری منصوبوں کو تکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ لہذا عمر اور طبقاتی صورتحال سے قطع نظر تمام افراد کو کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں یکساں شامل کرنا ضروری ہے تاکہ کمیونٹی کی ترقی بہتر انداز سے ہو سکے۔

5. معاشرتی رسوم ورواج

کمیونٹی میں اس کے رسم ورواج بھی لوگوں کی شمولیت اور شرکت کو بھی متاثر کرتے ہیں ۔ خواتین رسم ورواج کا اکثر زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ جو خواتین ترقیاتی منصوبوں میں کمیونٹی میں شرکت کرتی ہیں ان کی شرح بہت کم ہوتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں ایک عام تاثر یہ ہے کہ انہیں کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پروجیکٹ کا حصہ اس لیے نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ وہ زیادہ تر گھریلو کام کاج میں مصروف رہتی ہیں۔ لہذا کمیونٹی میں شمولیت اور شرکت کو متاثر کرنے والے عوامل میں اس کے رسم ورواج اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

6. طبقاتی تقسیم

کمیونٹی میں مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے افراد رہتے ہیں۔ جس میں ایک مخصوص طبقہ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹس میں زیادہ شرکت کرتا ہے اور بہت سے لوگ اس میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ مثلاً وہ افراد جو سیاست سے دلچسپی رکھتے ہیں یا جن کا معاشرتی دائرہ کار وسیع ہوتا ہے وہ کمیونٹی میں زیادہ شرکت کرتے ہیں۔ اس کے برعکس وہ افراد جو اپنے کاروبار یا کام کی وجہ سے وقت نہیں نکال پاتے کمیونٹی میں شامل نہیں ہوسکتے۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ جو افراد کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹس میں شرکت نہیں کرپاتے ان کی ذہنی استعداد ان لوگوں سے زیادہ ہو جو کمیونٹی میں شرکت کرتے ہیں۔ اس لیے کمیونٹی کے تمام افراد کی شرکت ہی اس کمیونٹی کی ترقی کی ضامن ہے۔

7. رابطے کی کمی

رابطے اور معلومات کی کمی کمیونٹی کے تمام افراد کی شمولیت اور شرکت کو متاثر کرنے والے عوامل میں اہم ہیں۔ بعض اوقات کسی بھی ترقیاتی پروجیکٹ یا میٹنگ کا بہت سے لوگوں کو دیر سے پتہ چلتا ہے۔ اور لوگ شامل نہیں ہو پاتے کہ انہیں اس اجلاس کے بارے میں بروقت معلومات نہیں دی گئیں۔ ایسی صورتحال شہری علاقوں کے برعکس دیہی علاقوں میں زیادہ ہوتی ہے جہاں رابطہ وسائل بہت محدود ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر صرف سوشل میڈیا یا واٹس ایپ پر کسی اجلاس یا میٹنگ کی اطلاع دی جائے تو کمیونٹی میں انٹرنیٹ کی بروقت دستیابی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔

8. عدم اعتماد

اکثر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ کسی کمیونٹی میں ترقیاتی ادارے اس بات کی یقین دہانی چاہتے ہیں کہ کوئی بھی ڈیولپمنٹ پروجیکٹ اگر شروع کیا جائے تو اسے مقررہ وقت میں مکمل بھی کیا جائے۔ لہٰذا! کسی بھی کمیونٹی میں ترقیاتی ادارے صرف اسی صورت میں اعتماد کرسکتے ہیں جب انہیں اس بات کا یقین ہو جائے کہ جو بھی ترقیاتی منصوبہ شروع کیا جائے گا وہ ماضی کے منصوبوں کی طرح مقررہ وقت میں پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ اس سلسلے میں اس کمیونٹی میں رہنے والے تمام افراد کی رائے اور شمولیت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ کمیونٹی کے افراد اگر یہ محسوس کریں کہ کسی بھی ڈیولپمنٹ پروجیکٹ میں ان کو شامل نہیں کیا جارہا یا ان کی رائے کو اہمیت نہیں دی جارہی تو اس نے اعتماد کا فقدان پیدا ہوتا ہے۔ جس سے ترقیاتی کام صرف چند ہاتھوں تک محدود رہ جاتے ہیں۔

2.2۔ کمیونٹیز کے ساتھ تعلقات اور اعتماد قائم کرنا

کسی بھی کمیونٹی میں لوگوں کو متحرک کرنے کے لیے ان کے ساتھ اعتماد اور خوشگوار تعلق بہت ضروری ہے۔ یہ

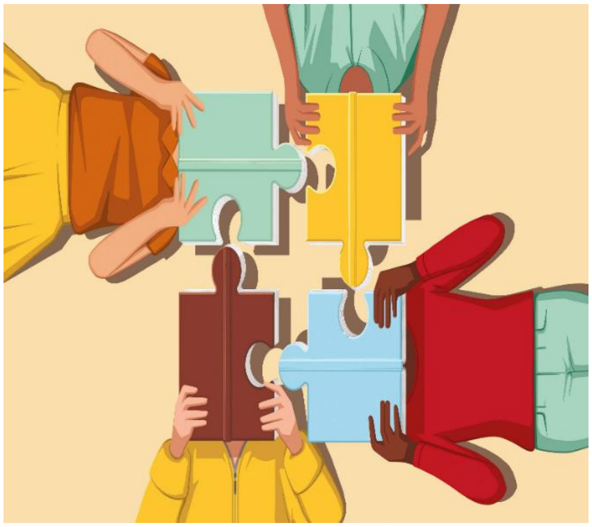

اعتماد ہی ہے جس کے ذریعے کمیونٹی کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط رہتے ہوئے نہ صرف اپنے مسائل بہتر طور پر حل کر سکتے ہیں۔ بلکہ تنازعات کا بہتر طریقے سے حل بھی نکالا جاسکتا ہے۔ اگر کمیونٹی کا ربط مضبوط ہو تو تمام اراکین ہر مسئلے میں فعال طور پر شامل ہوتے ہیں جس سے ممبران میں اعتماد پیدا ہوتا ہے، فیصلے منصفانہ اور واضح بنیادوں پر کیے جاتے ہیں، اور فیصلہ سازی کرتے ہوئے پالیسیاں کمیونٹی کے لوگوں کے سامنے کھل کر بیان کی جاتی ہیں۔ اکثر دیکھنے میں یہ ایا ہے کہ جن کمیونٹیز میں فیصلہ سازی کرتے ہوئے لوگوں کو پالیسیوں کے بارے میں کھل کر بتایا نہیں جاتا وہاں پر فیصلے منصفانہ اور واضح بنیادوں پر نہیں کیے جاتے۔ جس کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے سے متنفر ہو جاتے ہیں اور کمیونٹی ڈیویلپمنٹ میں حصہ لینے سے کتراتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں ضروری ہے کہ کمیونٹی ڈائنامکس میں لوگوں کے اعتماد اور خوشگوار تعلقات کی اہمیت کو سمجھا جائے۔ اور لوگوں کو موٹیویٹ کیا جائے کہ وہ کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے ہر پروجیکٹ میں اس کا فعال رکن بنیں تا کہ کمیونٹی کا ربط قائم رہے۔

2.2.1۔ کمیونٹیز کے ساتھ تعلقات اور اعتماد قائم کرنے کے بنیادی اصول

کسی بھی کمیونٹی کی بنیاد اس میں رہنے والے لوگوں کا اپس میں اعتماد ہوتا ہے۔ اور اسے برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ وہاں مسلسل شفاف، ذمہ دار اور مربوط رابطے کا عمل جاری رہے۔ کمیونٹی کے سٹیک ہولڈرز اور ذمہ دار افراد فیڈ بیک چینلز اور خود احتسابی کے میکنزمز کو نہ صرف خود اپنائیں، بلکہ دوسروں کو بھی اس انہیں اپنانے ترغیب دیں۔ مختلف عقائد، اقدار اور ثقافت سے تعلق رکھنے والے افراد کے تحفظات کا خیال رکھا جائے، اور ان کی شمولیت کمیونٹی ڈیویلپمنٹ میں یقینی بنانے کی کاوشیں کی جائیں۔ کمیونٹی میں موجود لوگوں کو ان کی قابلیت اور جذباتی حمایت کی بنا

پر بھی شامل کریں، تا کہ قائدانہ کردار میں مسلسل نئے لوگوں اور جذبوں کو فروغ ملے جس سے کمیونٹی ایک مثالی نمونہ بن سکتی ہے۔ کمیونٹی میں اعتماد کو فروغ دینے والے اصولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

- **مشترکہ مقامی وژن**

کامیاب کمیونٹیز یہ تسلیم کرتی ہیں کہ مستقبل ایک ایسی چیز ہے جسے وہ خود تعمیر کر سکتی ہیں۔ وہ وقت نکال کر اس مستقبل کا تصور بناتی ہیں جس کی وہ خواہش رکھتی ہیں، اور پھر ایسے عمل کو اپناتی ہیں جو انہیں اپنے اہداف کے حصول میں مدد دیتا ہے۔

- **خوبیوں کو بنیاد بناکر تعمیر کرنا**

کمیونٹی کی ترقی کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ممبران کی طاقتوں اور خوبیوں کو بنیاد بنایا جائے جو ان کے اندر پہلے سے ہی موجود ہیں۔ اگر ہم لوگوں میں موجود خوبیوں کو پہچان لیں اور ان کا بہترین استعمال کریں تو اس سے اجتماعی طور پر کمیونٹی کا فائدہ ہو گا اور لوگوں میں اعتماد بحال ہو گا۔

- **مختلف لوگوں اور شعبوں کے ساتھ مل کر کام کرنا**

عام طور پر کمیونٹی صرف اسکولوں، خاندانوں، دکانوں، گرجاگھروں، کھیلوں کے کلبوں، اجتماعی مقامات، مقامی فلاحی اداروں، کام کی جگہوں، یا سیاستدانوں پر مشتمل نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے مراد ان تمام افراد کے ساتھ مشاورت اور اعتماد قائم کرنا ہے تا کہ کسی بھی مسئلے کے حل کے لیے کمیونٹی میں موجود قیادت میں ان کی رہنمائی لی جائے۔ جب کمیونٹی کے تمام شعبوں کے افراد ایک ہی سمت میں مل کر کام کرتے ہیں تو اس سے کمیونٹی میں نہ صرف اعتماد کی فضا قائم ہوتی ہے بلکہ پر سکون ماحول بھی رہتا ہے۔

- **مقامی مشترکہ قیادت کو فروغ دینا**

کمیونٹی میں اعتماد پیدا کرنے کا بہترین اصول یہ ہے کہ کمیونٹی کی قیادت مقامی افراد کو دی جائے نہ کہ ان لوگوں کو جو کمیونٹی سے باہر رہتے ہوں۔ اس کے علاوہ کمیونٹی میں رہنے والے تمام افراد چاہے وہ کسی بھی شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھتے ہوں ان سب کو کمیونٹی کی قیادت کا باری باری بھرپور موقع ملنا چاہیے تا کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو اور ایک دوسرے کے بارے میں حسد یا غصے کے خیالات پیدا نہ ہوں۔ لہذا کمیونٹی ڈیویلپمنٹ میں مقام مشترکہ قیادت کو فروغ دینا نہایت اہم اصول ہے۔

- **ماضی کے تجربات سے سیکھنا**

کمیونٹی کی قیادت میں ترقی کا ہر سفر اس وقت شروع ہوتا ہے جب کمیونٹی کہ لوگ مل کر حال یا مستقبل کے لیے وژن اور اہداف طے کرنے لگتے ہیں، اور اس بات کی منصوبہ بندی کرتے ہیں کہ ان تک کیسے پہنچا جائے۔ اس صورتحال میں لوگ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ماضی میں ان کے ساتھ کیا تجربات پیش ائے ہیں وہ اپنے ماضی کے تجربات سے سیکھتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ماضی میں اگر کوئی ایسا قدم اٹھایا گیا جس کی وجہ سے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے پروجیکٹس متاثر ہوئے ہوں تو لوگ ان تجربات سے سیکھتے ہیں اور مستقبل کے لیے نیا وژن اور مقاصد طے کرتے ہیں۔

- **شفافیت(Transparency) کو فروغ دینا**

کمیونٹی کے تمام ممبران میں اعتماد قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ شفاف کمیونیکیشن کو فروغ دیا جائے ایسا کرنے سے نہ صرف فیصلے منصفانہ انداز میں کیے جاتے ہیں بلکہ مسائل کو واضح بنیادوں پر بھی حل کیا جاتا ہے۔ جب کمیونٹی میں فیصلہ سازی اور پالیسیاں کھل کر بیان کی جاتی ہیں۔ تو کمیونٹی کے تمام افراد بااثر افراد پر نہ صرف اعتماد کرتے ہیں۔ بلکہ کسی بھی ڈیویلپمنٹ پروجیکٹ میں ان کی شانہ بشانہ کام بھی کرتے ہیں۔

- **تسلسل (Consistency) قائم رکھنا**

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ کمیونٹی میں وہ افراد جو کسی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے سربراہ کی حیثیت سے کام کرتے ہیں اگر وہ تمام لوگوں کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہیں اور تسلسل کے ساتھ پروجیکٹس کو مکمل کریں تو اس سے کمیونٹی کے افراد ان پر اعتماد کرتے ہیں۔ لہذا مسلسل رابطے اور وعدوں کی تکمیل سے ہی بہتر قیادت اور اعتماد حاصل کیا جاسکتا ہے۔

- **شمولیت (Inclusivity) کو فروغ دینا**

کمیونٹی میں عدم تعاون کی فضا کو فروخت تب ملتا ہے جب تمام گروہوں کو مستقل بنیادوں پر کسی بھی ڈیویلپمنٹل پروجیکٹ میں شامل نہیں کیا جاتا۔ اکثر دیکھنے میں ایا ہے کہ خواتین، نوجوانوں اور بوڑھوں کو ان کے کاموں یا صحت کی نوعیت کی بنا پر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ترقیاتی منصوبوں میں ان کی ایک تہائی

رائے نہیں لی جاتی۔ اس لیے ایسے افراد کو کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کی پالیسی سازی اور پروجیکٹ کے دائرہ کار میں شامل کرنے سے ہی کمیونٹی کے تمام اراکین میں اعتماد اور استحکام پیدا ہوتا ہے۔

- **جوابدہی (Accountability) کے جذبے کو فروغ دینا**

کمیونٹی کے وہ ممبران جو لیڈرشپ کے عُہدے پر اپنے فرائض اور انجام دے رہے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے ان سے کبھی کوئی غلطی ہو جائے یا وہ ڈیویلپمنٹ پروجیکٹ کے کسی ہدف کو مکمل کرنے میں ناکام رہیں۔ ایسی صورتحال میں انہیں چاہیے کہ وہ اپنی غیر ذمہ داری کو قبول کریں، اپنی غلطیوں کو تسلیم کریں، اور ان کو احسن طریقے سے حل کرنے کے لیے بہتر اقدامات کا اعادہ کریں تاکہ کمیونٹی کے تمام افراد ان پر مکمل تعاون اور اعتماد کا اظہار کریں۔

2.2.2۔ اعتماد پیدا کرنے کی حکمت عملیاں

1. واضح توقعات کا تعین

کمیونٹی کے افراد کو ڈیویلپمنٹل پروجیکٹس کے مقاصد، قواعد اور اقدار واضح کریں۔ تاکہ ممبران اپنے ممکنہ کردار کے بارے میں جان سکیں کہ اس پراجیکٹ میں ان سے کس طرح کے تعاون کی توقع کی جارہی ہے۔ ایسا کرنے سے افراد ایک دوسرے پر اعتماد کریں گے اور انہیں اپنے ممکنہ کردار کا بھی پتہ ہو گا۔

2. فعال اور شفاف رابطہ

کمیونٹی کے تمام افراد کے ساتھ باقاعدگی سے اپڈیٹس، نیوزلیٹرز، ورکشاپس یا آن لائن فورمز کے ذریعے ترقیاتی پروجیکٹس پر شفاف معلومات دینے سے ان کا آپس میں اعتماد بحال ہوتا ہے اور وہ مل جل کر کام کرتے ہیں۔

3. باہمی اشتراک

باہمی اشتراک ایک ایسا عمل ہے جس سے فیصلہ سازی کے عمل میں کمیونٹی ممبران کو شریک کرنے میں بہت معاونت ملتی ہے۔ مثلاً مشاورتی بجٹ سازی، بحث و مباحثہ، جلسے گروپ پروجیکٹس، سوشل سرگرمیاں وغیرہ میں افراد ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے تعاون کی یقین دہانی بھی ہو جاتی ہے۔

4. ثقافتی حساسیت و مقامی شراکت کو فروغ دینا

ثقافتی حساسیت میں وہ عوامل شامل ہیں جس میں ایک کمیونٹی میں رہنے والے مختلف افراد کی ثقافتی اقدار کا خیال رکھا جائے۔ اور مختلف زبانوں اور علاقوں سے انے والے لوگوں کے تحفظات کو یقینی بنایا جائے۔ کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے پروجیکٹس میں مختلف ثقافتی اقدار کا تحفظ یقینی بنانے سے اس کمیونٹی کے لوگوں میں اعتماد پیدا ہوتا ہے اور وہ ترقی کے کام میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔

2.3۔ پاور ڈائنامکس اور ان کا کمیونٹی انگیجمنٹ پر اثر

کمیونٹی کے معاشرتی یا تنظیمی نظام کے سیاق میں پاور ڈائنامکس ایک بنیادی اکائی کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس سے افراد یا مختلف گروپس میں فیصلہ کرنے، اور وسائل کو قابو میں رکھنے کا کام دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسروں کے رویے یا کمیونٹی انگیجمنٹ کے حوالے سے پاور ڈائنامکس میں اس بات کا تعین کیا جاتا ہے کہ فیصلہ کس نے کرنا ہے، کیسے کرنا ہے، کس کی اواز سنی جاتی ہے، کن لوگوں کی ضروریات کو اہمیت دی جاتی ہے، کون پیچھے رہ جاتا ہے، اور کن لوگوں سے کیا کام لینا ضروری ہے وغیرہ وغیرہ۔ بسا اوقات پاور ڈائنامکس غیر محسوس انداز میں کام کرتی ہیں اور یہ سماجی، معاشی، ثقافتی یا سیاسی سطح پر رائج ہو سکتی ہیں۔ کمیونٹی ڈیویلپمنٹ میں طاقت کا اثر دو طرح سے ہو سکتا ہے:

پاور ڈائنامکس کا مثبت اثر: اس سے مراد یہ ہے کہ جب پاور کا استعمال وسائل کی منصفانہ تقسیم، مسائل کے حل، اور کمزوروں کو آواز دینے کے لیے استعمال ہو۔

پاور ڈائنامکس کا منفی اثر: اس سے مراد یہ ہے کہ جب پاور کا استعمال صرف مخصوص طبقے کو فائدہ پہنچانے، دوسروں کو دبانے یا معلومات چھپانے کے لیے استعمال کیا جائے۔

2.3.1۔ پاور ڈائنامکس کی تفہیم یا سمجھنا

کمیونٹی انگیجمنٹ کا مقصد صرف یہ نہیں ہوتا کہ لوگوں سے مشورہ لیا جائے بلکہ ان کی آواز تجربے اور شرکت کو احترام دینا بہت ضروری ہوتا ہے۔ پاور ڈائنامکس کو سمجھنا، عدم توازن کی شناخت کرنا، اور ان کا موثر طریقے سے مقابلہ کرنا ہی ایک منصفانہ کمیونٹی کی تشکیل دینے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ ایک ایسی کمیونٹی جس میں ہر فرد کو برابری کا

موقع ملے، ہر فرد کی رائے کو مقدم جانا جائے، وہاں ترقی، ہم آہنگی، اور اجتماعی بہبود ممکن ہوتی ہے پاور ڈائنامکس کو بہتر طور پر درج ذیل طریقوں سے سمجھا جا سکتا ہے:

رابطے (Communication) کے نمونے

کسی کمیونٹی میں پاور ڈائنامکس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اگر اس کمیونٹی میں کچھ افراد کی بات ہمیشہ سنی جارہی ہے جب کہ دوسرے خاموش ہیں تو اس بات کی علامت ہے کہ طاقت صرف ایک مخصوص گروہ کے پاس ہی مرکوز ہے۔ مثلاً گاؤں کے مشاورتی جلسے میں اگر صرف بزرگ حضرات ہی بولتے ہیں اور نوجوانوں یا خواتین کو بولنے نہیں دیا جاتا تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ ایک ایسی سماجی طاقت کا عدم توازن ہے جس میں کسی مخصوص طبقے کو ہی بولنے کی اجازت ہے۔

شراکت داری کی سطح

پاور ڈائنامکس کے جائزے میں یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ کیا سب لوگ منصوبے میں شریک ہیں؟ کیا تمام افراد کی رائے کو فیصلوں میں شامل کیا جارہا ہے؟ کیا سارے طبقے یکساں اہمیت کے حامل ہیں یا کسی خاص طبقے کو ہمیشہ نظر انداز کیا جاتا ہے؟ اگر کسی منصوبے میں کمزور افراد یا اقلیتوں کی نمائندگی نہیں ہوتی تو اس سے معاشی اور ثقافتی طاقت کا عدم توازن ظاہر ہوتا ہے۔

رسائی (Access) کا تجزیہ

معلومات، وسائل، تعلیم، صحت، یا ترقیاتی سرگرمیوں کی اف یکساں رسائی اس بات کی دلیل ہے کہ وہاں معاشی طاقت میں توازن ہے اگر کسی مخصوص کمیونٹی میں لوگ صحت کی سہولیات سے محروم ہوں، یا تعلیم صرف متمول طبقے کو حاصل ہو، تو یہ ادارتی یا معاشی طاقت کے عدم توازن کی صورت ہے۔

ثقافتی اور لسانی فرق

کسی بھی کمیونٹی میں مختلف زبانوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے افراد پائے جاتے ہیں۔ کمیونٹی میں مختلف زبانیں ثقافتیں یا روایات کو نہ صرف سمجھنا بلکہ اس کو طاقت کے نقطہ نظر سے پرکھنا بھی ضروری ہے۔ مختلف زبانوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی نمائندگی کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے پروجیکٹس میں یکساں ضروری ہے۔ اگر کسی

علاقے میں کسی خاص زبان یا کسی خاص ثقافت سے تعلق رکھنے والے افراد ہی کو لیڈرشپ یا فیصلہ سازی میں شریک کیا جاتا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہاں ثقافتی اور لسانی تفریق ہے اور اقلیتی گروہ خود کو الگ تھلگ محسوس کرتے ہیں۔

قیادت اور نمائندگی

کمیونٹی میں قیادت مختلف عمر، صنف، طبقے یا نسل کے لوگوں کے پاس وقتاً فوقتاً ہونی چاہیے اگر ایسا نہیں ہوتا اور قیادت صرف ایک ہی طبقے سے تعلق رکھتی ہے اور فیصلے ہمیشہ وہی لوگ کرتے ہیں جو" سیاسی "یا" معاشرتی " حیثیت رکھتے ہیں تو یہ سماجی وعدالتی طاقت کے یکطرفہ استعمال کی نشاندہی ہے۔

2.3.1.1 پاور ڈائنامکس کی اقسام: پاور ڈائنامکس کی کچھ اقسام جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

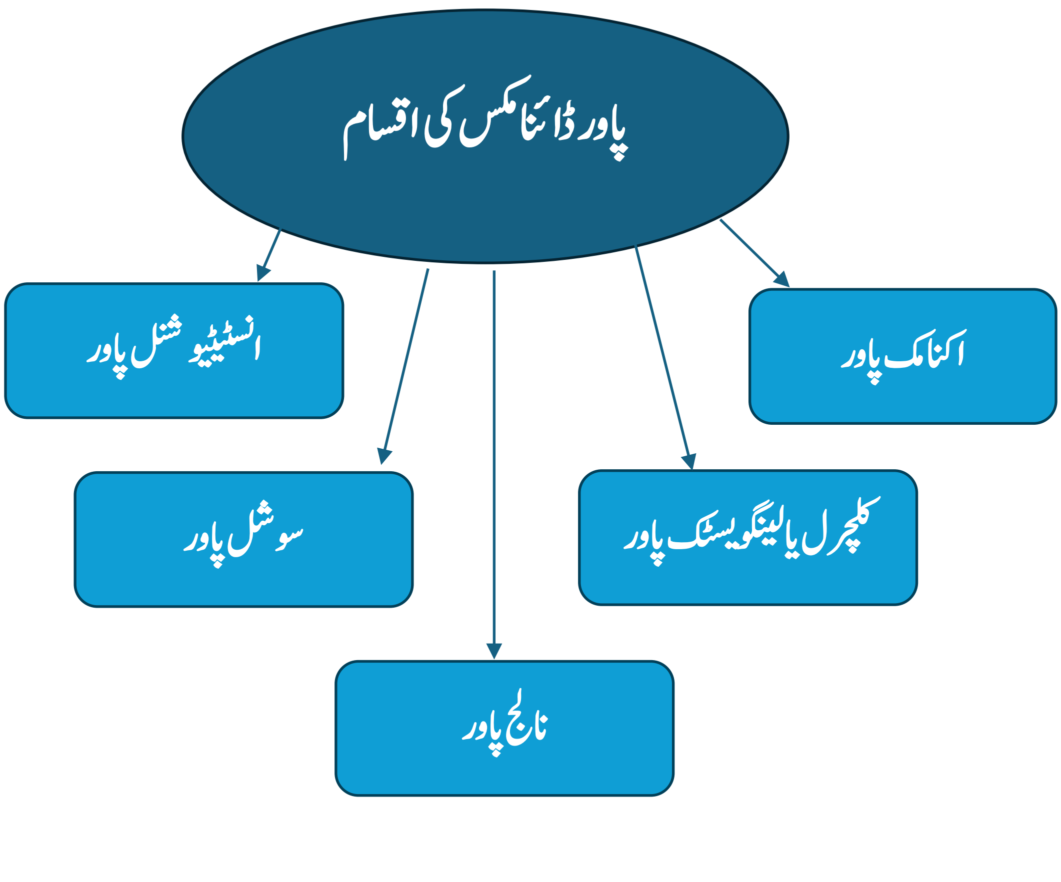

1. **انسٹیٹیوشنل پاور:** یہ وہ پاور ہے جو ریاستی اداروں یا حکومتی این جی کے پاس ہوتی ہیں۔ مثلا حکومت کا تعلیمی پالیسی پر اختیار، یا کسی تنظیم کا ترقیاتی منصوبوں کے لیے بجٹ مختص کرنے بجٹ کے تعین کرنا وغیرہ۔
2. **اکنامک پاور:** اس میں وہ ادارے شامل ہیں جو سرمایہ دار یا زمیندار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ فنڈنگ دینے والے کچھ ادارے بھی شامل ہیں جو ترقیاتی عمل میں اس لیے اثر انداز ہوتے ہیں کیونکہ ان کے پاس وسائل ہوتے ہیں۔
3. **سماجی طاقت یا سوشل پاور:** کمیونٹی ڈیویلپمنٹ میں سوشل پاور زیادہ اثر انداز ہوتی ہے کیونکہ کچھ افراد کو ان کی حیثیت، برادری میں رتبہ یا مذہبی اثر کی بنیاد پر کمیونٹی میں زیادہ طاقت حاصل ہوتی ہے۔
4. **نالج پاور:** میں ایسے افراد اتے ہیں جو زیادہ تعلیم یافتہ، ہنر مند یا ٹیکنیکل معلومات رکھتے ہیں، اکثر فیصلے کرتے ہیں۔ وہ اپنی علمی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے اکثر فیصلے کرتے ہیں چاہے وہ براہ راست اس کمیونٹی سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔
5. **کلچرل یا لینگویسٹک پاور:** اس سے مراد کمیونٹی میں موجود مختلف ثقافتوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے افراد ہیں اکثر دیکھنے میں ایا ہے کہ کسی کمیونٹی میں کسی مخصوص ثقافت یا زبان سے رکھنے والے افراد زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اقلیتوں کی اواز دبی رہ جاتی ہے۔

سرگرمی نمبر 1 نیچے دی گئی جدول کو مکمل کریں۔ کمیونٹی میں ہر طاقت کے ذرائع کی ایک مثال دیں۔

طاقت کی قسم	آپ کی کمیونٹی کی مثال
ادارتی طاقت	______________________
معاشی طاقت	______________________
سماجی طاقت	______________________
علمی طاقت	______________________
ثقافتی / لسانی طاقت	______________________

2.3.1.2۔ کمیونٹی ڈائنامکس میں پاور ڈائنامکس شناخت کے فائدے

کمیونٹی ڈائنامکس میں پاور ڈائنامکس کو سمجھنے سے درج ذیل فائدے حاصل ہوتے ہیں:

1. شراکتی ترقی
2. مؤثر کمیونٹی انگیجمنٹ
3. تنازعات سے بچاؤ
4. انصاف اور مساوات

1. **شراکتی ترقی** :جب ہم طاقت کے عدم توازن کو پہچانتے ہیں تو شراکتی ترقی ہوتی ہے اور لوگ ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جس سے کمزور طبقات کو بھی ترقی میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ یہ فہم کمیونٹی انگیجمنٹ کو زیادہ جامع، مساوی اور مؤثر بنانے کے لیے ایک ناگزیر قدم ہے۔
2. **مؤثر کمیونٹی انگیجمنٹ** :موثر کمیونٹی انگیجمنٹ ہوتی ہے جس میں تمام گروہوں کی رائے سننے سے منصوبہ نہ صرف تشکیل دیا جاتا ہے۔ بلکہ اسے قابل قبول بنانے کے لیے دیرپا اقدامات بھی کیے جاتے ہیں۔
3. **تنازعات سے بچاؤ** : پاور ڈائنامکس کی وجہ سے تنازعات سے بچا جاتا ہے طاقت کی ہے منصفانہ تقسیم اکثر تناؤ پیدا کرتی ہے اگر پاور ڈائنامکس کے بارے میں اگاہی ہو تو مسائل کی بروقت تشخیص کر کے حل کیا جا سکتا ہے۔
4. **انصاف اور مساوات:** پاور ڈائنامکس کو سمجھ کر انصاف اور مساوات پر مبنی پالیسیاں بنائی جا سکتی ہیں جس سے پسماندہ طبقات کو اختیارات ملتے ہیں اور وہ فیصلہ سازی اور منصوبہ بندی میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ جب ہم طاقت کے عدم توازن کو پہچان لیتے ہیں تو ہم بہتر حکمت عملی بنا سکتے ہیں تا کہ ہر فرد کی آواز سنی جائے اور سب کو ترقی میں شامل کیا جا سکے۔

سرگرمی نمبر2

کلاس کے ساتھ شیئر کریں کہ کمیونٹی ڈائنامکس میں پاور ڈائنامکس شناخت کے فائدے کون سے ہیں۔ اور اس سے آپ کی کمیونٹی کو کیا فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔

2.3.2۔ کمیو نٹی انگیجمنٹ میں طاقت کے عدم توازن کی شناخت

کمیو نٹی انگیجمنٹ میں طاقت کے عدم توازن سی مر اد وہ صور تحال ہے جب کمیو نٹی میں کچھ افر اد طاقت کا استعمال کرتے ہوئے یا اپنا اثر ور سوخ استعمال کرتے ہوئے کمیو نٹی میں اپنی رائے دیتے ہیں اور دوسرے افر اد کی ضر وریات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اس کا براہ راست اثر کمیو نٹی انگیجمنٹ کے معیار پر پڑتا ہے جس سے افر اد میں عدم توازن بڑھتا ہے اور وہ عدم اعتماد کا شکار ہو جاتے ہیں۔

2.3.2.1۔ عدم توازن کی شناخت کی علامات

پاور ڈائنامکس کے حوالے سے عدم توازن کی علامات کی شناخت درج ذیل طریقوں سے کی جا سکتی ہے:

- **فیصلہ سازی پر قبضہ**

کمیو نٹی میں ایسے افر اد موجود ہوتے ہیں جو خود سے فیصلہ کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔ یا چند اداروں یا افر اد کی طرف سے دی گئی ہدایات کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں۔ ایسی صور تحال طاقت کے واضح عدم توازن کی نشاندہی کرتی ہے۔ کیونکہ اگر تمام فیصلے چند افر اد یا اداروں کی طرف سے ہی کیے جا رہے ہوں اور دوسرے لوگوں کا مشورہ نہ لیا جائے تو کمیو نٹی میں عدم توازن پھیل جاتا ہے۔

- **نمائندگی کا فقدان**

بعض اوقات کمیو نٹی کے مشاورتی اجلاس یا میٹنگز میں ایسی کمیٹیز بنائی جاتی ہیں جن میں صرف مرد، معززین یا تعلیم یافتہ لوگ ہی موجود ہوتے ہیں خواتین، نوجوانوں ، اقلیتوں یا معذور افر اد کو ان میٹنگز یا کمیٹیز کا حصہ نہیں بنایا جاتا جس کی وجہ سے پاور ڈائنامکس میں عدم توازن پیدا ہو جاتا ہے۔

- **معلومات تک محدود رسائی**

اکثر اوقات کمیو نٹی ڈیویلپمنٹ کے پروجیکٹس کہ حوالے سے درست یا مکمل معلومات فراہم نہیں کی جاتیں جس کی وجہ سے کمیو نٹی اس پراجیکٹ کی تفصیلات سے مکمل طور پر آگاہ نہیں ہوتی اور ان دستاویزات کو کم پڑھے لکھے افر اد یا ان پڑھ لوگ سمجھ نہیں سکتے۔

- **خوف یا خاموشی**

کمزور طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ مثلاً کسان، خواتین یا مزدور اکثر اوقات کمیونٹی میٹنگز میں بات کرنے سے کتراتے ہیں۔ انہیں یہ جھجک ہوتی ہے کہ کہیں ان کی بات رد نہ ہو جائے، یا کوئی ان کی رائے پر طنز نہ کرے۔ اس لیے رد ہونے یا طنز کے خوف سے وہ خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ کسی طرح ترقیاتی منصوبے میں صرف مردوں کو شامل کرنے سے خواتین کے اہم مسائل مثلاً بچوں کی صحت، صاف پانی، تعلیم وغیرہ نظر انداز ہو سکتے ہیں۔

سرگرمی نمبر 3

کردار ادا کریں (Role Play)

طلباء کو گروپ میں تقسیم کریں اور درج ذیل کردار ادا کریں:

منظر نامہ:

کمیونٹی میں ایک نیا اسکول بننے والا ہے۔ ایک اجلاس ہو رہا ہے۔

کردار:

1. مقامی لیڈر (بااثر)
2. ایک غریب کسان
3. مقامی NGO کا نمائندہ
4. ایک عورت جس کے بچے اسکول نہیں جا رہے۔
5. ایک نوجوان جو تعلیم یافتہ ہے لیکن بے روزگار ہے۔

ٹاسک:

ہر کردار اپنے نکتہ نظر سے بات کرے۔ آخر میں پورا گروپ فیصلہ کرے کہ اسکول کہاں اور کیسے بنایا جائے تاکہ سب کے مفاد کا خیال رکھا جائے۔

2.3.3۔ پاور ڈائنامکس کا مؤثر حل

(Addressing Power Dynamics in Community Engagement)

کمیونٹی ڈیویلپمنٹ میں پاور ڈائنامکس کے حوالے سے توازن قائم رکھنا نہایت ضروری ہے ۔ طاقت کے عدم توازن کو دور کرنا صرف اخلاقی تقاضا ہی نہیں بلکہ عملی طور پر بہتر نتائج حاصل کرنے کے لیے بھی بہت ضروری ہے۔ کسی بھی شراکتی، شفاف، یا برابری کی سطح پر مبنی کمیونٹی انگیجمنٹ میں سب لوگوں کی شرکت کو یقینی بنانا ہی اس کمیونٹی کی کامیابی کی علامت ہے۔ کمیونٹی پاور ڈائنامکس کے حوالے سے درج زیل حکمت عملیاں موثر ثابت ہوسکتی ہیں:

1. **شمولیتی منصوبہ بندی(Inclusive Planning)**

انکلوسو پلاننگ کے حوالے سے اس بات کی یقین دہانی ضروری ہے کہ کسی بھی ترقیاتی منصوبے کی ابتدا سے ہی کمیونٹی کے تمام طبقات کو اس میں شامل کیا جائے ۔ اس بات کی یقین دہانی بھی کی جائے کہ کمیٹی میٹنگز کے وقت، جگہ اور زبان سب کے لیے قابل رسائی ہوں۔ اس کے علاوہ خواتین، اقلیتوں، اور پسماندہ گروہوں کی شرکت بھی تمام میٹنگز میں یقینی بنائی جائے۔

2. **مقامی قیادت کی شمولیت**

کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی پائیدار ترویج کے لیے ضروری ہے کہ کمیونٹی کے اندر سے نمائندہ افراد کو قیادت میں لایا جائے تاکہ وہ کمیونٹی کے مسائل کو بہتر طور پر حل کرسکیں۔ کیونکہ وہ ہی کمیونٹی کی حقیقی ترجمان ہوتے ہیں۔

معلومات کی شفاف ترسیل

پاور ڈائنامکس کے حوالے سے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ میں جتنی بھی معلومات کی ترسیل کی جائے اس میں شفافیت کے اصول کو ملحوظ خاطر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ہر اہم معلومات مقامی زبان میں فراہم کی جائیں اور پیچیدہ اصطلاحات سے بچا جائے۔ اس کے علاوہ پوسٹرز، آڈیو، پیغامات اور ویڈیوز جیسے آسان ذرائع کو استعمال کرکے معلومات کو تمام لوگوں تک بروقت پہنچایا جائے۔

3. مشاورت اور اتفاقِ رائے

لوگوں پر فیصلے مسلط نہ کیے جائیں بلکہ میٹنگز میں جو بھی فیصلہ اتفاق رائے سے منظور ہو اس میں بحث کے بجائے مشورے اور باہمی رضامندی کے اصول کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ ایسا کرنے سے آپس کے جھگڑوں سے بھی بچا جا سکتا ہے اور لوگوں کو اعتماد میں بھی لے کر کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کی جا سکتی ہے۔

4. تربیت اور صلاحیت سازی

ایسے طبقات جن کی نمائندگی کمیونٹی میں کم ہے یا وہ کسی صلاحیت میں پیچھے ہیں تو ان کے لیے تربیتی سیشنز، ہنر کی تعلیم اور خود اعتمادی کی تربیت دی جائے تاکہ وہ کمیونٹی کے اجلاسوں میں موثر طریقے سے شرکت کر سکیں۔

5. طاقت کے تجزیے (Power Mapping)

ایک مشق کے طور پر پاور میپنگ یا طاقت کا تجزیہ کریں۔ اس سلسلے میں کمیونٹی میں طاقت کے مراکز بنائے جا سکتے ہیں جو مختلف افراد یا طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے بنائے جائیں۔ ان مراکز میں لوگوں کو فیصلہ سازی کا رول دے کر یہ دیکھیں کہ کس میں کیا صلاحیت ہے / کون کیا فیصلہ کرتا ہے / اور ان کے فیصلوں سے کون متاثر ہوتا ہے۔ اس تجرباتی تجزیے کی بنیاد پر لوگوں کو نمائندگی کے عہدوں پر فائز کیا جا سکتا ہے جس سے پاور ڈائنامکس میں توازن پیدا ہو سکتا ہے۔

سرگرمی نمبر 4

نیچے دی گئی صورتِ حال کا تجزیہ کریں:

ایک کمیونٹی میں ترقیاتی منصوبہ بنایا جا رہا ہے، لیکن صرف مقامی زمینداروں کو دعوت دی گئی ہے۔ خواتین، مزدور، اور نوجوانوں کو اجلاس میں شامل نہیں کیا گیا۔

1. اس صورت حال میں کون طاقتور ہیں اور کون غیر نمائندہ؟
2. یہ طاقت کا کیسا عدم توازن ہے؟
3. اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے 3 اقدامات تجویز کریں۔

خود آزمائی نمبر1

1. وہ کون سے عوامل ہیں جن سے پاور ڈائنامکس اثر انداز ہوتے ہیں اور انہیں کیسے حل کیا جا سکتا ہے؟
2. پاور ڈائنامکس کے فوائد کیا ہیں؟ آپ کی کمیونٹی میں پاور ڈائنامکس کے توازن سے کون سے خوشگوار پہلو سامنے ا سکتے ہیں؟
3. پاور ڈائنامکس کے عدم توازن سے کن اداروں یا معاشرتی طبقات کو نقصان پہنچتا ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔
4. پاور ڈائنامکس میں توازن لانے کے لیے کون سے عملی اقدامات کیے جا سکتے ہیں؟ تنقیدی جائزہ لیں۔
5. "طاقت کی منصفانہ تقسیم ہی ایک مضبوط کمیونٹی کی بنیاد ہے" اپنی رائے کا اظہار کریں۔

خود آزمائی نمبر2

1. ہم اپنی کمیونٹی میں طاقت کے عدم توازن کو کیسے کم کر سکتے ہیں؟
2. مختصر تعریف لکھیں:

طاقت کی حرکیات(Power Dynamics)

ادارتی طاقت(Institutional Power)

طاقت کا عدم توازن(Power Imbalance)

3. طاقت کی اقسام کی درجہ بندی کریں۔
4. پاور ڈائنامکس کے مسئلے کو عملی انداز میں سمجھنا کیوں ضروری ہے؟
5. طاقت کی حرکیات کمیونٹی میں کیسے اثر انداز ہوتی ہیں؟
6. پاور میپنگ کیوں ضروری ہے؟
7. شمولیت اور نمائندگی میں کیا فرق ہے؟
8. کمزور طبقات کو کیسے بااختیار بنایا جا سکتا ہے؟
9. کمیونٹی انگیجمنٹ میں شفافیت کا کیا کردار ہے؟

یونٹ نمبر 3

شراکت کے لیے کمیونٹیز کو متحرک کرنا

تحریر: ڈاکٹر نائلہ نصیر
نظر ثانی: ڈاکٹر طاہرہ بی بی

یونٹ کا تعارف

کمیونٹی کی شرکت خواندگی میں نہ صرف اضافے بلکہ کسی سوسائٹی کی تعمیر نو کے لیے بھی اشد ضروری ہے۔ کسی بھی کمیونٹی کو متحرک کیے بغیر بالغوں کی تعلیم کے مقاصد حاصل نہیں کیے جاسکتے۔ جب افراد شعور کے ساتھ اپنی بہتری کے لیے کام کرتے ہیں تو وہ اپنے معاشرے میں پائیدار اور جامع تبدیلی بھی لاتے ہیں۔ اس کام کے لیے ان کی حکمت عملی یہ ہونی چاہیے کہ کمیونٹی میں موجود تمام افراد کو اس بات کا احساس دلایا جائے کہ وہ تبدیلی لانے کے حامل ہیں اور وہ تبدیلی لا سکتے ہیں۔ اس تبدیلی کے لیے تعلیم ہی اس کا پہلا زینہ ہے اس لیے کمیونٹی کی شرکت بھی بہت ضروری ہے۔ اس ضمن میں یہ بات بہت اہم ہے کہ کمیونٹی میں جو دستیاب وسائل ہیں انہیں مقامی حالات ثقافت زبان اور ضروریات کے مطابق استعمال کیا جائے ان ذرائع کے استعمال سے نہ صرف لوگوں میں شعور بیدار ہو گا بلکہ انہیں عملی طور پر تبدیلی کا حصہ بننے میں بھی مدد ملے گی تعلیم بالغاں اور لٹریسی کیمپینز کے لیے موثر کمیونٹی موبلائزیشن وہی ہوتی ہے جس میں باہمی تعاون شراکت داری اور باہمی اعتماد موجود ہو۔

اس یونٹ میں ان اصولوں، حکمت عملیوں اور طریقوں پر تفصیلی وضاحت دینے کی کوشش کی گئی ہے جو کمیونٹیز کو خواندگی کے اقدامات کو بڑھانے، مقامی مسائل کو خود حل کرنے اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے میں فعال کردار ادا کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

بنیادی طور پر، کمیونٹی موبلائزیشن اس کمیونٹی کے افراد کے درمیان ان کے مشترکہ مقاصد کے حوالے سے اعتماد پیدا کرتی ہے۔ کمیونٹی موبلائزیشن کا مقصد کمیونٹی ممبران کے درمیان مشترکہ اعتماد کو فروغ دینا ہے۔ یہ کمیونٹی کے اراکین کے درمیان اجتماعی کوششوں کا احساس پیدا کرتا ہے تاکہ تمام اراکین کی کوششوں سے ان کے مشترکہ مسائل کو حل کیا جاسکے۔ یہ یونٹ طلباء کی کمیونٹی کو متحرک کرنے کے عمل کے بارے میں تفصیل سے رہنمائی کرے گا جس کے ذریعے کمیونٹی کی ضروریات کی نشاندہی کرکے مسائل کو حل کیا جاسکے۔ اس یونٹ میں لوگوں کی کوششوں کو متحرک کرنے کے لیے کمیونٹی اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرنے اور شراکتی طریقوں کے استعمال کے بارے میں تفصیل بھی دی گئی ہے جس کے ذریعے کمیونٹی کے اراکین اور قیادت کی شمولیت بڑھائی جاسکتی ہے۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1. ان سماجی، ثقافتی، اور سیاسی عوامل کا تجزیہ کریں جو کمیونٹی کی شرکت کو متاثر کرتے ہیں۔
2. کمیونٹیز کو متحرک کرنے کے لیے منظم حکمت عملی تیار کریں۔
3. ایسے ٹولز تیار کریں جس کے ذریعے وہ کمیونٹیز کو متحرک کر سکیں۔
4. کمیونٹیز کے ساتھ تعلقات اور نیٹ ورکس بنائیں تا کہ کمیونٹی کی ترقی میں ان کے مثبت کردار کے لیے بیداری کو فروغ دیا جا سکے۔
5. کمیونٹیز کو ان کے تعمیری کردار کے لیے ذمہ دار بنانے کے لیے نئے اہداف تیار کریں۔
6. جامع متحرک حکمت عملی وضع کریں جو کمیونٹی کی اقدار اور ترجیحات کی عکاسی کرتی ہوں۔

3.1۔ کمیونٹی کو متحرک کرنے کی حکمت عملیاں

کسی بھی کمیونٹی کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ اس میں موجود ہر فرد اپنے حصے کا کردار ادا کریں۔ معاشرے میں پائیدار ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ہر عمر کے افراد تک تعلیم کی رسائی ہو اور تعلیم بالغاں اور خواندگی کو فروغ دینے کے لیے کمیونٹی کے تمام افراد کی شمولیت بھی ہو۔ اس سلسلے میں کمیونٹی کے تمام بااثر افراد کا متحرک ہونا بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ جب تک لوگوں میں اپنی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے کا جذبہ پیدا نہیں ہو گا کوئی بھی تعلیمی پروگرام دیرپا اور موثر ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ کمیونٹی کو متحرک کرنے کے لیے مختلف حکمت عملیاں استعمال کی جائیں۔ جن طریقوں سے کمیونٹی کو متحرک کیا جاسکتا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

1. آگاہی مہمات(Awareness Campaigns)

کمیونٹی میں لٹریسی اور بالغوں کی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ اس کمیونٹی میں تعلیم کی اہمیت کے بارے میں شعور پیدا کیا جائے۔ اس کے لیے اس کمیونٹی کی مقامی زبان میں مختلف پوسٹرز، پمفلٹس، بینرز، ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے پروگرامز منعقد کیے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مقامی مذہبی اور سماجی رہنماؤں کو بھی اس کیمپین میں شامل کر کے اگاہی مہمات کا حصہ بنایا جائے تاکہ تعلیم بالغاں اور لیٹرسی کے پیغام کو مزید موثر بنایا جاسکے۔

2. مقامی قیادت کو شامل کرنا

اگلی حکمت عملی یہ ہے کہ کمیونٹی میں با اثر افراد جو اس کمیونٹی میں بہت معزز سمجھے جاتے ہیں مثلا امام مسجد، کمیونٹی لیڈر' استاد اور قبیلوں کے سردار وغیرہ ان کو کمیونٹی موبلائزیشن اور لٹریسی کیمپینز میں شامل کیا جائے تاکہ لوگوں کا اعتماد حاصل کیا جا سکے۔ جب مقامی قیادت کسی تعلیمی منصوبے کی حمایت کرتی ہے تو لوگ نہ صرف اسے سنجیدگی سے لیتے ہیں بلکہ اس میں بھرپور شرکت بھی کرتے ہیں۔

3. شراکت دارانہ منصوبہ بندی(Participatory Planning)

کوئی بھی منصوبہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کمیونٹی کے افراد کو منصوبہ بندی کے عمل میں شامل نہ کیا جائے۔ منصوبہ بندی کا عمل ایک حساس مرحلہ ہے جس میں احساس ملکیت کی بدولت لوگ اس میں

نہ صرف خود فیصلہ سازی کا حصہ بنتے ہیں بلکہ جب وہ اس منصوبے میں حصہ لیتے ہیں تو اس سے ان کی وابستگی اور دلچسپی بھی بڑھ جاتی ہے۔ کمیونٹی کے افراد کو منصوبہ بندی میں شامل کرنے کے لیے اجلاسوں، فوکس گروپ ڈسکشنز، اور کمیونٹی سروے کے ذریعے شامل کیا جاسکتا ہے۔

4. رضاکاروں کی تربیت اور شمولیت

کمیونٹی میں رضاکار افراد کسی بھی معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر کمیونٹی کے رضاکار افراد کو منتخب کر کے انہیں بنیادی تدریسی مہارتیں سکھا دی جائیں تو وہ مقامی سطح پر تعلیم بالغاں اور لیٹرسی بڑھانے کا کام بخوبی سرانجام دے سکتے ہیں۔ یہ افراد نہ صرف تعلیمی سرگرمیوں میں مددگار ثابت ہوتے ہیں بلکہ دوسرے لوگوں کے لیے ترغیب کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔

5. ثقافتی اور مذہبی ہم آہنگی

کسی بھی معاشرے میں اس کی ثقافت اور مذہب بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ تعلیم کو فروغ دینے کے لیے ثقافت اور مذہب کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے مذہبی اور ثقافتی اقدار کے ساتھ ہم اہنگی بہت ضروری ہے تمام لٹریسی پروگرامز کو ثقافت اور مذہب کے ساتھ مربوط کرنے کے لیے منظم لائحہ عمل ترتیب دینا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر قران پاک کی تعلیم کے ذریعے ان پڑھ افراد کو لکھنے پڑھنے کی ترغیب دی جاسکتی ہے۔ اسی طرح مقامی روایات اور میلوں کو استعمال کر کے بچوں کو تعلیم کا پیغام بھی پہنچایا جاسکتا ہے۔

6. خواتین کی شمولیت

پاکستان میں خواتین کی بہت بڑی تعداد ناخواندہ ہے۔ خواتین کی شمولیت سے نہ صرف ان کی ذاتی ترقی ہوگی بلکہ پورے خاندان اور نسلوں کو بھی فائدہ پہنچے گا. خواتین کے لیے علیحدہ لیٹرسی کلاسز، محفوظ تعلیمی ماحول، اور لچکدار تعلیمی اوقات کے ذریعے ان کی شرکت کو بڑھایا جاسکتا ہے۔

7. مقامی وسائل کا استعمال

کمیونٹی موبلائزیشن کی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے اس کمیونٹی کے موجودہ وسائل مثلاً سکول کی عمارتیں، کمیونٹی سینٹرز، یا مذہبی مقامات کو تعلیمی سرگرمیوں کے لیے استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس سے نہ صرف

لاگت میں کمی اتی ہے بلکہ تعلیمی سرگرمیوں میں تسلسل بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور انہیں دیر تک کمیونٹی کی تعلیم و ترویج کے لیے استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔

8. کامیاب مثالوں کو اجاگر کرنا

حقائق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کامیاب افراد کی کہانیوں سے تعلیمی عمل میں ترقی لائی جاسکتی ہے۔ کامیاب افراد کی کہانیاں ان لوگوں کے لیے تحریک کا باعث بن سکتی ہیں جو ان پڑھ ہیں یا زندگی میں کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے ایسے افراد کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اور عوامی سطح پر ان کامیاب افراد کے اعتراف سے دیگر افراد کی شمولیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس لیے کامیاب مثالوں کو اجاگر کرنے سے کمیونٹی موبلائزیشن میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

9. جائزہ اور نگرانی (Monitoring & Evaluation)

کمیونٹی کی سرگرمیوں کو مسلسل نگرانی اور جائزہ کی بھی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ جائزہ مسلسل کرنے سے کسی بھی کمیونٹی موبلائزیشن کے پروگرام کی نہ صرف خامیوں کی نشاندہی ہوتی ہے بلکہ بہتری لانے کے اقدامات بھی سامنے اتے ہیں وہ کمیونٹی ممبران جو خود نگرانی کے عمل میں شامل ہیں ان کی افادیت اور سکلز کا بھی پتہ چلتا ہے. اس لیے جائزہ اور نگرانی کا عمل مسلسل کرنے سے کمیونٹی موبلائزیشن میں تاثیر لائی جاسکتی ہے۔

سرگرمیاں:

1. گروپ میں مختلف کمیونٹی موبلائزیشن کی حکمت عملیوں پر بحث کریں۔
2. کسی فرضی کمیونٹی کی صورتحال پر مبنی حکمت عملی تیار کریں۔
3. رول پلے کریں جہاں ایک شخص کمیونٹی لیڈر ہو اور دوسرا کارکن، حکمت عملی اپنانے پر تبادلہ خیال کریں۔
4. کمیونٹی کے مسائل کو سمجھ کر ان کے لیے سب سے مؤثر حکمت عملی کا انتخاب کریں۔
5. کسی حقیقی کمیونٹی موبلائزیشن منصوبے کی کامیابی یا ناکامی کا تجزیہ کریں۔

3.2۔ کمیونٹی کو متحرک کرنے کے ذرائع

کمیونٹی کو تعلیم، خواندگی، یا کسی بھی ترقیاتی مقصد کے لیے متحرک کرنے کے لیے صرف ارادہ کافی نہیں ہوتا، اس کے لیے ضروری ہے کہ ایسے ذرائع اور طریقے کار استعمال کیے جائیں جن کے ذریعے افراد کو نہ صرف منظم کیا جائے بلکہ ان میں منظم تحریک بھی پیدا کی جاسکے۔ یہ ذرائع عملی، ثقافتی، سماجی اور تکنیکی پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں اور ان کے درست استعمال سے کمیونٹی کی شراکت اور ان کی شمولیت کو یقینی بھی بنایا جاسکتا ہے۔

1- آگاہی اور معلومات کے ذرائع(Awareness & Information Tools)

- **پمفلٹس، بینرز، اور پوسٹرز :** خواندگی کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے پمفلٹس، بینرز اور پوسٹرز نہ صرف لوگوں کو معلومات دیتے ہیں بلکہ اسادہ زبان اور تصویری مواد کے ذریعے خواندگی کے پیغامات موثر طور پر دیے جاسکتے ہیں۔
- **لوکل ریڈیو اور کمیونٹی ایف ایم اسٹیشنز :** لوکل ریڈیو اور کمیونٹی ایف ایم اسٹیشنز دور دراز علاقوں میں لوگوں کو تعلیم کی اہمیت اور شعور دینے کے لیے بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
- **ڈرامہ، تھیٹر، اور سٹریٹ پرفارمنس :** معلومات کے دیگر ذرائع میں ڈرامہ، تھیٹر اور سٹریٹ پرفارمنس بہت اہم ہیں. عوامی مقامات پر ادا کیے جانے والے ڈرامہ اور تھیٹر لوگوں کو تعلیم پر توجہ دلانے اور ان کی شرکت کو یقینی بنانے کا مؤثر ذریعہ ہیں۔

2- اجتماعی ملاقاتیں اور مشاورتی اجلاس(Community Meetings & Consultations)

- **کمیونٹی اجلاس :(Community Meetings)** کمیونٹی اجلاس کے ذریعے لوگوں کے ساتھ بات چیت کر کے ان کے مسائل اور ضروریات کا تجزیہ کیا جاسکتا ہے اور اپنی تجاویز سے ان کو بہتر طور پر سمجھایا جاسکتا ہے
- **فوکس گروپ ڈسکشنز :(FGDs)** یہ ایسے فوکس گروپ ڈسکشن ہوتے ہیں جو خاص گروہوں مثلا خواتین، بزرگ اور نوجوانوں کے لیے ترتیب دیے جاتے ہیں۔ جن پر ان کے مسائل سے متعلق مخصوص موضوعات پر تفصیل سے گفتگو کی جاتی ہے تاکہ ان کے مسائل کو گہرائی سے سمجھا جائے اور

اپنی تجاویز ان کو سمجھائی جا سکیں۔

- **شراکتی تجزیہ :(Participatory Rural Appraisal)** مختلف اقسام کے ٹائم لائن، نقشہ سازی، ور شراکتی تجزیہ کے ذریعے کمیونٹی میں نہ صرف موبلائزیشن کا عمل تیز کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے ذریعے کمیونٹی کو منصوبہ بندی میں بھی شامل کیا جا سکتا ہے جس سے ان کے مسائل کو بہتر طور پر حل کیا جا سکتا ہے۔

3- رضاکارانہ نیٹ ورکس(Volunteer Networks)

- رضاکارانہ نیٹورکس کے ذریعے اساتذہ، مقامی باشعور افراد، مقامی نوجوانوں اور دیگر افراد کو" رضاکار تربیت" دے کر کمیونٹی میں متحرک کیا جا سکتا ہے۔۔ یہ رضاکار ٹیمیں، مقامی سطح پر خواندگی کلاسز، تعلیمی مہمات اور رابطہ کاری کے مختلف امور میں شامل ہوتی ہیں جس سے کمیونٹی کو موبلائز کیا جا سکتا ہے۔

4 - سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل ذرائع

- جیسا کہ ہم جانتے ہیں اج کل سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل ذرائع ہر میدان میں بہت افادیت کے ساتھ استعمال کیے جارہے ہیں۔ اگر کمیونٹی میں خواندگی کو فروغ دینے اور سوشل موبلائزیشن کے لیے مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز / ڈیجیٹل ذرائع کو استعمال کیا جائے تو مختلف واٹس ایپ گروپس اور فیس بک گروپس بنا کر آگاہی پھیلائی جا سکتی ہے۔ آن لائن میسجنگ اور ویڈیوز کے ذریعے خواندگی کے مختلف موضوعات پر بھرپور معلوماتی مواد تیار اور شیئر کیا جا سکتا ہے۔

5- رابطہ سازی اور شراکت داری(Networking & Partnerships)

- ہر علاقے میں مقامی این جی اوز، مذہبی ادارے، تعلیمی مراکز، اور صحت کے ادارے موجود ہوتے ہیں جن کے ساتھ مشترکہ کوشش کرنے کے بعد خوانگی کے متعین اہداف حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان اداروں کے ساتھ رابطہ سازی اس لیے بھی ضروری ہے کیونکہ ان اداروں کے اپنے وسائل اور اثر رسوخ ہوتے ہیں جن کے ذریعے کمیونٹی تک رسائی ممکن ہو جاتی ہے۔

6- حوصلہ افزائی کے ذرائع (Motivational Tools)

- **مثالی کرداروں کی کہانیاں :(Success Stories)** حوصلہ افزائی کے ذرائع میں مثالی کرداروں کی

کہانیاں اور تعریفی سرٹیفیکیٹس اور انعامات وغیرہ شامل ہیں۔ ان افراد کی کہانیاں سامنے لانا جنہوں نے تعلیم حاصل کر کے اپنی زندگی میں بہتری لائی ہو وہ دوسرے لوگوں کے لیے تحریک کا باعث بنتی ہیں۔لوگ ان سے انسپائر ہوتے ہیں اور تعلیم کے میدان میں اگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

- **تعریفی سرٹیفیکیٹس، انعامات :** کمیونٹی موبلائزیشن میں شرکا یا رضاکاروں کو سراہنے کے لیے تعریفی اسناد یا چھوٹے انعامات دینا بہت منفرد کاوش ہے ۔اس کی بدولت رضاکاروں کی دلچسپی کمیونٹی موبلائزیشن میں برقرار رہتی ہے۔

7- مقامی وسائل کا استعمال(Use of Local Resources)

- مقامی وسائل میں مقامی سکول، مسجد، کمیونٹی سینٹر یا لائبریری جیسے مقامات شامل ہیں۔ایسے مقامات کو تعلیمی سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنا نہ صرف بہت آسان ہوتا ہے بلکہ ان پہ خرچ بھی کم آتا ہے۔ مقامی افراد میں بہت سے مہارتیں ہوتی ہیں مثلاً کچھ افراد کو ٹیلرنگ آتی ہے۔کچھ دستکاری کا کام بہت اچھا کر لیتے ہیں اور کچھ تعلیم بہت اچھے انداز سے دیتے ہیں۔ایسے افراد کو کمیونٹی موبلائزیشن کے عمل کے ساتھ جوڑ کر عملی مہارتیں سکھانے کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

سرگرمیاں:

1. کمیونٹی موبلائزیشن کے ذرائع (Tools) کی فہرست بنائیں۔
2. ہر ذرائع (Tools) کے استعمال کی صورت حال پر گروپ میں تبادلہ خیال کریں۔
3. فرض کریں آپ کو کمیونٹی کو ایک میٹنگ میں جمع کرنا ہے، کون سے ذرائع (Tools) استعمال کریں گے؟
4. کمیونٹی موبلائزیشن میں سوشل میڈیا کے کردار پر پریزنٹیشن تیار کریں۔
5. مقامی زبان میں آگاہی کے لیے پوسٹرز یا فلائرز بنائیں۔

3.3۔ کمیونٹیز کے ساتھ تعلقات اور نیٹ ورکس کی تعمیر

کمیونٹی موبلائزیشن میں کسی بھی تعلیمی منصوبے کی کامیابی کا انحصار صرف منصوبہ بندی یا وسائل کی موجودگی پر نہیں ہوتا بلکہ اس بات پر ہوتا ہے کہ کمیونٹی کے لوگوں کے ساتھ کتنا مضبوط رشتہ قائم کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں کمیونٹی کے بااثر افراد کے ساتھ تعلقات استوار کرنا اور موثر نیٹ ورکس کی تعمیر بہت ضروری ہے۔ کمیونٹیز کے ساتھ اعتماد، احترام، اور تعاون پر قائم کیے گئے تعلقات مضبوط نیٹ ورک بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ اس سے تعلیمی منصوبے نہ صرف دیرپا رہتے ہیں بلکہ ان کی اثر پذیری میں بھی زیادہ اضافہ ہوتا ہے۔

1. تعلقات کی اہمیت

کمیونٹی کے افراد کے ساتھ تعلقات بہت اہم ہیں۔ کیونکہ یہ صرف تعلق یا ملاقات نہیں بلکہ یہ ایک ایسا مسلسل عمل ہے جس میں کمیونٹی کے ساتھ نہ صرف افراد ایک دوسرے کی بات سنتے ہیں بلکہ ان کی رائے کو بھی اہمیت دیتے ہیں۔ ان کے مسائل کو سمجھتے ہیں اور ان کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ جب افراد یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی آواز سنی جارہی ہے اور ان کی شرکت تعلیمی منصوبے میں بہت معنی رکھتی ہے تو وہ اس منصوبے کی کامیابی کے لیے مل کر کام کرتے ہیں اور خود بخود متحرک ہو جاتے ہیں۔ کمیونٹی تعلقات کی اہمیت اس لیے ضروری ہے کیونکہ اس میں:

- کمیونٹی کے افراد کی بات سنی جاتی ہے
- ان کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے
- ان کے مسائل سمجھے جاتے ہیں

2. اعتماد سازی (Building Trust)

- کمیونٹی میں ایک مضبوط نیٹ ورک بنانے کے لیے ضروری ہے کہ:
- وہاں موجود افراد کے تعلقات کی بنیاد اعتماد پر ہو۔
- تمام ممبران ایک دوسرے کے وعدوں کی پاسداری کریں۔
- شفافیت کو بروئے کار لائیں اور مستقل مزاجی کے حامل ہوں۔ جس سے ان میں اعتماد پیدا ہو گا۔

- کمیونٹی کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ مل کر وقت گزاریں۔
- آپس میں ثقافتی اور سماجی پس منظر کا احترام کریں۔
- ایک دوسرے کی رائے کو مقدم جانیں۔

3. نیٹ ورک بنانے کے طریقے

بنیادی طور پر نیٹ ورک سے مراد ایک ایسا نظام یا جال ہے جس میں مختلف ادارے، اس کے مختلف افراد اور مختلف گروہ آپس میں جڑے ہوتے ہیں اور جن میں اکثر مل کر ایک خاص مقصد کے لیے کام کرتے ہیں۔

اہم اقدامات:

- **مقامی اداروں سے رابطہ** :نیٹ ورک بنانے کے لیے پہلا قدم یہ ہے کہ مدارس، مساجد، کمیونٹی سینٹرز، مقامی اسکولز، اور این جی اوز کے ساتھ صحت مندانہ شمولیت اور شراکت داری استوار کرنا ۔
  کمیونٹی لیڈرز کی شمولیت: کمیونٹی لیڈرز / بااثر افراد کو اپنے ساتھ لے کر چلنا ۔ کمیونٹی میں موجود امام، بزرگ، استاد کی رائے کو اہمیت دینا اور انہیں اپنے ساتھ ملانا تاکہ وہ دوسروں کو کمیونٹی موبلائزیشن کے پراسیس میں شامل ہونے پر آمادہ کر سکیں۔
- **موضوعاتی گروپس بنانا** : کمیونٹی میں موجود مختلف گروہوں کے لیے موضوعاتی گروپس بنانے سے کمیونٹی کی ضروریات کو مد نظر رکھا جا سکتا ہے۔ خواتین، نوجوان، بزرگ، یا کسانوں کے لیے مختلف گروپس کی تشکیل سے نہ صرف ان کی ضروریات کا پتہ چلتا ہے بلکہ ان کو کمیونٹی موبلائزیشن میں شامل بھی کیا جا سکتا ہے۔
- **رابطہ کاری اجلاس** :رابطہ کاری کے نیٹ ورکنگ سیشن سے وقتاً فوقتاً مختلف افراد کو میٹنگز میں شامل کیا جاتا ہے تاکہ ان کے ساتھ ہم آہنگی جاری رہے اور ان کو کمیونٹی موبلائزیشن کے پروسیس کے بارے میں آگاہی دی جا سکے۔

4. رابطہ کاری اور معلومات کی روانی

- رابطہ کاری اور معلومات کی روانی کے لیے لوگوں کے نیٹ ورکس کو فعال رکھنے کے لیے ان کے ساتھ

مسلسل رابطہ اور معلومات کی فراہمی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ مختلف واٹس ایپ گروپس، میٹنگز، خبرناموں یا مقامی سطح پر ملاقاتوں کا ایک ایسا سلسلہ ترتیب دیا جائے جس سے کمیونٹی موبلائزیشن کا مقصد حاصل ہو سکے۔

5. مساوی شراکت داری(Equal Participation)

- ایکول پارٹیسپیشن یا مساوی شراکت داری کے ذریعے کمیونٹی نیٹورکس میں موجود تمام افراد اور گروہوں کو برابری کی حیثیت دینا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے جنس، عمر، ذات یا معاشی حیثیت سے قطع نظر ان کو نیٹ ورک میں شامل کیا جاتا ہے۔ جس سے انہیں اپنی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور وہ کمیونٹی موبلائزیشن میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتے ہیں۔

6. تعلقات کی پائیداری

- کمیونٹی کے مختلف گروہوں کے ساتھ تعلقات کو وقتی فائدے کے لیے استوار نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ تمام تعلقات طویل المدتی شراکت داری کے اصول پر قائم ہوں۔ جس کی بدولت تعلیمی منصوبے یا تدریسی پالیسی کو بعد ازاں بھی رابطہ اور تعاون کے لیے جاری رکھا جا سکتا ہے۔

سرگرمیاں:

1. اپنی کمیونٹی میں موجود نیٹ ورک کا نقشہ بنائیں۔
2. اعتماد سازی کے طریقے گروپ میں بحث کریں۔
3. کمیونٹی کے مختلف افراد سے انٹرویو کر کے ان کے نیٹ ورک کے بارے میں جانیں۔
4. مشترکہ مسائل پر مبنی ورکشاپ کا پلان بنائیں۔
5. تعلقات مضبوط بنانے کے لیے دو نئے آئیڈیاز تیار کریں۔

3.4۔ کمیونٹی کے لیے نئے اہداف اور مقاصد کا تعین

کسی بھی تعلیمی یا سماجی تبدیلی کے سفر میں یہ بہت ضروری ہوتا ہے کہ کمیونٹی کے ساتھ مل کر واضح، قابلِ عمل اور قابلِ پیمائش اہداف طے کیے جائیں۔ اہداف صرف خواب یا خواہشات نہیں ہوتے، بلکہ وہ منظم منصوبے ہوتے ہیں جن کی مدد سے کمیونٹی اپنی ترقی کی سمت طے کرتی ہے۔ نئے اہداف نہ صرف رہنمائی فراہم کرتے ہیں بلکہ لوگوں کو

متحرک رکھنے، پیش رفت کو جانچنے، اور کامیابی کی طرف بڑھنے میں مدد دیتے ہیں۔

1. اہداف کے تعین کی اہمیت

- لوگوں کو واضح سمت فراہم ہوتی ہے۔
- کمیونٹی کو احساس ہوتا ہے کہ وہ کہاں سے کہاں جانا چاہتے ہیں۔
- ترقی کی پیمائش اور جائزے کا عمل آسان ہوتا ہے۔
- ہر فرد کو اپنی ذمہ داری اور کردار کا علم ہوتا ہے۔

2. اہداف کی اقسام

الف) مختصر مدتی اہداف:(Short-term Goals)

- 3 سے 6 ماہ کے اندر حاصل کیے جاسکنے والے اہداف
- مثال: 50 بالغ افراد کو خواندگی کلاسز میں داخل کروانا۔

ب) طویل مدتی اہداف:(Long-term Goals)

- 1 سال یا اس سے زائد مدت کے لیے
- مثال: اگلے 3 سالوں میں کمیونٹی کا شرح خواندگی 80٪ تک پہنچانا۔

3. اہداف کے تعین کے بنیادی اصول (SMART)

اچھے اہداف درج ذیل خصوصیات رکھتے ہیں:

- S – Specific **واضح** : ہدف مبہم نہ ہو بلکہ بالکل واضح ہو کہ کیا کرنا ہے۔
- M – Measurable **قابلِ پیمائش** : ہدف کی کامیابی کو ناپا جاسکے۔
- A – Achievable **قابلِ حصول** : زمینی حقائق کے مطابق ہو، نا قابلِ عمل نہ ہو۔
- R – Relevant **مطابق** : کمیونٹی کی ضروریات سے جڑا ہوا ہو۔
- T – Time-bound **وقت کا تعین** : ہدف حاصل کرنے کی مدت مقرر ہو۔

4. کمیونٹی کی شمولیت سے اہداف طے کرنا

- **مشترکہ اجلاس** : تمام اسٹیک ہولڈرز کو جمع کرکے رائے لی جائے۔
- **ضرورتوں کا جائزہ** : کمیونٹی کی ضروریات، وسائل، مسائل اور ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے اہداف

طے کیے جائیں۔

- **ہر فرد کا کردار :** ہر ہدف کے ساتھ یہ بھی واضح کریں کہ کس فرد یا گروپ کی کیا ذمہ داری ہو گی۔

5. اہداف کے حصول کے لیے لائحہ عمل

- **ایکشن پلان تیار کریں :** ہر ہدف کے لیے مرحلہ وار پلان بنایا جائے۔
- **وسائل کی نشاندہی :** اہداف کے حصول کے لیے درکار وسائل، افراد، جگہ، وقت اور مالیات کا تعین کریں۔
- **نگرانی اور جائزہ (Monitoring & Evaluation):** باقاعدگی سے پیش رفت کی جانچ کی جائے تاکہ ضرورت پڑنے پر حکمت عملی بدلی جا سکے۔

مثال: بالغوں کی تعلیم کے لیے اہداف

ذمہ دار ادارہ / افراد	مدت	ہدف
کمیونٹی رضاکار، NGO	6ماہ	100خواتین کو خواندگی کلاسز میں داخل کرنا
تعلیمی ادارے	3ماہ	10 مقامی اساتذہ کی تربیت
بلدیاتی حکومت، مقامی رہنما	1سال	1 کمیونٹی لائبریری کا قیام

نئے اہداف اور مقاصد کا تعین صرف ایک رسمی عمل نہیں بلکہ کمیونٹی کی خود مختاری، قیادت، اور ترقی کی بنیاد ہوتا ہے۔ جب اہداف کمیونٹی کے لوگوں کے مشورے سے، ان کی ضروریات کے مطابق اور ان کی شرکت سے بنائے جاتے ہیں، تو نہ صرف وہ قابلِ حصول ہوتے ہیں بلکہ پائیدار بھی ثابت ہوتے ہیں۔ اس لیے، اہداف طے کرنا صرف ایک انتظامی قدم نہیں بلکہ تبدیلی کی شروعات ہے۔

سرگرمیاں:

1. فرضی کمیونٹی کے لیے 3 نئے اہداف مقرر کریں۔
2. SMART اہداف کا تعارف کریں اور ایک ہدف SMART اصول پر بنائیں۔
3. کمیونٹی کے ایک مسئلے پر اہداف طے کرنے کا عمل سمیلیٹ کریں۔
4. گروپ میں اہداف کی اہمیت پر بحث کریں۔
5. اہداف کے حصول کے لیے ایکشن پلان تیار کریں۔

3.5-کمیونٹی کو متحرک کرنے میں بااثر افراد کا کردار

کمیونٹی موبلائزیشن کا عمل صرف منصوبوں اور حکمت عملیوں پر مبنی نہیں ہوتا، بلکہ لوگوں سے لوگوں کے ذریعے جڑنے کا عمل ہے۔ اس عمل میں کمیونٹی کے بااثر افراد ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کی صلاحیتوں، اثر ورسوخ اور قائدانہ کردار کو بروئے کار لایا جائے، تو نہ صرف عوامی شمولیت بڑھتی ہے بلکہ منصوبے دیرپا اور مؤثر نتائج دیتے ہیں۔ کمیونٹی کی متحرک شمولیت کسی بھی تعلیمی یا ترقیاتی منصوبے کی کامیابی کی کلید ہے۔ مگر کمیونٹی تک رسائی، ان کے رویّوں کو تبدیل کرنے، اور سرگرمیوں میں شرکت بڑھانے کے لیے صرف ادارہ جاتی کوششیں کافی نہیں ہوتیں۔ اس مقصد کے لیے **کمیونٹی کے بااثر افراد** کا کردار نہایت اہم اور مؤثر ہوتا ہے۔

1. بااثر افراد کون ہوتے ہیں؟

کمیونٹی کے بااثر افراد وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں معاشرتی سطح پر عزت، اعتماد، اور قیادت کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ یہ افراد عام طور پر درج ذیل میں سے ہوسکتے ہیں:

- مذہبی رہنما (امام مسجد، پیر)
- اساتذہ و تعلیمی کارکن
- مقامی سیاسی یا سماجی رہنما
- کمیونٹی کے بزرگ یا روایتی قائدین
- معروف کاروباری شخصیات
- نوجوانوں یا خواتین کے نمائندے

2. کمیونٹی موبلائزیشن میں ان کا کردار

الف) اعتماد سازی (Building Trust)

بااثر افراد کمیونٹی اور اداروں کے درمیان **پُل** کا کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے لوگوں میں اعتماد پیدا کیا جاسکتا ہے کہ کوئی منصوبہ ان کی بہتری کے لیے ہے، نہ کہ کوئی بیرونی مداخلت۔

ب) آگاہی پھیلانا (Spreading Awareness)

ان کے ذریعے تعلیمی و سماجی مسائل پر شعور بیدار کیا جا سکتا ہے۔ ان کی بات کو سنجیدگی سے لیا جاتا ہے، جس سے پیغام تیزی سے پھیلتا ہے۔

ج) **مثال قائم کرنا(Leading by Example)**

جب کوئی بااثر شخص خود کسی مہم میں شامل ہوتا ہے، جیسے خواندگی کلاس میں رجسٹریشن یا اپنی بیٹی کو تعلیم دلوانا، تو دوسرے بھی اس کی تقلید کرتے ہیں۔

د) **تنازعات کا حل(Conflict Resolution)**

کمیونٹی میں اگر کسی بات پر اختلاف ہو، تو یہی افراد **ثالثی** (mediation) کر کے مسئلے کا مقامی حل نکال سکتے ہیں۔

ہ) **وسائل کی فراہمی میں مدد**

یہ افراد مقامی وسائل، جگہ، رضاکار، یا فنڈنگ حاصل کرنے میں مدد کر سکتے ہیں، یا دوسرے بااثر لوگوں سے رابطے بنا سکتے ہیں۔

و) **متحرک اور پائیدار شمولیت**

ان کی مسلسل شمولیت سے پروگرام وقتی نہیں رہتا، بلکہ اس میں **استحکام** (**sustainability**) پیدا ہوتا ہے۔

3. ان کی شمولیت کو کیسے مؤثر بنایا جائے؟

- انہیں منصوبے کے آغاز سے ہی شامل کیا جائے
- ان کے تجربات اور تجاویز کو اہمیت دی جائے
- انہیں تربیت اور معلومات فراہم کی جائیں
- ان کے کردار کو عوامی سطح پر تسلیم کیا جائے
- ان کے ذریعے کامیاب کہانیاں اور مثبت نتائج کو اجاگر کیا جائے

مثالیں

- امام مسجد جمعہ کے خطبے میں بالغوں کی تعلیم پر زور دے کر لوگوں کو کلاسز میں شرکت کی ترغیب دے سکتا ہے۔
- ایک استاد کمیونٹی میں مطالعہ کے حلقے (reading circles) شروع کر کے لٹریسی کے فروغ میں عملی قدم اٹھا سکتا ہے۔
- ایک مقامی سیاسی نمائندہ خواتین کی تعلیم کے لیے جگہ، بجلی یا فنڈز کا بندوبست کر سکتا ہے۔

سرگرمیاں:

1. کمیونٹی کے بااثر افراد کی خصوصیات کی فہرست بنائیں۔
2. رول پلے کریں کہ کیسے بااثر افراد کمیونٹی کو خود مختار بناتے ہیں۔
3. بااثر افراد کو مضبوط کرنے کے بعد کمیونٹی کو چھوڑنے کے مراحل پر بحث کریں۔
4. کمیونٹی کو چھوڑنے کے چیلنجز اور حل پر گروپ پریزنٹیشن تیار کریں۔
5. ایک کامیاب کمیونٹی چھوڑنے کی مثال پر تحقیق کریں اور رپورٹ بنائیں۔

خود آزمائی نمبر 1

1. کمیونٹی موبلائزیشن کے دو ذرائع (Tools) بیان کریں۔
2. اوزار کے انتخاب میں کون سی باتیں اہم ہیں؟
3. آپ ایک نئی کمیونٹی کے لیے کون سا اوزار استعمال کریں گے؟
4. مختلف اوزاروں کے فوائد اور نقصانات کا موازنہ کریں۔
5. بہترین اوزار کے انتخاب کی وجوہات بیان کریں۔
6. اہداف کیا ہوتے ہیں؟
7. SMART اہداف کی خصوصیات بیان کریں۔
8. ایک ہدف منتخب کریں اور اس کی وضاحت کریں۔

خود آزمائی نمبر2

1. دو اہداف کا موازنہ کریں اور فیصلہ کریں کون سا بہتر ہے۔
2. اہداف کی اہمیت پر اپنی رائے دیں۔
3. نیٹ ورک کی تعریف کریں۔
4. تعلقات بنانے کی اہمیت بیان کریں۔
5. ایک نیٹ ورک بنانے کے لیے آپ کیا اقدامات کریں گے؟
6. تعلقات اور نیٹ ورکس میں فرق واضح کریں۔
7. مضبوط نیٹ ورک کی خصوصیات پر تبصرہ کریں۔

خود آزمائی نمبر3

1. حکمت عملی کی تعریف کریں۔
2. کمیونٹی کو متحرک کرنے کی دو حکمت عملیوں کی مثالیں دیں۔
3. ایک کمیونٹی مسئلہ دیں اور اس کے لیے مناسب حکمت عملی تجویز کریں۔
4. دو مختلف حکمت عملیوں کا موازنہ کریں۔
5. اپنی پسند کی حکمت عملی کی افادیت پر دلیل پیش کریں۔
6. کمیونٹی کے بااثر افراد کا کمیونٹی موبلائزیشن میں کیا کردار ہوتا ہے؟
7. آپ کمیونٹی کے بااثر افراد کو کمیونٹی موبلائزیشن میں کیسے تیار کریں گے؟
8. کمیونٹی کو خود مختار چھوڑنے کے فوائد اور مسائل بیان کریں۔

یونٹ نمبر4

کمیونٹی میں شمولیت اور تحریک پیدا کرنے کے لیے صلاحیتوں کی تعمیر

تحریر: ڈاکٹر نائلہ نصیر
نظر ثانی: ڈاکٹر طاہرہ بی بی

یونٹ کا تعارف

عزیز طلبہ پچھلے تمام یونٹس کے بعد امید ہے کہ اپ کو کمیونٹی کے بارے میں اہم معلومات حاصل ہو چکی ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کمیونٹی افراد کا ایک ایسا گروہ ہوتا ہے جس میں کسی خاص علاقے میں رہنے والے افراد کے درمیان مشترکہ مفادات روایات, مسائل اور وسائل موضوع بحث ہوتے ہیں۔ کسی بھی کمیونٹی میں مختلف علاقوں یعنی دیہی, شہری یا صنعتی علاقوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ثقافت اور رسم و رواج سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اس کمیونٹی کا حصہ ہوتے ہیں۔

کمیونٹی چونکہ مختلف افراد کا مجموعہ ہوتی ہے, اس لیے اس میں مختلف زبان و نسل سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہوتے ہیں۔ تاہم ان افراد کے وسائل اور مسائل مشترکہ ہوتے ہیں اور وہ اپنے مسائل کے حل کے لیے مشترکہ کوششیں کرتے ہیں۔ مسائل کا حل کسی ایک فرد واحد کے بس کی بات نہیں ہوتی بلکہ تمام افراد مل کر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہیں, اور مسائل کا موثر حل تلاش کرتے ہیں۔

کمیونٹی میں افراد مختلف صلاحیتوں سے سے تعلق رکھتے ہیں۔کچھ افراد ایک دوسرے سے بات چیت کرنے میں اعلی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ کچھ افراد مسائل کے حل کے لیے بھاگ دوڑ زیادہ موثر طریقے سے کر سکتے ہیں۔ کچھ افراد میں قائدانہ صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ اس لیے مختلف افراد مل کر ہی کسی مسئلے کا حل تلاش کر سکتے ہیں۔

کمیونٹی کو موبلائز کرتے ہوئے یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیے کہ ابلاغ صرف بات چیت کرنے کا انداز ہی نہیں بلکہ یہ ایک ایسی حکمت عملی ہے جس سے کمیونٹی کی شمولیت کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ لہذا کمیونٹی موبلائزر کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ پیغام سادہ اور واضح ہو۔ لوگوں کے ساتھ ابلاغ کے دوران ان کی ثقافتی اقدار کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ لوگوں کو نہ صرف اپنا پیغام بتایا جائے بلکہ ان کی بات بھی سنی جائے, اور انہیں بات چیت کے دوران شریک بھی کیا جائے۔ لوگوں کو پیغام رسانی کے دوران موثر ذرائع استعمال کیے جائیں اور نتائج کا جائزہ بھی لیا جائے تاکہ اہداف کی حصولی کا اندازہ کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ کمیونٹی موبلائزر خود بولنے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین سننے والا بھی ہو. عزیز طلبہ! اس یونٹ میں یہ کاوش کی گئی ہے کہ اپ اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد کمیونٹی کو

موبیلائز کرنے کے حوالے سے ابلاغ کے اہمیت کو سمجھیں کمیونٹی کو متحرک کرنے کے لیے موثر ابلاغ کے استعمال کو تیاری کے مراحل کو ذہن نشین کرے اس کے علاوہ وہ عوامل جو موثر ابلاغ کی راہ میں حائل ہو جاتے ہیں انہیں سمجھیں.

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1. کمیونٹی میں شمولیت اور تحریک پیدا کرنے کے لیے صلاحیتوں کی تعمیر کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
2. کمیونٹی کی صلاحیت سازی کی تفہیم حاصل کر سکیں۔
3. کمیونٹی کی صلاحیت سازی کے اہم اجزاء جان سکیں۔
4. کمیونٹی میں شمولیت اور تحریک پیدا کرنے کی صلاحیتیں حاصل کر سکیں۔
5. کمیونٹی میں موثر ابلاغ کی بنیادی خصوصیات جان سکیں۔
6. مؤثر ابلاغی حکمتِ عملی کی اہمیت سمجھ سکیں اور عملی زندگی میں اس کا استعمال بھی کرنے کے قابل ہو جائیں۔

4.1۔ کمیو نٹی کی صلاحیت سازی کی تفہیم

4.1.1۔ کپیسٹی بلڈنگ یا صلاحیت سازی کا مفہوم

کمیو نٹی چونکہ ایسے افراد کا گروہ ہوتا ہے جس میں مختلف افراد مل جل کر رہتے ہیں۔ تاہم صلاحیت سازی میں بھی وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ صلاحیت سازی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے افراد اپنی کمیو نٹی کی موجودہ حالت کو بہتر بنانے کے لیے اپنی کوششیں بروئے کار لاتے ہیں۔ وسائل کو مؤثر طریقے سے حل کرنے کے لیے اپنی ممکنہ صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہیں۔ صلاحیت سازی نہ صرف تعلیم اور تربیت پر مشتمل ہوتی ہے, بلکہ افراد میں اعتماد تنظیم, قیادت اور عملی پہلوؤں پر بھی پر بھی مشتمل ہوتی ہے. کمیو نٹی میں صلاحیت سازی اس لیے بھی ضروری ہے کیونکہ اس سے کمیو نٹی کو خود مختار بنانے میں مدد ملتی ہے۔ مقامی سطح پر کمیو نٹی میں پائیدار ترقی کے لیے بھی صلاحیت سازی کی اہمیت ناگزیر ہے. کمیو نٹی میں موجود مسائل کا موثر اور دیرپا حل نکالنے کے لیے صلاحیت سازی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس کے علاوہ صلاحیت سازی کے ذریعے ہی قیادت پیدا کرنے اور فیصلہ سازی کی طاقت بھی دی جاسکتی ہے۔ جس سے کمیو نٹی میں جمہوری عمل کو فروغ دینے میں کافی مدد ملتی ہے۔ صلاحیت سازی ایک ایسا عمل ہے جس سے افراد یا کمیو نٹی اپنی موجودہ حالت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اس لیے صلاحیت سازی مسائل پر قابو پانے کے سلسلے میں بہت مفید کردار ادا کرتی ہے.

صلاحیت سازی کی اہمیت درج ذیل ہے:

- صلاحیت سازی کے ذریعے کمیو نٹی میں رہنے والے افراد خود مختار بنتے ہیں.
- صلاحیت سازی کے ذریعے مقامی سطح پر کمیو نٹی میں دائمی ترقی کو فروغ ملتا ہے.
- افراد ایک دوسرے کی صلاحیتوں کا موثر استعمال کرتے ہوئے اپنے مسائل کا دیرپا حل نکالتے ہیں, جس سے کمیو نٹی میں خوشحالی پیدا ہوتی ہے.
- کمیو نٹی کے مسائل کو مجموعی طور پر حل کرنے کے لیے صلاحیت سازی سے بہترین قیادت پیدا ہوتی ہے, اور افراد مل کر بہترین فیصلہ سازی کر سکتے ہیں.

- صلاحیت سازی سے کمیو نٹی میں جمہوری عمل کو بہترین فروغ ملتا ہے۔ اور افراد ایک دوسرے کی صلاحیتوں سے بھی واقف ہوتے ہیں جس سے مستقبل میں انے والے مسائل کا بہترین لائحہ عمل تیار کیا جاتا ہے, اور کسی ممکنہ مسئلے کی صورت میں متعلقہ صلاحیت رکھنے والے افراد کا انتخاب کرنا اسان ہو جاتا ہے.

سرگرمی نمبر1

گروپ ورک : جماعت کو پانچ پانچ طلبہ کے گروپس میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو کہیں کہ وہ اپنی کمیو نٹی کا کوئی ایک ایسابڑا مسئلہ منتخب کرے جو حل طلب ہو۔ اسے حل کرنے کے لیے اپنی تجاویز دے۔ ہر گروپ کالیڈر گروپ کے ممبران سے ان کی رائے لے کر ایک جامع رپورٹ بنائے.

4.1.2۔ کمیو نٹی کی صلاحیت سازی کے بنیادی عناصر

کمیو نٹی کی صلاحیت سازی کے بنیادی عناصر اور ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. علم وشعور(Awareness)

علم و شعور کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ کمیو نٹی میں رہنے والے باشعور افراد ہی اپنی کمیو نٹی کی ترقی کے لیے مشترکہ کاوشیں کرتے ہیں, اور اس کو بہتر رہنے کی جگہ بنا سکتے ہیں۔ جب افراد اپنے حقوق, فرائض اور وسائل سے اگاہ ہوتے ہیں, تو وہ اپنے مسائل کو زیادہ مؤثر طریقے سے حل کرتے ہیں۔ وہ کمیو نٹی کی ترقی میں بھرپور طریقے سے اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی علاقے میں لوگ تعلیم کی اہمیت سے واقف ہوں تو وہاں نہ صرف سکول دیکھنے کو ملتے ہیں, بلکہ غیر رسمی تعلیم کے ادارے یا سکل ٹریننگ کے مراکز بھی گاہے بگاہے نظر آتے ہیں۔ وہاں کے افراد تعلیم کے فروغ کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ لہذا علم و شعور ایک ایسی طاقت ہے جس کے ذریعے کمیو نٹی میں صلاحیت سازی بہترین انداز سے ہو سکتی ہے, اور کمیو نٹی کے مسائل کو بہترین طور پر حل کرنا ممکن ہو جاتا ہے.

2. مہارتوں کی ترقی (Skill Development)

کمیو نٹی میں جہاں تعلیم و شعور بہت اہم عناصر ہیں, وہاں ہی مہارتوں کی ترقی سے انکار بھی ممکن نہیں۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ فنی و تنظیمی اور علمی مہارتیں بھی اتنی ہی ضروری ہیں جتنا کہ تعلیم اور شعور کی مہارتیں ضروری

ہیں۔ کچھ مہارتیں ایسی ہیں جنہیں تربیتی ورکشاپس فیل ٹریننگ اور تجربے سے حاصل کیا جا سکتا ہے, ان میں ٹیم ورک, منصوبہ بندی, بجٹ بنانا, گفت و شنید کی مہارتیں, اور قائدانہ صلاحیتیں شامل ہیں اس کے علاوہ کسی منصوبے کو شروع کرنے اور مکمل کرنے کی رپورٹنگ بھی ضروری ہے۔ لہذا رپورٹنگ کی مہارتیں بھی بہت ضروری ہیں۔ جس کمیونٹی میں یہ مہارتیں موجود ہوتی ہیں وہاں کے لوگ مل کر اس کمیونٹی کی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتے ہیں, جس سے وہ کمیونٹی دن دگنی رات چگنی ترقی کرتی ہے ۔

3. تنظیم سازی(Organization)

کائنات میں ایک ربط ہے, اور ہر چیز ایک منظم طریقے سے چل رہی ہے یہ نظم و ضبط ہی کائنات میں سکون کا ضامن ہے۔ کسی کمیونٹی میں بھی اس کے رہنے والے افراد کو منظم کرنا بہت ضروری ہے۔ تنظیم سازی سے ہی افراد اکٹھے ہو کر اپنے مسائل کو بہترین طور پر حل کر سکتے ہیں۔ وسائل جمع کرنے اور آواز بلند کرنے کے لیے بھی افراد کا اکٹھا ہونا بہت ضروری ہے۔ جب افراد کسی ایک خاص مسئلے پر اکٹھے ہوتے ہیں, تو ان میں نظم و ضبط بھی اتنا ہی ضروری ہوتا ہے جتنا کہ ان کا اکٹھا ہونا. کچھ کمیونٹیز میں خواتین کی کمیٹیاں, نوجوانوں کے گروپس, اور محلہ کمیٹیاں وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔ ایسی کمیٹیوں میں تنظیم سازی اس لیے ضروری ہوتی ہے, تاکہ جھگڑوں سے بچا جا سکے, اور مسائل کا ممکنہ حل بروقت نکالا جا سکے۔ اگر ان کمیٹیوں میں تنظیم سازی کا فقدان رہ جائے, تو آپس میں تصادم اور اختلافات فروغ پاتے ہیں۔ لہذا مسائل کو احسن طریقے سے حل کرنے کے لیے تنظیم سازی کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں.

4. وسائل تک رسائی(Access to Resources)

کسی بھی کمیونٹی میں مختلف قسم کے وسائل موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً مالی وسائل, تربیتی ادارے معلوماتی وسائل / معلوماتی مواد, سرکاری سکیمیں یا این جی اوز کے معاونتی ادارے وغیرہ۔ کمیونٹی میں رہنے والے افراد کی رسائی جب اس طرح کے مختلف وسائل تک ہوتی ہے, تو کمیونٹی کی صلاحیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جب کمیونٹی کے افراد اپنے مسائل کو حل کرنے کے لیے خود ان وسائل کی تلاش کرتے ہیں تو نہ صرف وہ ان کے استعمال کے قابل ہو جاتے ہیں بلکہ وہ اپنی موجودہ صلاحیتوں کو فروغ بھی دے سکتے ہیں۔ جس سے کمیونٹی

میں موجود مسائل کا بروقت سدباب کرنا ممکن ہو جاتا ہے۔ لہذا کمیونٹی کی صلاحیت اس وقت بڑھتی ہے جب وہ مختلف قسم کے وسائل تک رسائی حاصل کرتے ہیں اور اپنے مسائل کا خود حل تلاش کرتے ہیں.

5. شراکت داری اور شمولیت (Participation & Inclusion)

کمیونٹی میں مختلف افراد جب کمیونٹی میں شمولیت اختیار کرتے ہیں, تو ان کی صلاحیتوں سے موثر استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ تمام افراد مل کر کمیونٹی کی ترقی کو یقینی بناتے ہیں۔ ایسے افراد میں خواتین, نوجوان, معذور افراد, اقلیتیں, مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے افراد وغیرہ شامل ہیں۔ جب یہ مختلف گروہ مل کر کمیونٹی کے مسائل کے حل کے لیے اپنی رائے کا استعمال کرتے ہیں, یا اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہیں, تو کمیونٹی کے مسائل زیادہ منصفانہ اور پائیدار بنیادوں پر حل ہوتے ہیں.

6. قیادت (Leadership)

کمیونٹی میں موثر قیادت ہی کمیونٹی کو ایک بہتر سمت دیتی ہے۔ کمیونٹی میں ایک اچھا لیڈر وہ ہوتا ہے جو نہ صرف سب کی بات سنے, مسائل کے حل کے لیے شفافیت سے کام لے, دوسروں کو آگے بڑھنے کا یکساں موقع دے, اور مسائل کے حل کے لیے باہمی اتفاق سے فیصلے کرے۔ کسی بھی کمیونٹی میں جب ایک موثر قیادت موجود ہو تو وہ افراد کی صلاحیتوں کو موثر طور پر بروئے کار لاتے ہوئے موجودہ وسائل کو بھی بہترین طور پر استعمال کرتی ہے۔ تاکہ مسائل کا بہترین ممکنہ حل بروقت نکالا جا سکے.

سرگرمی نمبر 2

ڈرامہ : کلاس کو دو حصوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کمیونٹی کو منظم کرنے کی کوششوں کے موضوع پر ایک چھوٹا سا رول پلے پیش کرے۔ جس میں قیادت، شراکت داری، اور وسائل کے بہترین استعمال کو اجاگر کیا جائے۔ ہر گروپ صلاحیتوں کے بہترین استعمال کا ایک خلاصہ بھی بیان کرے.

4.1.3۔ کمیونٹی کی صلاحیت سازی کے فوائد

1. خود اعتمادی میں اضافہ

کمیونٹی میں موجودہ افراد کو جب مسائل کے حل کرنے کے لیے شامل کیا جاتا ہے تو وہ نہ صرف منصوبہ بنانے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں, بلکہ ان میں منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا بھی شوق پیدا ہوتا ہے۔ وہ اپنے مسائل کو خود اعتمادی کے ساتھ حل کرتے ہیں, اور اپنی کمیونٹی کو ایک آئیڈیل جگہ بنانے کے لیے بھرپور کوششیں کرتے ہیں۔

2. خود انحصاری(Self-Reliance)

جب کمیونٹی میں موجود افراد کی صلاحیتوں سے استفادہ کیا جاتا ہے تو کمیونٹی خود پر انحصار کرنا سیکھتی ہے۔ جس کی وجہ سے باہر کسی کی بھی مدد لینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ترقیاتی منصوبے کمیونٹی میں خود ہی بنتے ہیں اور افراد مل کر ان منصوبوں کو پایا تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ لہذا کمیونٹی میں خود انحصاری پروان چڑھتی ہے جس سے مسائل کا دیرپا اور جلد حل نکالا جاسکتا ہے۔

3. مسائل کا مقامی حل

مختلف صلاحیتوں سے تعلق رکھنے والے مقامی افراد جب مل کر اپنے مسائل کو حل کرتے ہیں تو انہیں نہ صرف اپنے مسائل کا بہتر اندازہ ہوتا ہے بلکہ ان کے حل کے لیے وہ مشاورتی کمیٹیاں بھی بناتے ہیں۔ لہذا مقامی لوگ مل کر اپنے مسائل کا دیرپا اور جلد حل مقامی سطح پر نکالتے ہیں۔

4. باہمی تعاون اور سماجی ہم آہنگی

ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنے کی وجہ سے کمیونٹی کے افراد ایک دوسرے کی صلاحیتوں سے بھی واقف ہو جاتے ہیں۔ انہیں ایک دوسرے کی مہارتوں کا اندازہ بھی ہوتا ہے, اور ان کے درمیان تعلقات بھی خوشگوار سطحوں پر استوار ہوتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے ماضی میں ان میں کوئی جھگڑا ہو گیا ہو تو آپس کی غلط فہمیاں بھی دور ہوتی ہیں اور معاشرتی امن و استحکام قائم ہوتا ہے۔ اس لیے کمیونٹی کے افراد جب آپس میں تعاون کرتے ہیں تو ان میں سماجی ہم آہنگی استوار ہوتی ہے, اور مسائل بروقت حل ہوتے ہیں۔

5. پائیدار ترقی

کمیونٹی میں موجود مختلف افراد نہ صرف ایک دوسرے سے عمر میں مختلف ہوتے ہیں, بلکہ ان کی ذہنی اور جسمانی استعداد بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ کوئی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں میں زیادہ استعداد کا مالک ہوتا ہے, اور کوئی پڑھنے لکھنے کی صلاحیتوں پر عبور رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے کمیونٹی میں پائیدار ترقی ممکن ہوتی ہے۔ جب افراد ایک دوسرے کی صلاحیتوں کو سمجھتے ہوئے ایسے منصوبے بناتے ہیں جو کمیونٹی کی ضرورت، شرکت، اور وسائل سے مکمل ہوں، تو وہ منصوبے زیادہ دیرپا ہوتے ہیں.

کمیونٹی کی صلاحیت سازی کے فوائد کی مثالیں

مثال 1: دیہی علاقے میں خواتین کی کمیٹی

ایک ایسا دیہی علاقہ جہاں پہ خواتین نے ایک صفائی کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی میں انہوں نے محلے میں کوڑا کرکٹ ختم کرنے کے لیے گھر گھر اگاہی مہم چلائی۔ انہوں نے مونسپلٹی سے تعاون حاصل کرنے کے لیے بھی خود قدم اٹھایا۔ اس کے نتیجے میں پورا علاقہ نہ صرف صاف ہو گیا, بلکہ خواتین کو خود اعتمادی بھی ملی۔ اور دوسرے علاقوں میں بھی انہوں نے یہی ماڈل اختیار کیا۔ جس کی وجہ سے کمیونٹی کا ایک اچھا اقدام اس کمیونٹی سے باہر دوسری کمیونٹیز میں بھی گیا, اور وہاں بھی کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کا یہی ماڈل بھرپور طریقے سے اپنایا گیا۔

مثال2: نوجوانوں کی شمولیت

ایک دیہی علاقے میں نوجوانوں نے مل کر ''تعلیم سب کے لیے'' پر ایک تعلیمی مہم چلائی۔ جس میں انہوں نے ان بچوں کی فہرست بنائی جو سکول چھوڑ چکے تھے یا جنوں نے کبھی سکول کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ اس سلسلے میں انہوں نے والدین سے ملاقاتیں کی, اور ان کو سکول اور تعلیم کی اہمیت سے اگاہ کیا۔ کمیونٹی میں موجود اساتذہ نے ان افراد سے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ ایسا کرنے سے اس کمیونٹی میں تعلیم کی اہمیت سے اگاہی پیدا ہوئی اور مختلف گھروں کے بچے دوبارہ سکول میں داخلہ لینے میں کامیاب ہو گئے۔ لہذا نوجوانوں کی کمیونٹی میں شمولیت سے آؤٹ اف سکول بچوں کو دوبارہ سکول میں ایڈمیشن کا موقع مل گیا.

سرگرمی 3

انفرادی اسائنمنٹ: عزیز طلباء اپ سے یہ توقع کی جارہی ہے کہ اپ 200 الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں۔ جس میں اپ بتائیں کہ اپ اپنی کمیونٹی کو بہتر کرنے کے لیے اپنا کردار کیسے ادا کرسکتے ہیں.

4.2۔ کمیونٹی کو متحرک کرنے کی مہارتیں پیدا کرنا

عزیز طلبہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کمیونٹی کی شمولیت سے مراد یہ ہے کہ مقامی لوگ نہ صرف اپنے مسائل کو پہچان لیں بلکہ ان کے حل کے لیے اپس میں مشورہ مل جل کر کام کرنے سے اور عملی اقدامات اٹھانے سے کمیونٹی کے افراد کو بھی اپنے مسائل کو مقامی طور پر حل کرسکتے ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لوگوں کو متحرک کیسے کیا جائے لوگوں کو متحرک کرنے کا عمل وہ ہے جس میں لوگوں میں یہ شعور پیدا کیا جاتا ہے کہ ان کی موبلائزیشن سے دیر بعد تبدیلی ممکن ہوتی ہے کمیونٹی کو موبیلائز کرنے کے عمل میں لوگوں کو اس بات پر قائل کرنا ہوتا ہے کہ مشترکہ پلیٹ فارم کے ذریعے ہی مشترکہ اہداف حاصل کرنا ممکن ہے کمیونٹی کے لوگوں کو موبلائز کرنے کے لیے موبیلائزرز میں چند اہم مہارتوں کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

4.2.1۔ کمیونٹی کو متحرک کرنے کی اہم مہارتیں

کمیونٹی کو متحرک کرنے کی اہم مہارتیں درج ذیل ہیں:

1. **بات چیت کی مؤثر مہارت:(Effective Communication Skills)**

موبیلائزر کے ذاتی رویے اور بات چیت کے طریقے سے لوگ سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ان کے خیالات، سادہ زبان لوگوں کی سمجھ کے مطابق ہوں جس کی وجہ سے لوگ ان کی بات کو نہ صرف اہمیت دیتے ہیں۔ بلکہ احسن انداز میں سمجھ بھی سکتے ہیں۔اس لیے بات چیت کے موثر طریقے بہت ضروری ہیں۔

2. **سماجی تجزیہ:(Social Analysis)**

کمیونٹی موبلائزر کے لیے کمیونٹی کے اندر درپیش مسائل کو سمجھنا بھی بہت ضروری ہے۔ کسی بھی کمیونٹی موبلائزر کو اس وقت تک کمیونٹی میں تبدیلی لانے کے لیے نہیں بھیجنا چاہیے, جب تک اسے سماجی مسائل اور ان کے ممکنہ حل کے طریقے معلوم نہ ہوں۔

3. قیادت کی صلاحیت:(Leadership Skills)

اچھی قائدانہ صلاحیتوں کا ہونا ایک لیڈر کے کردار کو مضبوط بناتا ہے اچھا لیڈر وہی ہوتا ہے جو لوگوں کو راستہ دکھاتا ہے, انہیں با اختیار بناتا ہے اور کمیونٹی کے تمام منصوبوں میں لوگوں کو برابری کی بنیادوں پر شرکت کی دعوت بھی دیتا ہے۔ لہذا, کمیونٹی موبیلائزرز میں اچھی قائدانہ صلاحیتوں کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

4. ٹیم ورک اور شراکت:(Teamwork and Participation)

کمیونٹی کو موبلائز کرنے میں ایک اکیلا آدمی کچھ نہیں کر سکتا۔ اچھے نتائج کے لیے ٹیم ورک کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ٹیم بنا کر کام کرنے کے نتائج بہت دیرپا ہوتے ہیں۔ جس سے سب کی شمولیت بھی حاصل ہوتی ہے۔ کمیونٹی کے جس پراجیکٹ میں تمام افراد شامل ہوں وہ منصوبہ نہ صرف دیرپا ہوتا ہے بلکہ جلد پایہ تکمیل تک بھی پہنچ جاتا ہے۔

5. وسائل کی شناخت اور استعمال:(Resource Identification and Use)

موجودہ وسائل (مثلاً انسانی، مالیاتی، یا فنی) کی شناخت کرنا کمیونٹی موبیلائزر کے لیے بہت ضروری ہے۔ جب کمیونٹی موبیلائزرز موجودہ وسائل کو پہچانتے, اور انہیں موثر طریقے سے استعمال کرتے ہیں تو اس کے نتیجے میں کمیونٹی کے مسائل جلد حل ہوتے ہیں, لوگ کمیونٹی موبیلائزرز پر نہ صرف اعتماد کرتے ہیں بلکہ ہر ممکن طریقے سے ان کی مدد بھی کرتے ہیں۔ تاکہ کمیونٹی میں ہم آہنگی اور اتحاد قائم رہے.

سرگرمی نمبر4

کلاس میں موجود طلباء کو چار گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ اپنے علاقے کے دو بڑے مسائل کی فہرست بنا کر لائے جس میں اس بات کی نشاندہی کی جائے کہ وہ مسئلہ پوری کمیونٹی کو کیسے متاثر کر رہا ہے؟ اور اس کے حل کے لیے کون سے عملی اقدامات کیے جاسکتے ہیں؟

سرگرمی نمبر5

اپنی کمیونٹی کا سروے کریں اور لوگوں کی طرف سے موبلائزیشن کی کوئی ایک مثال تلاش کریں۔ مثلا لوگوں کے تعاون سے صاف پانی کا منصوبہ یا کمیونٹی کی تعلیم عامہ کی مہم وغیرہ۔

اس طرح کی مثالیں تلاش کریں اور کلاس میں پیش کریں۔

4.2.3۔ کمیونٹی کی متحرک سازی کے مراحل

1. رابطہ سازی اور اعتماد پیدا کرنا:

کمیونٹی کو موبیلائز کرنے کا پہلا مرحلہ رابطہ سازی اور لوگوں میں اعتماد پیدا کرنا ہے۔ کمیونٹی کے لوگوں کے ساتھ ایسے تعلقات قائم کریں اور ایسا رویہ رکھیں جس سے کمیونٹی کے لوگوں کا اپس میں اعتماد قائم ہو۔ اور وہ اپنے مسائل کو مل کر حل کرنے کی کوشش کریں۔

2. مسئلے کی شناخت اور تجزیہ:

کمیونٹی کو متحرک کرنے کا دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ تمام افراد کمیونٹی کے ساتھ مل کر اصل مسئلے کی شناخت کریں اور اس کی تہہ تک پہنچے تا کہ مسئلے کا سد باب بروقت اور مکمل کیا جاسکے۔

3. منصوبہ بندی اور فیصلے:

کمیونٹی کا منصوبہ اس وقت تک پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کمیونٹی کے تمام افراد میں شامل نہ ہو ہر شخص کو کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے پراجیکٹس میں اپنا کردار ادا کرنے کا موقع ملنا چاہیے تا کہ منصوبہ بندی اور فیصلے کسی ایک فرد سے مشروط نہ ہو بلکہ تمام افراد اس میں شامل ہوں۔

4. عمل درآمد:

منصوبے پر عمل کریں اور کمیونٹی کے افراد کو کاموں میں شامل کریں۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پروجیکٹ صرف کاغذی کاروائی تک ہی محدود رہتے ہیں لہذا ضروری ہے کہ منصوبے پر عمل کریں اور کمیونٹی کے افراد کو کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے منصوبے کے تمام کاموں میں شامل کریں۔

5. نگرانی اور جائزہ:

کمیونٹی کو متحرک کرنے کا آخری مرحلہ نگرانی اور جائزہ ہے۔ دراصل یہ آخری مرحلہ ہی مقاصد کی طرف نشاندہی کرتا ہے کہ کس حد تک منصوبے کے مقاصد حاصل ہوئے ہیں اور کون سے مقاصد حاصل نہیں ہو سکے۔ نگرانی اور جائزہ کی اہمیت اس لیے بھی ہے تا کہ مستقبل میں انے والے کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے پروجیکٹس کی بہتری کی جاسکے۔

سرگرمی نمبر 6

اپنی جماعت میں دو گروپس بنائیے۔ اج اپ نے صفائی کی مہم پر کمیونٹی کو موبلائز کرنا ہے۔ ایک گروپ کمیونٹی کو صفائی کی اہمیت پر متحرک کرنے کے لیے موبیلائزرز کا رول پلے کرے گا اور دوسرا گروپ کمیونٹی کے افراد کا۔ کردار ادا کرے گا. استاد اس سرگرمی کے بعد دونوں گروپس کو فیڈ بیک دے گا۔

4.3۔ کمیونٹی کی شمولیت اور متحرک سازی: مؤثر ابلاغی حکمتِ عملیوں کی تشکیل

کمیونٹی کی شمولیت اور متحرک سازی میں مؤثر ابلاغی حکمتِ عملیوں کی تشکیل اور ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

4.3.1۔ کمیونٹی میں ابلاغ کی اہمیت

کسی بھی کمیونٹی میں ابلاغ (Communication) کسی بھی کمیونٹی کی ترقی اور شمولیت کے عمل کا بنیادی جزو ہے۔ اگر لوگ آپ کی بات نہ سنیں، سمجھیں یا اس سے جُڑ نہ سکیں، تو آپ کا منصوبہ ناکام ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی کمیونٹی میں بچوں کی ویکسینیشن کی مہم چلائی جاتی ہے۔ اگر مقامی خواتین کو اس مہم کی اہمیت ان کی مقامی زبان میں اگر نہیں دی جاتی تو وہ اس مہم کی اہمیت سے آگاہ نہیں ہو سکتی جس کی وجہ سے ویکسینیشن مہم ناکام ہو سکتی ہے ۔ اگر مقامی زبان، خواتین ہی کی زبان، اور آسان الفاظ میں سمجھایا جائے تو شمولیت کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔

4.3.2 ۔ مؤثر ابلاغی حکمتِ عملی کی اہمیت

کمیونٹی کی پائیدار ترقی کے لیے موثر ابلاغی حکمت عملیوں کی اہمیت ناگزیر ہے۔ ذیل میں کچھ نکات بیان کیے جا رہے ہیں۔ جس سے آپ کو کمیونٹی موبلائزیشن میں موثر ابلاغ (Communication) کی حکمت عملیوں کی اہمیت سے اگاہی حاصل ہو گی:

4.3.3۔ اعتماد قائم کرنا

اگر مقامی زبان میں پیغام پہنچایا جائے تو کمیونٹی میں اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ اور پیغام بھی موثر انداز میں لوگوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی کمیونٹی میں پینے کے صاف پانی کی مہم چلائی جاتی ہے۔ لیکن اگر پہلے مقامی مسجد کے امام صاحب سے ملاقات کی جائے تو اس کے ذریعے پیغام موثر انداز میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ جس سے لوگوں کا مثبت رد عمل سامنے آئے گا اور پینے کے صاف پانی کی مہم بھی کامیاب ہو جائے گی۔

4.3.4۔ معلومات کا درست بہاؤ

کمیو نٹی موبلائزر جب لوگوں کے ساتھ بات چیت کریں تو ابہام یا غلط فہمیوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ پیغام کا واضح, درست اور بروقت ہونا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر اگر اپ کہتے ہیں" جلدی علاج کروائیں "تو یہ پیغام مبہم ہو سکتا ہے اس کی بر عکس یہ کہنا بہتر ہو گا" اگر بچے کو تین دن سے بخار ہے تو قریبی ہیلتھ سینٹر پر جائیں۔ لہذا معلومات کا درست بہاؤ ابلاغ کی حکمت عملیوں میں سب سے بہترین حکمت عملی ہے.

4.3.5۔ شراکت داری کا فروغ

ابلاغ کی موثر حکمت عملی میں افراد کو فیصلہ سازی میں شریک کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسے دی جا سکتی ہے کہ کسی کمیو نٹی میں تعلیم سے متعلق مہم میں مقامی والدین کی کمیٹی بنائی جائے۔ جس میں بچوں کو سکولوں میں داخلے کے حوالے سے ان کو شریک کیا جائے۔ تا کہ وہ ہر فیصلے سے اگاہ ہوں اور اپنے بچوں کا داخلہ سکول میں ممکن بنا سکیں.

4.4۔ مؤثر ابلاغ کی بنیادی خصوصیات

1. سادہ اور قابل فہم زبان

کمیو نٹی موبلائزر کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں سے بات کرتے ہوئے اپنا پیغام سادہ قابل فہم زبان میں دے۔ پیغام ایسا جو ہر فرد چاہے وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ، سب کے لیے سمجھنا آسان ہو.

2. دو طرفہ ابلاغ

یک طرفہ ابلاغ سے ممکنہ پرہیز کرنا چاہیے۔ کمیو نٹی کو بولنے, سوال کرنے اور اپنی رائے دینے کا بھرپور موقع دینا بھی بہت ضروری ہے۔ لہذا دو طرفہ ابلاغ کی بدولت ہی کمیو نٹی کے افراد کا نقطہ نظر جانا جا سکتا ہے۔ جس سے مسائل کی نشاندہی بروقت ہو سکتی ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ کمیو نٹی موبلائزر لوگوں سے ان کی مقامی زبان میں بات کریں۔ تا کہ لوگ نہ صرف ان کی بات کو سمجھ سکیں, بلکہ ان کو اپنا نقطہ نظر بھی سمجھا سکیں.

3. ثقافتی حساسیت

کمیونٹی میں چونکہ مختلف ثقافت سے تعلق رکھنے والے افراد موجود ہوتے ہیں۔ لہذا ابلاغ کرتے وقت ان کی زبان، مذہب، روایات، اور اقدار کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ ثقافتی حساسیت ہی ہے جس کی وجہ سے دو طرفہ ابلاغ اپنایا جاسکتا ہے اور لوگوں کی افکار کو احترام دیا جاسکتا ہے۔ مثلاً اگر کسی قدامت پسند علاقے میں خواتین کے لیے پیغام رسانی مرد سوشل ورکرز کریں تو اس کا رد عمل بہت منفی بھی ہوسکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر مقامی خواتین ورکر سے کام لیا جائے تو پیغام موثر طور پر پہنچایا جاسکتا ہے اور رد عمل بھی مثبت ہوسکتا ہے۔

4. غیر زبانی اشارے (Body Language)

لوگوں کو موبلائز کرنے کے لیے موبلائزر کی باڈی لینگویج یا غیر زبانی اشارے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ جن میں موبلائزر کے چہرے کے تاثرات، جسمانی حرکات اور اندازِ گفتگو وغیرہ شامل ہیں۔ غیر زبانی اشارے پیغام کے اثر کو بڑھا یا کم کر سکتے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ غیر زبانی اشارے موثر انداز میں استعمال کیے جائیں۔ مثلا مسکرانا، آنکھ سے آنکھ ملا کر بات کرنا اور مثبت انداز اپنانا لوگوں میں اپنائیت پیدا کرتا ہے۔

سرگرمی نمبر 7

طلباء ابلاغ کی حکمت عملیوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایک چارٹ تیار کریں۔ جس میں اپنے علاقے کے کسی ایک مسئلے کی نشاندہی کریں اور ابلاغ کی حکمت عملیوں پر امادہ کرنے کے طریقوں کو لکھیں.

4.5 ابلاغی حکمت عملی تیار کرنے کے مراحل

1. سامعین کی شناخت

موثر ابلاغ حکمت عملی تیار کرنے کا پہلا معاملہ سامعین کی شناخت ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ کمیونٹی کے افراد کی عمر، جنس، تعلیم، دلچسپیاں، اور معلوماتی ذرائع کا پتہ ہو۔ اس لیے ابلاغی حکمت عملی ان تمام معلومات پر منحصر کر کے بنائی اور استعمال کی جائے.

2. پیغام کی تیاری

کمیونٹی کے لوگوں کے لیے پیغام ترتیب دیتے ہوئے میں یہ ضروری ہے کہ پیغام نہ صرف چھوٹا ہو بلکہ با مقصد بھی ہو۔ اس کے علاوہ جذباتی اپیل کے ساتھ پیغام کا ہونا بھی ضروری ہے۔ مثلا تعلیم کی اہمیت پر اگر بہت بڑی تقریر کی جائے تو افراد اس کو سمجھنے سے نہ صرف قاصر رہیں گے بلکہ وہ یکسانیت کا شکار بھی ہو جائیں گے۔ اس کے برعکس چھوٹے سے عنوان "تعلیم وقت کا ضیاع نہیں، مستقبل کی ضمانت ہے" پر مبنی اگر چھوٹے چھوٹے پوسٹرز گلی کوچوں میں آویزاں کر دیے جائیں, تو لوگ نہ صرف اس کے مقصد کو سمجھ سکیں گے بلکہ اس پر عمل درامد بھی کریں گے.

3. ذریعۂ ابلاغ کا انتخاب

کمیونٹی کے لوگوں کو پیغام موثر طور پر پہنچانے کے لیے ذرائع ابلاغ کا انتخاب بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ بہترین ذریعہ ابلاغ چنا جائے۔ مثلا ریڈیو, لاؤڈ سپیکر, ویڈیو کلپس, ایس ایم ایس, یا وٹس ایپ گروپس وغیرہ۔ اس کے علاوہ مذہبی اجتماعات میں لاؤڈ سپیکرز کے ذریعے بھی پیغام کو زیادہ لوگوں تک باسانی پہنچایا جا سکتا ہے۔ لہذا پیغام پہنچانے کے لیے ذریعہ ابلاغ سیاق وسباق کے مطابق چننا نہایت ضروری ہے.

4. شمولیت کی حکمت عملی

کمیونٹی موبلائزر کو ذہن نشین کرنا چاہیے کہ لوگوں کو محض سامعین نہ بنائیں ,انہیں حق رائے دہی بھی دیں۔ لوگوں کو تجاویز دینے کا موقع دیا جائے اور فیصلہ سازی میں ان کو شامل کیا جائے۔ مثلاً اگر کمیونٹی میں صفائی مہم کا اغاز مقصود ہو تو لوگوں سے پوچھنا چاہیے کہ ہم صفائی مہم کا آغاز کرنا چاہتے ہیں اپ کے خیال میں یہ مہم کہاں سے شروع کی جائے۔ اس سلسلے میں لوگ اپنے مفید ارا سے کمیونٹی موبیلائزر کو آگاہ کریں گے۔ جس نے ان کی شمولیت بھی ہو جائے گی.

5. نگرانی اور جائزہ

لوگوں کے ساتھ مشاورت اور ابلاغ کے بعد یہ دیکھنا نہایت ضروری ہے کہ پیغام کس حد تک سمجھا گیا اور اس پر کس حد تک عمل ہوا۔ اس کے لیے نگرانی اور جائزہ بہت اہم ہیں۔ مثلاً صفائی مہم کے ایک ہفتہ بعد کمیونٹی سے

پوچھا جائے کہ کتنے گھروں نے صفائی مہم میں حصہ لیا؟ اور اپنے گھروں کا کوڑا مقرر کردہ کوڑے دانوں میں ڈالا؟ ایسا کرنے سے منصوبے کے حاصل کردہ اہداف کا اندازہ بخوبی ہو جائے گا.

سرگرمی نمبر8

کلاس میں طلبہ سے صفائی کی اہمیت پر ایک رول پلے کروایا جائے جس میں ایک طالب علم سوشل ورکر بنے گا۔ یہ طالب علم موثر ابلاغ کی حکمت عملیوں کو استعمال کرے گا۔باقی کلاس مقامی کمیونٹی کے لوگ بنیں گے۔کردار ادا کرنے کے بعد سب طلبہ سے پوچھا جائے کہ کس بات نے ان پر سب سے زیادہ اچھا اثر ڈالا؟

سرگرمی نمبر9

عزیز طلبہ اپ اپنی کلاس کے لیے ایک پوسٹر تیار کریں جس میں " صفائی نصف ایمان " کے موضوع پر تصاویر بنائیں اور ابلاغ کی حکمت عملیوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے پیغام لکھیں.

خود آزمائی نمبر1

1. کمیونٹی کی صلاحیت سازی سے کیا مراد ہے؟ کمیونٹی کی صلاحیت سازی کا مقصد اور اہمیت تفصیل سے بیان کریں.
2. کمیونٹی میں وسائل تک رسائی حاصل کرنے سے کمیونٹی کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟ نیز کمیونٹی میں موجود صلاحیتوں کا بہترین استعمال کرنے کے لیے کون کون سے ذرائع استعمال کیے جاسکتے ہیں؟ تفصیلی بحث کریں.
3. کمیونٹی کی صلاحیت سازی سے شہری کمیونٹیز کے لیے ضروری ہے یا دیہی کمیونٹیز کے لیے بھی یہ اتنی ہی ضروری ہے؟ اپنی رائے کا اظہار مثالوں کے ساتھ دیں.
4. اپنی کمیونٹی کے حوالے سے کوئی ایک ایسا مسئلہ منتخب کریں جو کہ حل طلب ہے۔اس کے حل کے لیے اپ کیا تجاویز دیں گے؟
5. کمیونٹی کی صلاحیت سازی کے چیدہ چیدہ فوائد اپنے الفاظ میں بیان کریں.

خود آزمائی نمبر2

1. اپ کے خیال میں کمیونٹی کو متحرک کرنے کے لیے کمیونٹی موبیلائزرز کو سب سے اہم چیلنج کون سادر پیش ہوتا ہے؟اس چیلنج کو کس طرح حل کیاجا سکتاہے؟وضاحت کریں.
2. اپ کی رائے میں کمیونٹی کو متحرک کرنے کے لیے کون سے مراحل کی ضرورت پیش اتی ہے؟تفصیلی وضاحت کریں۔
3. کمیونٹی کو متحرک کرنے کی اہمیت پر نوٹ لکھیں.
4. متحرک سازی کے اہم مراحل کون سے ہیں؟ہر ایک کو تفصیلی بیان کریں.
5. کمیونٹی موبیلائزیشن کے لیے موبلائزر کے لیے موثر بات چیت کرنے کے لیے کون سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے؟بحث کریں.

خود آزمائی نمبر3

1. مؤثر ابلاغ کیوں ضروری ہے؟مثالیں دے کر واضح کریں.
2. ابلاغی حکمت عملی تیار کرنے کے کتنے مراحل ہیں؟ہر ایک مرحلے پر تفصیلی بحث کریں.
3. ایک مؤثر کمیونٹی پیغام کی تین خصوصیات بیان کریں۔ اگر اپ کو کمیونٹی موبلائزر کے طور پر کمیونٹی میں بھیجا جائے تو اپ لوگوں تک اپنا پیغام کس طرح پہنچائیں گے.
4. آپ کی کمیونٹی میں کون سا ذریعہ سب سے مؤثر ہو سکتاہے؟کیوں؟

یونٹ نمبر 5

کمیونٹی آرگنائزیشن اور ایڈووکیسی کی تکنیکیں

تحریر: ڈاکٹر نائلہ نصیر
نظر ثانی: ڈاکٹر طاہرہ بی بی

یونٹ کا تعارف

انسانی زندگی میں معاشرہ بہت اہمیت رکھتا ہے. یہاں ہر فرد آپنے خاندان یا علاقے کا ایک اہم رکن ہوتا ہے. کمیونٹی اور ایڈووکیسی دو ایسے سماجی عمل ہیں جو کسی بھی معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے بہت اہم تصور کیے جاتے ہیں. اس یونٹ میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ ان دونوں موضوعات پر سادہ اور مفصل تفصیل پیش کی جائے، تاکہ لٹریسی کے طلباء میں ان تصورات کو بہتر انداز میں سمجھنے اور عملی زندگیوں میں استعمال کرنے کی استعداد پیدا ہو سکے. کمیونٹی کے مختلف کاموں کو آسان بنانے کے لیے کمیونٹی آرگنائزیشن میں ایڈووکیسی کے مختلف طریقے آپنائے جاتے ہیں. جس سے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کا عمل تیز ہوتا ہے. جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کمیونٹی آرگنائزیشن ایک ایسا عمل ہے جس میں کمیونٹی کے تمام افراد کو ایک ساتھ مل کر نہ صرف آپنی مشکلات کو سمجھتے ہیں بلکہ آپنے موجودہ وسائل کا جائزہ لے کر آپنے مسائل کا ممکنہ حل بھی تلاش کرتے ہیں. ایسا کرنے سے کمیونٹی کے اندر نہ صرف اتحاد پیدا ہوتا ہے بلکہ وہ تعاون کی فضامیں رہتے ہوئے ایک دوسرے سے یکجہتی کا اظہار بھی کرتے ہیں.

ایڈووکیسی کا مطلب یہ ہے کہ کمیونٹی کے حقوق اور ضروریات کو مختلف این جی اوز، حکومتی اداروں، قانون سازی کے اداروں، اور عوام تک اس طریقے سے پہنچایا جائے کہ وہ نہ صرف مسائل کو سمجھ سکیں بلکہ ان کا ممکنہ بہترین سدباب بھی تلاش کر سکیں. ایڈووکیسی کے لیے مختلف قسم کی مہمات کا استعمال کیا جاتا ہے. جس میں تحریری مہمات، میڈیا کی مہمات، اور قانون سازی کے ذریعے مسائل کے لیے آواز اٹھانا وغیرہ شامل ہے.

جیسا کہ کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کا مطلب ہی کمیونٹی کی زندگی میں بہتری لانا ہے، لہذا کسی بھی کمیونٹی میں صحت، تعلیم، صفائی پانی، بجلی، اور روزگار کے مختلف مسائل موجود ہوتے ہیں اور لوگ ان کو بہتر طور پر حل کر کے بہترین زندگی گزارنے کے خواہشمند بھی ہوتے ہیں. کمیونٹی ڈیویلپمنٹ میں کمیونٹی کو بہتر طور پہ آرگنائز کر کے ایڈووکیسی کی مختلف تکنیکیں استعمال کرنے سے لوگوں میں شعور اور بیداری پیدا ہوتی ہے. اور وہ آپنے مسائل کو مل کر حل کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں . اس لیے لوگوں کو خود مختار بنانے میں کمیونٹی آرگنائزیشن اور ایڈووکیسی کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔

عزیز طلبہ !اس یونٹ میں یہ کاوش کی گئی ہے کہ آپ نہ صرف کمیونٹی آرگنائزیشن کے تصور کو سمجھ سکیں، بلکہ کمیونٹی ایڈووکیسی کی مختلف تکنیکوں کو عملی زندگی میں استعمال بھی کر سکیں۔

یونٹ کے مقاصد

عزیز طلبہ اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. کمیونٹی آگنائزیشن اور ایڈووکیسی کے تصور کو سمجھ سکیں.
2. کمیونٹی آرگنائزیشن اور ایڈووکیسی کے درمیان فرق بیان کر سکیں.
3. کمیونٹی ڈیویلپمنٹ اور آرگنائزیشن میں ایڈووکیسی کی مختلف تکنیکوں کو نہ صرف سمجھ سکیں بلکہ ان کا بہترین استعمال بھی کر سکیں.

5.1 کمیونٹی آرگنائزیشن اور ایڈووکیسی

5.1.1 کمیونٹی آرگنائزیشن کا مفہوم:

کمیونٹی آرگنائزیشن سے مراد ایک ایسا منظم عمل ہے جس کے ذریعے لوگ آپنے اردگرد کے مسائل کو پہچان کر مجموعی طور پر ان کو حل کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں. منصوبہ بندی کے مرحلے سے لے کر منصوبے کے اختتام تک عوام کی شمولیت، قیادت اور مثبت عمل شامل رہتا ہے. کمیونٹی آرگنائزیشن کے ذریعے سے ہی کسی کمیونٹی کی بھلائی اور فلاح و بہبود کے کاموں کو تیز کیا جاتا ہے. جب کمیونٹی کے تمام آراکین آپنے مسائل کو یکجا طور پر شناخت کرتے ہیں اور ان کے حل کے لیے اکٹھے ہو کر کاوشیں کرتے ہیں تو ایسا کرنے سے کمیونٹی میں بہتری آتی ہے. کمیونٹی آرگنائزیشن کے بنیادی اصول درج ذیل ہیں:

- **اصول شمولیت:** اس سے مراد یہ ہے کہ کمیونٹی میں موجود تمام آراکین کو منصوبہ بندی سے لے کر تفویض کاری اور اختتام تک شامل کیا جائے، اور ان کی رائے کا احترام بھی کیا جائے.
- **اصول اتحاد:** کمیونٹی کو کسی خاص مقصد کے لیے آرگنائز کرنا تاکہ تمام آراکین یکجا ہو کر آپنے مسائل کی شناخت کریں اور ان کے حل کے لیے کاوشیں کر کریں.
- **اصول قیادت:** اس سے مراد یہ ہے کہ مقامی افراد کسی بھی کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے منصوبے کی قیادت خود کریں. مقامی افراد کی رہنمائی سے ہی منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے. ایسا کرنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ مقامی لوگوں کو آپنے مسائل اور وسائل کا بہتر طور پر اندازہ ہوتا ہے، اور وہ آپنے مسائل کو حل کرنے کے لیے کمیونٹی کے بااثر افراد سے رابطے بھی کر سکتے ہیں.
- **اصول منصوبہ بندی:** اس اصول کے مطابق کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کا کوئی بھی پراجیکٹ ترتیب اور حکمت عملیوں سے خالی نہیں ہونا چاہیے. پروجیکٹ کی موثر منصوبہ بندی کی جائے اور اس میں ایسی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں جن کے ذریعے سے کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے پروجیکٹ کو پایا تکمیل تک پہنچایا جائے.
- **اصول عمل:** اس سے مراد عملی اقدامات لینا ہے. کوئی بھی منصوبہ اس وقت تک پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اس کے حل کے لیے عملی طور پر قدم نہ اٹھائے جائیں. لہذا کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے پراجیکٹ میں اصول عمل سب سے اہم جز ہے جس کے بغیر منصوبہ صرف کاغذی کاروائی ہی رہ جاتا ہے.

5.1.2 ایڈووکیسی کا مفہوم

ایڈووکیسی سے مراد یہ ہے کہ کمیونٹی میں موجود افراد آپنے حقوق، ضروریات یا مفادات کے تحفظ یا حصول کے لیے آواز اٹھاتے رہیں. جب افراد مل کر آپنے حقوق کے تحفظ کے لیے آواز اٹھاتے ہیں تو قانون ساز، پالیسی ساز اور سماجی اداروں کے رویوں میں تبدیلی لانا ممکن ہو جاتا ہے. ایڈووکسی کی اہمیت اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ آپنے حقوق کا تحفظ کیا جائے. اس کے ذریعے انصاف وعدل کی فضا بھی معاشرے میں قائم کی جاتی ہے. جس کے ذریعے قانون کا نفاذ سب کے لیے یکساں بنایا جاتا ہے. ایڈووکیسی کے ذریعے لوگوں میں ان کے حقوق کے حوالے سے شعور بھی بیدار کیا جاتا ہے. تاکہ افراد آپنے حقوق کو نہ صرف پہچانیں، بلکہ ان کے حصول کے لیے مثبت کوششیں بھی کریں. کمیونٹی کے افراد جب ایڈووکیسی میں حصہ لیتے ہیں تو ایک طرح سے وہ قانون سازی میں حصہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، جس کے ذریعے ان کی کمیونٹی میں بہتری آتی ہے اور ان کے حقوق ومفادات کا حصول اور تحفظ یقینی بنایا جا سکتا ہے.

5.1.3 کمیونٹی آرگنائزیشن اور ایڈووکیسی میں فرق

	کمیونٹی آرگنائزیشن	ایڈووکیسی
مقصد	کمیونٹی آرگنائزیشن کا مقصد کمیونٹی کے لوگوں کی توجہ کسی خاص مسئلے کی طرف دلانا اور انہیں اس کے حل کے لیے منظم کرنا ہے	ایڈووکیسی کا مقصد لوگوں کو آپنے حق کے لیے آواز اٹھانے کی اگاہی دینا ہے.
طریقہ کار	کمیونٹی آرگنائزیشن کا طریقہ کار گروہی منصوبہ بندی کرنا اور لوگوں کو اس منصوبے میں شامل کرنا ہے	ایڈووکیسی کا مطلب کسی خاص مسئلے کی طرف آگہی پیدا کرنا اور بااثر اداروں پر اس مسئلے کے حل کے لیے دباؤ ڈالنا ہے.
دائرہ کار	کمیونٹی آرگنائزیشن کا دائرہ کار کسی مخصوص کمیونٹی کی مقامی یا علاقائی سطح تک رہتا ہے.	ایڈووکیسی کا دائرہ کار نہ صرف مقامی سطح تک رہتا ہے، بلکہ اس کمیونٹی سے باہر قومی یا بین الاقوامی سطح تک بھی پہنچ جاتا ہے. یہ اس لیے ہوتا ہے کیونکہ ایڈووکیسی مہم کے لیے اکثر میڈیا کا استعمال کیا جاتا ہے.

سرگرمیاں	کمیونٹی آرگنائزیشن میں لوگوں کو متحد کرنے کے لیے مختلف میٹنگز یا سروے کے ذریعے پلاننگ کی جاتی ہے.	ایڈووکیسی میں سوشل میڈیا کا استعمال کیا جاتا ہے مقامی سطح پر ریلیاں نکالی جاتی ہیں، یا عدالت میں پٹیشن دائر کی جاتی ہے.	

5.1.4 کمیونٹی آرگنائزیشن کی تکنیکیں

کمیونٹی کو آرگنائز کرنے کے لیے درج ذیل طریقے استعمال کیے جاتے ہیں:

1. **کمیونٹی میپنگ یا کمیونٹی کا جائزہ:** یہ وہ طریقہ ہے جس میں کمیونٹی میں موجود وسائل کی شناخت کی جاتی ہے اور رہنماؤں کی مدد سے مسائل کو حل کرنے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ کمیونٹی میپنگ کے ذریعے کیا جاتا ہے.
2. **سننے کے اجلاس یا لسننگ سیشنز:** کمیونٹی آرگنائزیشن میں جب لوگوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے تو اس میں لوگوں کے مسائل سنے جاتے ہیں. لوگوں کی کسی خاص مسئلے کے حل کے لیے تجاویز سنی جاتی ہیں. اور ان کے بتائے ہوئے مسائل کو سمجھا جاتا ہے. سننے کے اجلاس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں مقامی لوگوں کی آرا شامل ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے مسئلے کو بہتر طور پر حل کرنے میں مدد ملتی ہے.
3. **رکن سازی:** اس طریقے میں کمیونٹی میں موجود ان افراد کی نشاندہی کی جاتی ہے، جو کسی خاص مہارت یا اثر و رسوخ کے مالک ہوں ایسے لوگوں کو شامل کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے تاکہ کمیونٹی مضبوط ہو اور اس کے مسائل تمام افراد مل کر حل کریں.
4. **اتحاد سازی:** اس تکنیک کے ذریعے دوسرے گروپوں یا اداروں کے ساتھ مل کر کمیونٹی کے لوگ کام کرتے ہیں. تاکہ دوسرے لوگوں کی مہارتوں اور علم سے فائدہ اٹھایا جائے اور مسائل کا سدباب بہتر طور پر کیا جائے.
5. **تربیت یا ٹریننگ:** مختلف قسم کے ٹریننگ کیمپس مقامی سطح پر قائم کیے جاتے ہیں. جس کا مقصد کمیونٹی کے افراد کو نئے ہنر اور معلومات دینا ہوتا ہے. ایسا کرنے سے کمیونٹی کے افراد نے ہنر سیکھتے ہیں اور آپنے مسائل کو مقامی سطح پر حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں.
6. **براہ راست کاروائی یا ڈائریکٹ ایکشن:** کمیونٹی کو آرگنائز کرنے کی ایک اہم تکنیک احتجاج یا دیگر عوامی سرگرمیاں وغیرہ ہیں. اس طرح کی عوامی میٹنگز کے ذریعے کسی خاص مسئلے کی طرف جو کہ فوری حل طلب ہو عوام الناس کی توجہ دلائی جاتی ہے اور اس مسئلے کے حل کے لیے مجموعی کاوشیں کی جاتی ہیں .

سرگرمی نمبر1

آپ کا سکول بھی ایک کمیونٹی ہے. آپ کی کمیونٹی میں طلبہ کی غیر حاضری کے مسائل ہیں. ان مسائل کو حل کرنے کے لیے طلبہ کی کمیونٹی کی آرگنائزیشن کے لیے مختلف تکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے ایک چھوٹی سی رپورٹ بنائیں اور کلاس میں پیش کریں.

5.1.5 ایڈووکیسی کی اقسام

1. **براہ راست ایڈووکیسی:** جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ اس طرح کی ایڈووکیسی میں کسی خاص ادارے کے ساتھ ڈائریکٹ رابطہ کیا جاتا ہے. جس کی بدولت مسائل کی طرف توجہ مبذول کروائی جاتی ہے. اس طرح کی ایڈووکیسی میں پالیسی سازوں سے ملاقات، حکومتی قانون نافذ کرنے والے اداروں سے رابطے یا عوامی مظاہرے وغیرہ شامل ہیں. اگر کوئی حکومتی قانون یا پالیسی کسی خاص کمیونٹی کے خلاف ہو یا اس سے ان کے حقوق کی پامالی ہو رہی ہو تو اس کمیونٹی کے افراد براہ راست ایڈووکیسی کے ذریعے قانونی یاداشتیں یا قرارداد جمع کرواسکتے ہیں. جس کے ذریعے آپنا موقف حکومتی اور قانونی اداروں تک بہتر انداز میں پہنچایا جاسکتا ہے.
2. **بالواسطہ ایڈووکیسی:** اس طرح کی ایڈووکیسی کو میڈیا ایڈووکیسی بھی کہا جاتا ہے. آج کل بالواسطہ ایڈووکیسی کا زیادہ رواج ہے. کسی بات کو پروموٹ کرنے کے لیے میڈیا کے ذریعے رائے عامہ لی جاتی ہے یا سوشل میڈیا کیمپینز کے ذریعے آپنا نقطہ نظر زیادہ لوگوں تک کم وقت میں پہنچایا جاسکتا ہے. میڈیا ایڈووکیسی میں جس بات کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے وہ پیغام کی درستگی ہے. اگر غلطی سے کوئی غلط پیغام سوشل میڈیا کیمپین کے ذریعے لوگوں تک پہنچ جائے, تو اس کے منفی اثرات بھی سامنے آسکتے ہیں. لہذا! کوئی بھی پیغام لوگوں تک پہنچانے سے پہلے ریسرچ رپورٹس اور مضامین کا مطالعہ کرنا بھی ضروری ہے. پیغام کی زبان سادہ ہو, اور کسی خاص مذہبی, ثقافتی یا لسانی فرقے کے تحفظات کے منافی نہ ہو.
3. **قانونی ایڈووکیسی :** بعض دفعہ کسی خاص کمیونٹی کے حقوق کے تحفظات کے لیے لوگوں کو عدالتوں میں آپنی بات پہنچانا ضروری ہو جاتا ہے. مثلاً بہت سی ہاؤسنگ سوسائٹیز میں سوئی گیس کے کنکشن کے مسائل درپیش ہیں. اس سلسلے میں عدالت سے رجوع کیا جاسکتا ہے. کچھ معاملات میں انسانی حقوق کے اداروں سے بھی قانونی طور پر رجوع کیا جاتا ہے. بعض اوقات کسی خاص قانون میں تبدیلی کے لیے بھی مہم چلائی جاتی ہے۔

سرگرمی نمبر2

خیال کریں کہ کسی کمیونٹی میں پانی اور صحت کے درینہ مسائل ہیں ان کے حل کے لیے ایڈووکیسی گروپس کی ضرورت ہے۔ لہذا! آپنی کلاس کو تین گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ ایڈوکسی کی مختلف اقسام پر آپناڈرامہ پیش کرے گا۔

5.1.6 کمیونٹی ایڈووکیسی کی تکنیکیں

عزیز طلبہ! کمیونٹی ایڈووکیسی کی موثر تکنیکوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. **دستخطی طریقہ کی تکنیک:** اس طریقے کے ذریعے لوگوں کی حمایت کے لیے ان کے سائن جمع کیے جاتے ہیں۔ جس کے ذریعے کسی خاص مسئلے میں لوگوں کا اتحاد ظاہر ہوتا ہے۔
2. **خط وکتابت کی تکنیک:** اس تکنیک کے ذریعے کمیونٹی کے لوگ میڈیا کو یا حکومتی افسران کو آپنے مسئلے کے متعلق خط لکھتے ہیں۔ تاکہ ان کا مسئلہ درست جگہ پر رپورٹ ہو جائے۔
3. **احتجاجی مظاہروں کی تکنیک:** بعض اوقات جب معاملات خط وکتابت یا گفت وشنید سے حل نہیں ہوتے، تو عوام اجتماعات اور ریلیاں نکالتی ہے۔ جس کا مقصد سوشل میڈیا کے ذریعے لوگوں کے تحفظات متعلقہ افسران تک پہنچانا ہوتا ہے۔
4. **میڈیا سے رابطہ کاری کی تکنیک:** اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ کمیونٹی کے لوگ سوشل میڈیا کا استعمال بخوبی جانتے ہیں۔ آپنے مسائل کی نشاندہی اخبارات، ٹی وی چینلز پر ویڈیو کلپس یا ویڈیو پیغامات کے ذریعے کروائی جاتی ہے۔ ایسا کرنے سے متعلقہ ادارے ان مسائل سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور لوگوں کے مسائل حل ہونے میں مدد ملتی ہے۔
5. **کمیونٹی میپنگ کی تکنیک:** کمیونٹی کے بااثر افراد یا لیڈرشپ مقامی وسائل مسائل اور اداروں کا نقشہ بناتے ہیں۔ تاکہ موجودہ مسائل کو وسائل کے ذریعے حل کرنے کی حکمت عملیاں ترتیب دی جائیں۔ اور متعلقہ مسائل کے حل کے لیے متعلقہ اداروں سے رابطہ کیا جائے۔
6. **اسٹیک ہولڈرز کے تجزیہ کی تکنیک:** کمیونٹی کے افراد بااثر اداروں کی شناخت کرتے ہیں اور ان کے کاموں کا تجزیہ کرتے ہیں۔ جس سے ان کے ممکنہ کردار کی نشاندہی کرنا ممکن ہو جاتی ہے۔ وہ سٹیک ہولڈرز جن کا زیادہ

مثبت کردار ہوتا ہے انہیں مسائل کے حل میں دوبارہ لیڈرشپ کا موقع دیا جاتا ہے.

7. **آگاہی مہمات کی تکنیک:** اس کے ذریعے مختلف قسم کے بینرز، ریلیز، پروگرامز کا انعقاد کیا جاتا ہے تا کہ زیادہ لوگوں میں شعور اجاگر ہو اور وہ آپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانے کے قابل ہو جائیں.

8. **پریشر گروپس کی تکنیک:** یہ نہایت اہم تکنیک ہے. جس میں بااثر گروپ بنا کر متعلقہ اداروں پر مسائل کے حل کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے. یہ پریشر گروپس کمیونٹی کے مسائل کو نہ صرف سمجھتے ہیں بلکہ ان کو حل کرنے کے لیے دباؤ ڈالنا بھی جانتے ہیں.

9. **ان لائن مہمات کی تکنیک:** آج کل سوشل میڈیا پر تحریک چلانا بہت آسان ہے. میڈیا کا مثبت استعمال کرنے سے پیغام نہ صرف جلدی پھیل جاتا ہے. بلکہ مختلف سٹیک ہولڈرز اس کے حل کے لیے ہر ممکنہ کوشش بھی کرتے ہیں.

سرگرمی نمبر3

آپنی کمیونٹی کے کسی خاص مسئلے کی نشاندہی کریں جس کے لیے سواٹ اہداف (SWOT analysis) بنائیں اور درج ذیل نکات واضح کریں:

- Strengths
- Weaknesses
- Opportunities
- Threats

5.2۔ ایڈووکیسی مہمات تیار کرنا

عزیز طلباء! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ایڈووکیسی کا مقصد ایک منظم کوشش ہوتا ہے. جس کے ذریعے معاشرتی, سیاسی یا قانونی تبدیلیوں کے لیے مختلف سطح پر اداروں یا عوام کی رائے کو متاثر کرنا ہوتا ہے. یہ مہم کسی مخصوص مسئلے پر عوامی یا سرکاری توجہ مرکوز کر کے مطلوبہ اہداف حاصل کرنے کے لیے چلائی جاتی ہے. اس کا مقصد کسی خاص مسئلے کا حل ہوتا ہے. اس لیے ایڈووکیسی مہم تیار کرنے کا ایک مکمل طریقہ کار تشکیل دیا جاتا ہے. جس کے ذریعے ایک کامیاب ایڈووکیسی مہم چلائی جانا ممکن ہے .

5.2.1 ایڈووکیسی مہم کے بنیادی مراحل

1. مسئلہ کی شناخت (Identify the Issue)

چونکہ ایڈووکیسی مہم کا مقصد مسئلے کا حل ہوتا ہے. لہذا وہ افراد جو ایڈووکیسی مہم کا حصہ بنتے ہیں. انہیں مسئلے کی شناخت ہو. انہیں یہ معلوم ہو کہ کیا واقعی مسئلہ حقیقی ہے. مسئلے کا اس کمیونٹی سے متعلق ہونا اور قابل حل ہونا بھی ضروری ہے. مثال کے طور پر آج کل پاکستان کی مختلف کمیونٹیز میں بچوں کی بنیادی تعلیم کا بہت فقدان ہے. یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے لیے کسی بھی کمیونٹی کے افراد مل کر ایڈووکیسی مہم چلا سکتے ہیں. اس کے بعد خواتین کے حقوق پر آتے ہیں. خواتین اکثر و بیشتر بنیادی ضروریات زندگی سے محروم رہنے والا طبقہ ہے. ان کے مسائل کے لیے آواز اٹھانے کے لیے بھی ایڈووکیسی مہم اکثر کمیونٹیز میں چلائی جاتی ہے. آج کل چونکہ ماحولیاتی آلودگی بہت اہم مسئلہ ہے لہذا اس پر ایڈووکیسی مہم کا ہونا بہت زیادہ ضروری ہے . غرض یہ کہ مسئلے کی شناخت ایڈووکیسی مہم کے بنیادی اجزاء میں سے پہلا مرحلہ ہے.

2. تحقیق اور ڈیٹا اکٹھا کرنا (Research & Data Collection)

ایڈووکیسی مہم کا دوسرا مرحلہ ریسرچ اور ڈیٹا اکٹھا کرنا ہے. اس کے لیے ضروری ہے کہ مسئلے کی نوعیت کا پتہ ہو . اس لیے مسئلے کا گہرائی سے مطالعہ کر لیا جائے, مسئلے کے ہر پہلو پر حقائق، اعداد و شمار، متاثرہ افراد کی آرا کے حوالے سے دستاویزی شواہد بھی جمع کر لیے جائیں, اس کے علاوہ متعلقہ قانون نافذ کرنے والے اداروں یا پالیسی ساز اداروں کی کارکردگی کا بھی جائزہ لے لیا جائے.

3. مقاصد کا تعین (Define Objectives)

مقاصد کا تعین ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے. اگر کوئی ایڈووکیسی مہم مقاصد کا تعین کیے بغیر چلائی جائے تو وہ بے کار ہے. کسی بھی مہم ساز کو پتہ ہونا چاہیے کہ اس ایڈووکیسی مہم سے کیا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں. اس مہم کا مقصد واضح، قابلِ پیمائش اور حقیقت پسندانہ ہونا چاہیے۔ مقاصد کا سمارٹ ہونا بہت ضروری ہے. جس کی وجہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم کس حد تک مقاصد حاصل کر سکتے ہیں. اور کس حد تک وہ حقیقت پر مبنی ہیں. مثال کے طور پر پبلک پارک کی بحالی ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں کسی کا مقصد لوگوں کو تفریح کے مواقع فراہم کرنا

ہوتا ہے. ایسے مسئلے کے لیے مقاصد عارضی اور دائمی بنیادوں پر لکھنے سے مسئلے پر زیادہ فوکس ہو کر کام کیا جا سکتا ہے.

4. ہدف گروپ کی شناخت(Identify Target Audience)

مسئلہ کوئی بھی ہو اس کا حدفی گروہ کسی خاص عمر یا ثقافت سے تعلق رکھتا ہو , حدفی گروہ کی شناخت بہت ضروری ہے. اس سلسلے میں ہمیں یہ طے کر لینا چاہیے کہ حدفی گروہ کی کیا خصوصیات ہیں. مثلا ان کی عمر, دلچسپیاں, شعبے, ثقافت, زبان اور مذہبی و لسانی خصوصیات وغیرہ.

5. پیغام سازی(Message Development)

اگلا مرحلہ وہ پیغام سازی کا ہے جو کہ نہایت اہم ہے. حتی الامکان یہ کوشش کرنی چاہیے کہ پیغام واضح، مؤثر اور جذباتی طور پر متاثر کن ہو. بہت لمبا پیغام بنانے سے لوگ بوریت کا شکار ہو جاتے ہیں. اس لیے پیغام مختصر, مگر سادہ ہونا ضروری ہے, آج کل مختلف زبانوں اور پلیٹ فارمز کے لیے پیغام مختلف انداز میں باسانی ڈھالا جا سکتا ہے,اس کے لیے مختلف زبانوں کے ترجمے بھی کیے جا سکتے ہیں تا کہ پیغام کی تفصیل ثقافتی و لسانی اعتبار سے مختلف حدفی گروہوں تک پہنچ سکے .

6. ذرائع ابلاغ اور حکمتِ عملی(Select Communication Channels)

پیغام کی موثر ترسیل کے لیے بہترین ذرائع ابلاغ اور حکمت عملیوں کا انتخاب نہایت ضروری ہے. آج کل سوشل میڈیا کا دور ہے جس میں فیس بک ٹویٹر اور انسٹاگرام جیسے پلیٹ فارمز کے ذریعے پیغام کو مختلف سامعین تک پہنچایا جا سکتا ہے. روایتی میڈیا میں ٹی وی، ریڈیو، اخبارات وغیرہ شامل ہیں. جن کا موثر انداز میں استعمال کیا جا سکتا ہے. عوامی تقریبات میں مختلف ذرائع ابلاغ جیسے ریلیاں, واک, پٹیشن یا جلسے وغیرہ کے ذریعے بھی پیغام کی ترسیل مناسب کی جا سکتی ہے. اس کے علاوہ پوسٹرز، بروشرز، یا ویڈیوز کا استعمال بھی ایڈووکیسی مہمات میں پیغام رسانی کے لیے اہم کردار ادا کرتے ہیں.

7. اتحادیوں کی تلاش(Build Alliances)

کسی بھی کمیونٹی میں کچھ افراد، تنظیمیں، یا ادارے ایسے ضرور ہوتے ہیں, جو کمیونٹی کے مشن سے متعلق اتفاق

رکھتے ہیں, ایسے افراد یا اداروں کے ساتھ اتحاد کرنے سے اگاہی مہمات کو زیادہ مضبوط اور باثر بنایا جاسکتا ہے,

8. عملی منصوبہ بندی(Action Plan)

ایڈووکیسی مہمات کا اگلا مرحلہ عملی منصوبہ بندی ہے. تمام معاملات طے کرنے کے بعد اب اس بات کا تعین کرنا ضروری ہے کہ کون سے وسائل استعمال کیے جائیں. ذمہ دار افراد کون سے ہوں. کس تاریخ کو کیا سرگرمی منعقد کی جائے. اور سرگرمی کا انعقاد کس جگہ پر کیا جائے. ان سب باتوں کے لیے عملی منصوبہ بندی کا چارٹ ترتیب دینا بہت ضروری ہے. تا کہ تمام افراد آپنے متعلقہ کاموں اور ذمہ داریوں سے آگاہ ہو جائیں. اور ان کاموں کو سرانجام دینے کے لیے متعلقہ وسائل کی رسائی ممکن بنائی جاسکے. اس کے علاوہ مقررہ تاریخ پر تمام افراد متعلقہ جگہ پر اکٹھے ہوں تا کہ منصوبے کو عملی جامہ پہنایا جاسکے.

9. فنڈنگ کا بندوبست(Fundraising)

کسی بھی ایڈووکیسی مہم کی کامیابی میں فنڈ ریزنگ یا مالیات ریڑ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں. کوئی بھی ایڈووکیسی مہم بغیر فنڈز کے کامیاب نہیں ہو سکتی لہذا اس بات کا تعین ضرور کیا جائے کہ ایڈووکیسی مہم مقامی عطیات کے ذریعے چلائی جائے یا کسی این جی او کی مدد طلب کی جائے گی. یا کوئی بزنس اسپانسرز کمیونٹی میں موجود ہیں جو ایڈووکیسی مہم میں مالی معاونت کرنے کے لیے تیار ہیں.

10. نگرانی اور جائزہ(Monitoring & Evaluation)

ایڈووکیسی مہمات کا آخری مرحلہ نگرانی اور جائزہ ہے. یہ مانیٹرنگ ہی ہے جس کے ذریعے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایڈووکیسی مہم آپنے مقاصد کی طرف بڑھ رہی ہے یا نہیں. اس سلسلے میں نگرانی اور جائزہ مستقل بنیادوں پر ہونا چاہیے. ایڈووکیسی مہم کے ذمہ دار افراد روزانہ یا ہفتہ وار میٹنگز کے ذریعے جائزہ لے سکتے ہیں. اس کے علاوہ کسی مہم کے اختتام پر اس کی کامیابی یا ناکامی کا تجزیہ بھی کیا جاسکتا ہے. مانیٹرنگ کرنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم نے کون سے اہداف حاصل کر لیے ہیں. اور کون سے ایسے عوامل ہیں جن کی وجہ سے اہداف حاصل نہیں ہو سکے. تا کہ مستقبل میں ان سے بچا جاسکے اور بہتری کے لیے کوششیں کی جاسکیں .

سرگرمی نمبر4

اج کل خواتین کی بنیادی تعلیم ایک اہم مسئلہ ہے. اس مسئلے کے سدباب کے لیے ایڈووکیسی مہم ترتیب دیں. اس سلسلے میں آپ اس یونٹ میں ایڈووکیسی مہمات پر دی گئی معلومات کی بنیاد پر ایک جامع ایڈووکیسی پلان تیار کریں. اور کلاس کے سامنے پیش کریں.

5.3۔ ایڈووکیسی مہمات ترتیب دینے کے اہم اقدامات

عزیز طلباء! درج ذیل نکات میں ایڈووکیسی مہمات کو ترتیب دینے کے اہم اقدامات کی وضاحت کی گئی ہے:

- کسی بھی ایڈووکیسی مہم کو ترتیب دینے میں سب سے پہلا اقدام مسئلے کی شناخت ہوتا ہے. اس سلسلے میں اس بات کا تعین کیا جائے کہ مسئلہ حقیقی ہو اور اس سے واقعی عوام متاثر ہو رہے ہوں. مسئلہ ایسا ہو جس کا کوئی حل بھی ممکن ہو. اور اس کا حل ایڈووکیسی مہم چلانے والے لوگوں کے دائرہ اختیار میں بھی اتا ہو.
- ایڈووکیسی مہمات میں مسئلے کی مکمل تحقیقات کرنا: اس سلسلے میں مسئلے کی شدت واضح ہونی چاہیے اور مسئلے کے حل کے لیے ایڈووکیسی مہمات کے ذمہ دار افراد کے پاس مضبوط دلائل ہوں. جس سے ایڈووکیسی مہم کی ساکھ بنے.
- اگلا قدم مقاصد کا تعین ہے. مقاصد مخصوص ہوں اور ان کا حصول بھی ممکن ہو . حقیقت پسندانہ مقاصد ہی ایڈووکیسی مہم کی کامیابی کی ضمانت ہیں.
- اس کے بعد حدفی گروہوں کی خصوصیات کا تعین ہے. جس میں ان کی عمر اور مخصوص ثقافتی یا لسانی تفریق کی نشاندہی اہم ہے.
- ایڈووکیسی مہم کو زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لیے موثر ذرائع ابلاغ کا انتخاب نہایت ضروری ہے. اس کے لیے ان لائن پلیٹ فارمز اور روایتی ذرائع ابلاغ کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے.
- ایڈووکیسی مہم کو کامیاب کرنے کے لیے حمایتی اداروں افراد یا کمیونٹیز کو آپنی مہم میں شامل کرنے سے ایڈووکیسی مہم کے دیرپا اور جلد اثرات مرتب ہوتے ہیں. اس لیے ایسے ادارے یا افراد جن کے مقاصد ایڈووکیسی مہم کے ساتھ ملتے ہوں ان کے ساتھ اتحاد کرنے سے مسائل جلدی حل ہو جاتے ہیں.

- ایڈووکیسی مہم کے لیے جامع ایکشن پلان یا منصوبہ بندی تیار کرنا بہت ضروری ہے. جس میں درکار وسائل, ذمہ دار افراد اور سر گرمی کے انعقاد کی جگہ کا تعین بہت ضروری ہے.
- مانیٹرنگ اور ایویلویشن ایک ایسا عمل ہے جس سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ مہم کے دوران اور بعد میں کتنے لوگ شامل ہوئے, کتنے ہدف حاصل ہوئے, اور مہم کے پیغامات موثر طریقے سے لوگوں تک پہنچے یا نہیں. اس کے علاوہ نگرانی اور جائزہ کے ذریعے مستقبل میں انے والے چیلنجز کے لیے بھی بہترین منصوبہ تیار کیا جاسکتا ہے.

سر گرمی نمبر 5

عزیز طلباء نیچے دیے گئے خاکے کے مطابق صفائی کے مسئلے پر آپنی ایڈووکیسی مہم کی فہرست بنائیں:

- مسئلہ ____________________
- ہدفی گروپ ____________________
- پیغام ____________________
- طریقہ کار ____________________
- متوقع نتیجہ ____________________

5.4۔ کمیونٹی ایڈووکیسی میں سٹیک ہولڈرز کی نشاندہی اور شمولیت

کمیونٹی ایڈووکیسی مہمات میں ایک فرد شامل نہیں ہوتا. بلکہ مختلف افراد اور اسٹیک ہولڈرز مل کر ایک مہم کو کامیاب بناتے ہیں. جب مختلف افراد اور ادارے مل کر کام کرتے ہیں. تو ان میں اکثر و بیشتر تصادم بھی ہو جاتا ہے. اس سلسلے میں ضروری ہے کہ تمام اسٹیک ہولڈرز مل کر کام کریں اور درج ذیل پہلوؤں کو مد نظر رکھیں:

- **اعتماد قائم کرنا**

کمیونٹی ایڈووکیسی میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ جتنے بھی سٹیک ہولڈرز ہیں ان کے ساتھ باہمی عزت اور بھروسے کا رشتہ استوار کیا جائے.

- **مسلسل رابطہ رکھنا**

ایڈووکیسی مہم میں شامل تمام سٹیک ہولڈرز کے ساتھ مستقل رابطہ رکھنا نہایت ضروری ہے ۔ میٹنگز, ای میل, واٹس ایپ یا فون کے ذریعے مسلسل رابطہ رکھا جائے. جس کے ذریعے تمام اسٹیک ہولڈرز ایڈووکیسی مہم کے اغراض و مقاصد اور ترقی کے بارے میں جان سکیں.

- **شفافیت قائم کرنا**

ایڈووکیسی مہم میں حتی الامکان شفافیت کے اصول کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے. فنڈنگ سے لے کے نتائج تک مہم کے جتنے بھی مقاصد ہیں, شفافیت کے اصول پر مبنی ہوں تاکہ کسی بھی سٹیک ہولڈر کو کسی دوسرے پر شک نہ ہو, جس سے آپس میں اعتماد اور تعاون کی فضا قائم رہے. شفافیت قائم کرنے سے آپس کے جھگڑوں سے بھی بچا جا سکتا ہے, اور ایڈووکیسی مہم پر امن طریقے سے پایا تکمیل تک پہنچائی جا سکتی ہے.

- **مجموعی مفاد کو سمجھنا**

ایڈووکیسی مہم میں شامل تمام سٹیک ہولڈرز کے لیے ضروری ہے کہ وہ مجموعی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے آپنے انفرادی مفادات کو نظر انداز کریں. ایسا کرنے سے تمام اسٹیک ہولڈرز کی دلچسپی یکجا ہو جاتی ہے اور مہم کامیاب بنائی جاتی ہے.

- **حوصلہ افزائی کرنا**

چونکہ ایڈووکیسی مہم میں مختلف افراد کے علاوہ کچھ اتحادی پارٹیاں بھی مہم کا حصہ ہوتی ہیں. اس لیے کسی کے اچھے کام کی تعریف کرنے سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے. جس سے ایڈووکیسی مہم کے حوصلہ افزا نتائج نکلتے ہیں.

خود آزمائی نمبر 1

1. کمیونٹی آرگنائزیشن سے کیا مراد ہے آپنے الفاظ میں وضاحت کریں۔
2. کمیونٹی آرگنائزیشن اور ایڈووکیسی کے درمیان فرق واضح کریں۔
3. کمیونٹی ایڈووکیسی سے کیا مراد ہے آپنے الفاظ میں وضاحت کریں۔

4. کمیونٹی آرگنائزیشن کے فوائد مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔
5. کمیونٹی آرگنائزیشن اورایڈووکیسی کہ مختلف طریقوں کی تفصیل لکھیں آپ کو کون ساطریقہ زیادہ پسند ہے؟

خود آزمائی نمبر2

1. کمیونٹی ایڈووکیسی کے فوائد مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔
2. کمیونٹی آرگنائزیشن اورایڈووکیسی میں مماثلت اور فرق کیاہے؟بیان کریں۔
3. ایڈووکیسی مہمات سے کیامراد ہے تفصیلی بیان کریں۔
4. ایڈووکیسی مہمات کے لیے کن مراحل کی ضرورت پیش اتی ہے تنقیدی جائزہ لیں۔
5. ایڈووکیسی مہمات میں نگرانی اور جائزہ کے مرحلے کی اہمیت تفصیل سے بیان کریں۔
6. ایڈووکیسی مہمات میں ذرائع ابلاغ کی اہمیت کیوں ضروری ہے بحث کریں۔

یونٹ نمبر 6

شراکتی فیصلہ سازی کا عمل

تحریر: ڈاکٹر طاہرہ بی بی
نظر ثانی: شمسہ کنول

فہرست مضامین

یونٹ کا تعارف

یونٹ کے مقاصد

6.1 شراکتی فیصلہ سازی کے عمل کو سمجھنا

6.2 شراکتی فیصلہ سازی کے عمل کو سہولت دینے کی مہارتیں پیدا کرنا

6.3 اتفاقِ رائے پیدا کرنے اور تنازعہ حل کرنے کے اوزار

یونٹ کا تعارف

غیر رسمی تعلیم میں شراکتی فیصلہ سازی کے عمل کو سمجھنا اور اس کو مؤثر طریقے سے بروئے کار لانا نہ صرف تعلیمی عمل کو مضبوط بناتا ہے بلکہ یہ کمیونٹی کی شمولیت کو بھی یقینی بناتا ہے۔ فیصلہ سازی کسی بھی نظام کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، لیکن جب یہ فیصلہ سازی محض چند افراد یا طاقتور حلقوں تک محدود ہو تو یہ اپنے اصل مقصد کو پورا نہیں کر پاتی۔ اس کے برعکس جب فیصلہ سازی کے عمل میں ہر فرد، خاص طور پر وہ لوگ جن پر فیصلوں کے اثرات مرتب ہونے ہیں، شریک ہوں تو اس سے نہ صرف فیصلوں کی قبولیت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ فیصلے زیادہ پائیدار اور حقیقی ضروریات پر مبنی ہوتے ہیں۔ شراکتی فیصلہ سازی کا مقصد یہی ہے کہ کمیونٹی کے افراد اپنے مسائل کو بہتر انداز میں بیان کر سکیں، ان کے حل تلاش کرنے میں برابر کا کردار ادا کریں اور اپنے وسائل و توانائی کو بہتر مستقبل کی تشکیل میں صرف کریں۔

غیر رسمی تعلیم میں شراکتی فیصلہ سازی کو اس لیے بھی زیادہ اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ یہاں تعلیمی عمل اکثر ان لوگوں کے لیے ترتیب دیا جاتا ہے جو رسمی نظام تعلیم سے محروم رہ گئے ہیں۔ ان افراد کی ضروریات، مسائل اور مواقع رسمی نظام سے مختلف ہوتے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ ان کی آواز کو براہ راست فیصلہ سازی کے عمل میں شامل کیا جائے۔ مثال کے طور پر، اگر کسی علاقے میں بالغ افراد کے لیے خواندگی پروگرام کا آغاز کیا جانا ہے تو محض پالیسی سازوں یا ماہرین کی رائے کافی نہیں ہوگی۔ وہاں کے مقامی لوگ، اساتذہ، والدین، طلبہ اور کمیونٹی کے رہنما ہی بہتر انداز میں بتا سکتے ہیں کہ کون سا وقت، کون سا نصاب، اور کون سا تدریسی طریقہ ان کے لیے زیادہ مؤثر ہوگا۔ اس عمل میں ان کی شرکت نہ صرف تعلیم کی افادیت میں اضافہ کرتی ہے بلکہ ان میں یہ احساس بھی پیدا کرتی ہے کہ یہ پروگرام ان ہی کا ہے اور اس کی کامیابی کے لیے انہیں خود بھی کوشش کرنی ہے۔

شراکتی فیصلہ سازی محض بات چیت یا مشاورت تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک منظم عمل ہے جس میں مختلف تکنیکیں اور حکمت عملیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ اس میں سب سے پہلے مسئلے کی وضاحت اور تعین کیا جاتا ہے، پھر مختلف

ممکنہ حل تلاش کیے جاتے ہیں اور ہر حل کے فوائد اور نقصانات پر غور کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد کمیونٹی کے ارکان مل جل کر فیصلہ کرتے ہیں کہ کون سا راستہ زیادہ مؤثر اور حقیقت پسندانہ ہے۔ یہ طریقہ کار اگرچہ وقت طلب ہے لیکن اس کے نتیجے میں جو فیصلے سامنے آتے ہیں وہ زیادہ دیرپا اور بامعنی ہوتے ہیں۔

فیصلہ سازی کے اس شراکتی عمل میں بعض اوقات اختلافات اور تنازعات بھی پیدا ہوتے ہیں کیونکہ مختلف افراد کے تجربات، ترجیحات اور مقاصد الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہی اختلافات جب تعمیری انداز میں نمٹائے جائیں تو یہ مزید بہتر فیصلوں کا باعث بنتے ہیں۔ تنازعات کو حل کرنے کے لیے اتفاق رائے پیدا کرنے کی تکنیکیں استعمال کی جاتی ہیں جن سے نہ صرف اختلافات کم ہوتے ہیں بلکہ لوگوں کو یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی رائے کا احترام کیسے کیا جائے اور اجتماعی مفاد کو ذاتی مفاد پر کیسے ترجیح دی جائے۔ اس طرح کمیونٹی کے اندر اعتماد، یکجہتی اور تعاون کی فضا پیدا ہوتی ہے جو آگے چل کر ہر قسم کی تعلیمی اور سماجی ترقی میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

شراکتی فیصلہ سازی کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ یہ کمیونٹی کے اندر قیادت کو فروغ دیتی ہے۔ جب لوگ فیصلہ سازی میں شریک ہوتے ہیں تو ان میں خود اعتمادی بڑھتی ہے، وہ اپنے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت کو پہچانتے ہیں اور ایک دوسرے کی رہنمائی کرنے لگتے ہیں۔ یہ عمل نہ صرف فرد کی سطح پر مثبت اثرات ڈالتا ہے بلکہ مجموعی طور پر کمیونٹی کی خود انحصاری کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ تعلیم کے میدان میں یہ قیادت زیادہ نمایاں ہوتی ہے کیونکہ یہاں کمیونٹی کے لوگ خود اپنے تعلیمی مستقبل کی سمت متعین کر رہے ہوتے ہیں۔

بین الاقوامی سطح پر بھی شراکتی فیصلہ سازی کو پائیدار ترقی کے ایک اہم جزو کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ یونیسکو اور دیگر ادارے بار بار اس بات پر زور دیتے ہیں کہ تعلیم کے کسی بھی منصوبے کو اس وقت تک کامیاب نہیں کہا جا سکتا جب تک اس کی تیاری اور نفاذ میں مقامی سطح پر شمولیت اور مشاورت شامل نہ ہو۔ اس تناظر میں غیر رسمی تعلیم کی کامیابی بھی اسی بات سے جڑی ہوئی ہے کہ کمیونٹی کے افراد صرف سیکھنے والے نہیں بلکہ منصوبہ بندی اور فیصلہ سازی کے اہم شراکت دار بنیں۔

پاکستان اور دیگر ترقی پذیر ممالک میں جہاں غیر رسمی تعلیم کا دائرہ وسیع ہے، وہاں شراکتی فیصلہ سازی کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ان ممالک میں وسائل محدود ہیں، ضروریات زیادہ ہیں اور مختلف طبقات میں عدم مساوات پائی جاتی ہے۔ اگر فیصلہ سازی کے عمل کو چند افراد تک محدود رکھا جائے تو اکثر طبقات محروم رہ جاتے ہیں اور منصوبے ناکام

ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر شراکتی فیصلہ سازی کو اپنایا جائے تو ہر طبقے کی آواز سنی جاسکتی ہے اور وسائل کو بہتر طریقے سے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

یوں یہ کہا جاسکتا ہے کہ غیر رسمی تعلیم میں شراکتی فیصلہ سازی ایک ناگزیر عمل ہے جو نہ صرف تعلیمی منصوبوں کی کامیابی کو یقینی بناتا ہے بلکہ کمیونٹی کے اندر اجتماعی ذمہ داری، خود اعتمادی اور تعاون کی فضا کو بھی پروان چڑھاتا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے کمیونٹی اپنے مسائل کے حل میں فعال کردار ادا کرتی ہے اور پائیدار ترقی کی طرف بڑھتی ہے۔ اس یونٹ میں ہم تفصیل سے دیکھیں گے کہ شراکتی فیصلہ سازی کے عمل کو کیسے سمجھا جاسکتا ہے، اس کے لیے کون سی مہارتیں درکار ہیں اور کون سے اوزار یا تکنیکیں ہمیں اتفاق رائے اور تنازعات کے حل میں مدد دیتی ہیں۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعے کے بعد طلبہ درج ذیل صلاحیتیں حاصل کر سکیں گے:

1. شراکتی فیصلہ سازی کے تصور اور اس کی اہمیت کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنا۔
2. فیصلہ سازی میں شمولیت، شفافیت اور مساوات کے اصولوں کو سمجھنا اور ان کا اطلاق کرنا۔
3. شراکتی فیصلہ سازی کے عمل کو سہولت فراہم کرنے کے لیے درکار بنیادی مہارتوں کی نشاندہی اور وضاحت کرنا۔
4. مؤثر ابلاغ، گروپ ڈائنامکس، تنازعہ حل کرنے اور حوصلہ افزائی جیسی عملی مہارتوں کو عملی زندگی میں استعمال کرنا۔
5. کمیونٹی کے اندر اتفاقِ رائے پیدا کرنے کے مختلف اوزار اور تکنیکوں کی وضاحت اور اطلاق کرنا۔
6. تنازعہ کے اسباب، اقسام اور ان کے حل کے طریقہ کار کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنا۔
7. غیر رسمی تعلیم کے پروگرامز میں شراکتی فیصلہ سازی کے عملی ماڈلز کی مثالیں دینا۔

6.1۔ شراکتی فیصلہ سازی کے عمل کو سمجھنا

شراکتی فیصلہ سازی (Participatory Decision-Making) ایک ایسا عمل ہے جس میں کمیونٹی کے تمام افراد، یا متعلقہ فریقین (stakeholders)، کو اہم فیصلوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ نقطۂ نظر اس بنیاد پر قائم ہے کہ کوئی بھی فیصلہ اُس وقت زیادہ پائیدار، مؤثر اور قابلِ قبول ہوتا ہے جب اس کے بننے میں متاثرہ افراد کی رائے، تجربات اور علم شامل ہو۔ غیر رسمی تعلیم (Non-Formal Education) کے تناظر میں یہ عمل اور بھی اہم ہے، کیونکہ یہاں تعلیم کا مقصد صرف علم دینا نہیں بلکہ سیکھنے والوں، والدین، اساتذہ اور کمیونٹی کے دیگر افراد کو فیصلہ سازی میں شریک کر کے ان کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانا ہے (Pretty, 1995)۔

شراکتی فیصلہ سازی کی اہمیت

شراکتی فیصلہ سازی کمیونٹی کے افراد میں ذمہ داری اور ملکیت (ownership) کا احساس پیدا کرتی ہے۔ جب لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ فیصلے کا حصہ ہیں تو وہ اس فیصلے کے نفاذ میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ اس عمل کی بدولت:

- کمیونٹی کے اندر اعتماد اور باہمی احترام پیدا ہوتا ہے۔
- مختلف نقطہ ہائے نظر سامنے آتے ہیں جو فیصلہ کو زیادہ جامع بناتے ہیں۔
- تنازعات کے امکانات کم ہوتے ہیں کیونکہ لوگ جانتے ہیں کہ اُن کی رائے کو اہمیت دی گئی ہے۔
- پالیسی اور عملی اقدامات زیادہ شفاف اور قابلِ قبول ہوتے ہیں (Chambers, 2002)۔

شراکتی فیصلہ سازی کے بنیادی اصول

شراکتی فیصلہ سازی کو سمجھنے کے لیے اس کے چند بنیادی اصولوں پر غور کرنا ضروری ہے:

1. **شمولیت :(Inclusion)** ہر وہ فرد جو فیصلے سے متاثر ہوگا، اُسے اس عمل کا حصہ بنایا جانا چاہیے۔
2. **شفافیت :(Transparency)** فیصلے کے مقاصد، مراحل اور نتائج سب پر واضح ہوں۔
3. **برابری :(Equity)** تمام افراد کو اظہارِ رائے کا مساوی موقع دیا جائے، خواہ وہ تعلیم یافتہ ہوں یا ناخواندہ۔
4. **اختیارات کی تقسیم :(Shared Power)** فیصلہ سازی میں طاقت اور اختیار صرف چند افراد کے ہاتھ میں نہ ہوں بلکہ سب میں تقسیم ہوں۔

5. **اتفاقِ رائے :(Consensus)** کوشش کی جائے کہ فیصلہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی رضامندی سے ہو (UNESCO, 2017)۔

شراکتی فیصلہ سازی کے مراحل

یہ عمل عموماً درج ذیل مراحل پر مشتمل ہوتا ہے:

1. **مسئلے کی شناخت :** کمیونٹی یہ طے کرتی ہے کہ اصل مسئلہ یا ضرورت کیا ہے۔
2. **معلومات جمع کرنا :** متعلقہ اعداد و شمار، کمیونٹی کی رائے اور تجربات اکٹھے کیے جاتے ہیں۔
3. **متبادل حل تلاش کرنا :** مختلف آراء اور حل پیش کیے جاتے ہیں۔
4. **بحث و مباحثہ :** ہر متبادل پر کھلے دل سے بحث کی جاتی ہے۔
5. **فیصلہ کرنا :** زیادہ تر افراد جس حل کو بہتر سمجھیں اُس پر اتفاق کیا جاتا ہے۔
6. **عمل درآمد اور نگرانی :** فیصلہ کرنے کے بعد اس پر عمل کیا جاتا ہے اور کمیونٹی خود نگرانی کرتی ہے (Cornwall & Coelho, 2007)۔

غیر رسمی تعلیم میں شراکتی فیصلہ سازی کی مثالیں

نان فارمل ایجوکیشن میں شراکتی فیصلہ سازی کے کئی عملی ماڈل دیکھنے کو ملتے ہیں۔ مثلاً:

- **بالغ خواندگی پروگرام :(Adult Literacy Program)** یہاں نصاب کی تیاری میں کمیونٹی کو شامل کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے کے لیے وہ مواد چُنا جائے جو ان کی زندگی سے متعلق ہو۔
- **ملٹی گریڈ کلاسز :** دیہات یا پسماندہ علاقوں میں اساتذہ اور والدین مل کر طے کرتے ہیں کہ بچوں کو کن اوقات میں کلاسز دی جائیں تاکہ وہ کھیتوں یا کام سے متاثر نہ ہوں۔
- **پیشہ ورانہ تربیت کے مراکز :** کمیونٹی فیصلہ کرتی ہے کہ کون سے ہنر اُن کے لیے زیادہ موزوں ہیں، جیسے سلائی، دستکاری، یا کمپیوٹر کی تربیت (Rogers, 2005)۔

شراکتی فیصلہ سازی میں درپیش چیلنجز

اگرچہ یہ عمل کمیونٹی کی مضبوطی کے لیے نہایت اہم ہے، لیکن اس کے راستے میں کچھ رکاوٹیں بھی آتی ہیں:

- طاقتور افراد (Elite) بعض اوقات فیصلے پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

- ناخواندگی اور لاعلمی کی وجہ سے کچھ افراد اپنی رائے مؤثر طریقے سے نہیں دے پاتے۔
- وقت اور وسائل کی کمی بعض اوقات فوری فیصلے کرنے پر مجبور کر دیتی ہے، جس میں سب کی شمولیت ممکن نہیں رہتی۔
- صنفی تفریق کے باعث عورتوں کی آواز اکثر نظر انداز ہو جاتی ہے(Gaventa & Cornwall, 2006) ۔

شراکتی فیصلہ سازی کے فوائد

اس عمل کے نمایاں فوائد درج ذیل ہیں:

- فیصلوں میں شفافیت اور انصاف قائم ہوتا ہے۔
- کمیونٹی میں اعتماد اور اتحاد پیدا ہوتا ہے۔
- فیصلے زیادہ پائیدار اور مؤثر ہوتے ہیں۔
- کمیونٹی میں قیادت کی صلاحیتیں فروغ پاتی ہیں۔
- لوگوں میں سیکھنے اور بااختیار ہونے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے(Narayan, 2002) ۔

شراکتی فیصلہ سازی غیر رسمی تعلیم اور کمیونٹی ڈیولپمنٹ کے لیے ایک ناگزیر عمل ہے۔ یہ نہ صرف بہتر فیصلے کرنے میں مدد دیتا ہے بلکہ کمیونٹی کو بااختیار بنانے اور لوگوں میں اعتماد، اتحاد اور ملکیت کا احساس بھی پیدا کرتا ہے۔ ایسے فیصلے دیرپا اور زیادہ قابلِ عمل ثابت ہوتے ہیں کیونکہ ان میں ہر فرد کا حصہ شامل ہوتا ہے۔

خود آزمائی

1. شراکتی فیصلہ سازی (Participatory Decision-Making) کی بنیادی خصوصیات کیا ہیں؟
2. غیر رسمی تعلیم میں شراکتی فیصلہ سازی کو اپنانے کے تین فوائد بیان کریں۔
3. شراکتی فیصلہ سازی اور روایتی فیصلہ سازی میں دو نمایاں فرق واضح کریں۔

6.2۔ شراکتی فیصلہ سازی کے عمل کو سہولت دینے کی مہارتیں پیدا کرنا

شراکتی فیصلہ سازی کا عمل صرف تب کامیاب ہوتا ہے جب اسے مؤثر طریقے سے سہولت (facilitation) فراہم کی جائے۔ سہولت فراہم کرنے والا شخص، جسے اکثر **فیسلیٹیٹر (Facilitator)** کہا جاتا ہے، کمیونٹی کے افراد کو ایسا ماحول مہیا کرتا ہے جہاں ہر فرد اپنی رائے کھل کر پیش کر سکے۔ غیر رسمی تعلیم کے تناظر میں، یہ مہارتیں اور بھی اہم ہیں کیونکہ یہاں مختلف پس منظر کے افراد شامل ہوتے ہیں: مرد، عورتیں، نوجوان، بزرگ، ناخواندہ، نیم خواندہ اور تعلیم یافتہ۔ ہر فرد کی آواز کو یکساں اہمیت دینا اور اختلافی آراء کو مثبت انداز میں سنبھالنا فیسلیٹیٹر کی ذمہ داری ہے (Heron, 1999)۔

سہولت فراہم کرنے والے کی بنیادی ذمہ داریاں

ایک فیسلیٹیٹر کی ذمہ داریاں عام اساتذہ یا لیڈروں سے مختلف ہوتی ہیں۔ وہ حکم دینے یا فیصلے مسلط کرنے کے بجائے یہ یقینی بناتا ہے کہ سب کی شمولیت ممکن ہو۔ اس کی چند اہم ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

1. **غیر جانبداری (Neutrality):** فیسلیٹیٹر کو ذاتی رائے یا تعصب سے بالاتر ہو کر سب کی بات سننی چاہیے۔
2. **مساوی شمولیت (Equal Participation):** ہر شخص کو بولنے کا موقع دینا۔
3. **گفتگو کی سمت طے کرنا (Guiding the Process):** بحث کو اصل مسئلے پر مرکوز رکھنا تاکہ بات منتشر نہ ہو۔
4. **تنازعات کو سنبھالنا (Managing Conflicts):** اختلافات کو مثبت انداز میں حل کرنے کی حکمت عملی اپنانا۔
5. **وقت کی پابندی (Time Management):** فیصلہ سازی کے عمل کو وقت کے اندر مکمل کرانا (Kaner, 2014)۔

شراکتی فیصلہ سازی کے لیے ضروری مہارتیں

1۔ مؤثر ابلاغ (Effective Communication)

- صاف اور سادہ زبان کا استعمال۔
- فعال سننا (Active Listening) تاکہ ہر فرد کی رائے سمجھی جا سکے۔
- غیر زبانی اشاروں (Body Language) کو سمجھنا اور استعمال کرنا۔

2۔ سوال کرنے کی مہارت(Questioning Skills)

- موضوعی سوالات (Open-ended questions) پوچھنا جو بحث کو آگے بڑھائیں۔
- وضاحت طلب سوالات تاکہ غلط فہمیاں دور ہوں۔
- حوصلہ افزا سوالات جو کمزور آوازوں کو سامنے لائیں۔

3۔ گروپ ڈائنامکس کی سمجھ(Understanding Group Dynamics)

- یہ جاننا کہ گروپ کے اندر کس کا اثر زیادہ ہے اور کس کی رائے دبائی جا رہی ہے۔
- طاقتور اور کمزور اراکین کے درمیان توازن قائم کرنا۔

4۔ تنازعات حل کرنے کی مہارت(Conflict Resolution Skills)

- اختلافی آراء کو سننے اور سمجھنے کی صلاحیت۔
- مشترکہ نکات تلاش کر کے گروپ کو قریب لانا۔
- دباؤ کم کرنے کے لیے ثالثی (Mediation) کی حکمت عملی اپنانا۔

5۔ حوصلہ افزائی کی مہارت(Motivational Skills)

- شرکاء کو مثبت فیڈ بیک دینا۔
- ان کی رائے کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا۔
- کمیونٹی کے اندر چھپی ہوئی قیادت کو ابھارنا(Brookfield & Preskill, 2005) ۔

سہولت فراہم کرنے کے لیے عملی حکمتِ عملیاں

گروپ ورک(Group Work)

چھوٹے گروپس میں تقسیم کر کے شرکاء کو اپنے خیالات ایک دوسرے کے ساتھ بانٹنے کا موقع دینا۔ اس سے خاموش افراد کو بھی اظہار کا حوصلہ ملتا ہے۔

رول پلے(Role Play)

شرکاء کو مختلف کردار دے کر فیصلہ سازی کے منظر نامے میں شامل کرنا تاکہ وہ دوسروں کے نقطۂ نظر کو سمجھ سکیں۔

برین اسٹورمنگ(Brainstorming)

تمام افراد سے خیالات اکٹھے کرنا اور کسی بھی خیال کو فوراً رد نہ کرنا تاکہ سب خود کو اہم محسوس کریں۔

ویژول ایڈز کا استعمال(Visual Aids)

چارٹ، نقشے اور تصاویر استعمال کرنا تاکہ ناخواندہ افراد بھی عمل میں شامل رہیں۔

وقت کا انتظام(Time Management)

گفتگو کو مقررہ وقت میں رکھنے کے لیے ہر موضوع کے لیے وقت مختص کرنا اور یاد دہانی کرانا۔

غیر رسمی تعلیم میں مہارتوں کا اطلاق

نان فارمل ایجوکیشن میں سہولت کاری کی مہارتیں مختلف صورتوں میں بروئے کار آتی ہیں:

- **بالغ خواندگی کلاسز:** جہاں فیسلیٹیٹر خواتین اور مردوں دونوں کو بولنے کا موقع دیتا ہے۔
- **کمیونٹی میٹنگز:** جہاں اسکول یا تربیتی مراکز کے حوالے سے فیصلے کیے جاتے ہیں۔
- **یوتھ پروگرامز:** نوجوانوں کو اپنے منصوبوں اور ترجیحات طے کرنے میں شامل کرنا۔
- **صنفی مساوات کے پروگرامز:** عورتوں کو اعتماد دینا تاکہ وہ اپنی رائے پیش کر سکیں(UNICEF, 2019)۔

درپیش چیلنجز اور ان کا حل

1. **طاقت کا عدم توازن:** بعض اوقات کمیونٹی میں بااثر افراد کمزوروں کو بولنے نہیں دیتے۔
    - حل: فیسلیٹیٹر ہر شخص کو مساوی وقت دے اور کمزور آوازوں کی حوصلہ افزائی کرے۔
2. **وقت کی کمی:** لمبی بحث فیصلے میں تاخیر کر سکتی ہے۔
    - حل: ایجنڈا پہلے سے واضح کیا جائے اور وقت کا سختی سے خیال رکھا جائے۔
3. **تعلیم کی کمی:** ناخواندہ افراد اپنی رائے مؤثر انداز میں نہیں دے پاتے۔
    - حل: بصری ذرائع اور آسان زبان استعمال کی جائے۔
4. **ثقافتی رکاوٹیں:** بعض معاشروں میں عورتوں یا نوجوانوں کی رائے کو کم اہم سمجھا جاتا ہے۔
    - حل: فیسلیٹیٹر ایسا ماحول بنائے جہاں سب کو برابر اہمیت دی جائے(Cornwall, 2008)۔

فوائد

- کمیونٹی میں اعتماد اور اتحاد بڑھتا ہے۔
- فیصلہ سازی کے عمل میں شفافیت قائم ہوتی ہے۔
- شرکاء میں قیادت اور اظہارِ رائے کی صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں۔
- فیصلے زیادہ پائیدار اور مؤثر بنتے ہیں کیونکہ سب کا تعاون شامل ہوتا ہے۔

شراکتی فیصلہ سازی کے عمل کو کامیاب بنانے کے لیے فیسلیٹیٹر کی مہارتیں نہایت اہم ہیں۔ یہ مہارتیں کمیونٹی کو نہ صرف فیصلوں میں شریک کرتی ہیں بلکہ لوگوں کو بااختیار بناتی ہیں، ان میں خوداعتمادی پیدا کرتی ہیں اور ان کے اندر اجتماعی قیادت کے جذبات کو مضبوط کرتی ہیں۔ غیر رسمی تعلیم میں ان مہارتوں کا اطلاق معاشرتی ترقی اور تعلیمی معیار کو بہتر بنانے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

خود آزمائی

1. ایک سہولت کار (Facilitator) کے لیے کون سی تین مہارتیں سب سے زیادہ ضروری ہیں؟ وضاحت کریں۔
2. سہولت کار کی غیر جانبداری (Neutrality) کیوں اہم ہے؟ ایک مثال دیں۔
3. طلبہ یا کمیونٹی ممبران کی شمولیت بڑھانے کے لیے آپ کون سی عملی تکنیک استعمال کریں گے؟

6.3۔ اتفاقِ رائے پیدا کرنے اور تنازعہ حل کرنے کے اوزار

تعارف

شراکتی فیصلہ سازی میں سب سے بڑا چیلنج مختلف آراء اور ترجیحات کے درمیان توازن قائم کرنا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کمیونٹی کے افراد کسی مسئلے پر یکساں رائے نہیں رکھتے۔ کچھ افراد کسی منصوبے کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ دوسرے افراد کسی اور حل کو بہتر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح، فیصلہ سازی کے دوران اختلافات اور تنازعات پیدا ہونا ایک فطری عمل ہے۔ لہٰذا ایک کامیاب فیسلیٹیٹر کو ایسے اوزار (Tools) اور طریقہ کار سے واقف ہونا چاہیے جو **اتفاقِ**

رائے (Consensus Building) اور تنازعہ حل کرنے (Conflict Resolution) میں مددگار ثابت ہوں (Fisher, Ury & Patton, 2011)۔

اتفاقِ رائے (Consensus) کیا ہے؟

اتفاقِ رائے کا مطلب یہ نہیں کہ ہر شخص بالکل ایک ہی رائے رکھے بلکہ اس کا مطلب ہے کہ گروپ کے زیادہ تر افراد اس فیصلے کو قبول کرنے پر راضی ہوں اور جو اختلافی رائے رکھتے ہیں وہ بھی اس پر عملدرآمد میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔ دوسرے لفظوں میں، اتفاقِ رائے وہ درمیانی راستہ ہے جو سب کے لیے قابلِ قبول ہو(Kaner, 2014) ۔

اتفاقِ رائے پیدا کرنے کی تکنیکیں

1۔ مشترکہ مقاصد کی وضاحت(Clarifying Common Goals)

سب سے پہلے یہ طے کیا جائے کہ کمیونٹی کا مشترکہ مقصد کیا ہے۔ جب لوگ مقصد پر متفق ہوں تو اختلافات کے باوجود وہ کسی درمیانی حل پر راضی ہو جاتے ہیں۔

2۔ فعال سننا(Active Listening)

شرکاء کی رائے کو بغور سننا اور اس کا خلاصہ گروپ کے سامنے دہرانا تاکہ سب کو یقین ہو کہ ان کی بات سنی گئی ہے۔

3۔ برین اسٹورمنگ(Brainstorming)

بغیر تنقید کیے ہر شخص کو اپنے خیالات پیش کرنے کا موقع دینا۔ اس سے مختلف حل سامنے آتے ہیں اور سب کو شامل ہونے کا احساس ہوتا ہے۔

4۔ ترجیحات کا تعین(Prioritization)

شرکاء مختلف آپشنز کی اہمیت کے مطابق درجہ بندی کرتے ہیں، مثلاً ووٹنگ، ڈاٹ میتھڈ یا گروپ ڈسکشن کے ذریعے۔

5۔ درمیانی راستہ اختیار کرنا(Compromise and Integration)

اگر اختلاف زیادہ شدید ہو تو درمیانی حل تلاش کرنا جو دونوں فریقوں کی ضروریات کو کسی حد تک پورا کرے

(Hartnett, 2011)۔

تنازعہ (Conflict) کیا ہے؟

تنازعہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کمیونٹی کے مختلف گروپوں کے مفادات، اقدار یا ضروریات آپس میں ٹکرا جائیں۔ تنازعہ لازمی طور پر منفی نہیں ہوتا بلکہ اگر اسے مثبت انداز میں حل کیا جائے تو یہ نئی سوچ اور بہتر فیصلے لانے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے (Deutsch, 2006)۔

تنازعات کی اقسام

1. **ذاتی تنازعہ (Interpersonal Conflict):** دو افراد کے درمیان ذاتی اختلاف۔
2. **گروہی تنازعہ (Group Conflict):** دو یا زیادہ گروپوں کے درمیان مفادات کا ٹکراؤ۔
3. **ساختیاتی تنازعہ (Structural Conflict):** وسائل کی کمی یا طاقت کے عدم توازن سے پیدا ہونے والا تنازعہ۔
4. **ثقافتی تنازعہ (Cultural Conflict):** مختلف اقدار اور روایات کی وجہ سے جنم لینے والے مسائل (Burton, 1990)۔

تنازعہ حل کرنے کے اوزار

1۔ ثالثی (Mediation)

ایک غیر جانبدار شخص فریقین کے درمیان ثالثی کرتا ہے، ان کی بات سنتا ہے اور انہیں کسی مشترکہ حل پر لانے کی کوشش کرتا ہے۔

2۔ مذاکرات (Negotiation)

فریقین براہِ راست بات چیت کے ذریعے ایک ایسا حل تلاش کرتے ہیں جو دونوں کے لیے قابلِ قبول ہو۔ یہ طریقہ تب کامیاب ہوتا ہے جب دونوں جانب لچک موجود ہو۔

3۔ بات چیت کے اصول (Principled Negotiation)

فشر اور یوری کے مطابق:

- مسئلے پر توجہ دیں، شخصیات پر نہیں۔
- مفادات پر غور کریں، پوزیشنز پر نہیں۔
- مختلف متبادل حل تلاش کریں۔
- نتائج کو معروضی معیار (Objective Criteria) کی بنیاد پر طے کریں(Fisher et al., 2011) ۔

4۔ گروپ ڈائیلاگ(Group Dialogue)

تمام متاثرہ فریقین کو ایک جگہ بٹھا کر کھلی بات چیت کرانا تاکہ غلط فہمیاں دور ہوں اور مشترکہ حل نکل سکے۔

5۔ کمیونٹی میپنگ(Community Mapping)

کمیونٹی کے وسائل اور مسائل کو نقشے یا چارٹ کی شکل میں دکھانا تاکہ سب کو یہ سمجھ آ سکے کہ اصل مسئلہ کہاں ہے اور اس کے حل کے لیے کون سا فیصلہ بہتر ہو گا۔

6۔ تنازعہ کے تجزیے کے آلات(Conflict Analysis Tools)

- SWOT Analysis: طاقت، کمزوریاں، مواقع اور خطرات کا جائزہ۔
- Problem Tree: تنازعہ کی جڑ اور اثرات کو سمجھنے کے لیے درخت نما خاکہ۔
- Force Field Analysis: تبدیلی کے حق میں اور مخالفت میں موجود قوتوں کا موازنہ۔

غیر رسمی تعلیم میں مثالیں

- **بالغ خواندگی پروگرام :** بعض اوقات مرد اور عورتوں کے گروپ میں وقت کے تعین پر تنازعہ پیدا ہوتا ہے۔ فیسلیٹیٹر دونوں کی ضروریات سن کر ایسا وقت طے کرتا ہے جو سب کے لیے موزوں ہو۔
- **یوتھ ٹریننگ سینٹر :** مختلف ہنر سیکھنے کے حوالے سے نوجوانوں میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ ترجیحی ووٹنگ کے ذریعے فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ پہلے کون سا ہنر سکھایا جائے۔
- **کمیونٹی اسکول :** اسکول کے مقام کے تعین پر تنازعہ پیدا ہو تو کمیونٹی میپنگ اور مذاکرات کے ذریعے سب کو راضی کیا جا سکتا ہے(Rogers, 2005) ۔

درپیش چیلنجز

- طاقتور افراد کمزوروں پر اپنی رائے مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- وقت اور وسائل کی کمی اتفاقِ رائے کو مشکل بنا دیتی ہے۔
- صنفی اور ثقافتی رکاوٹیں عورتوں اور اقلیتوں کو کمزور کر دیتی ہیں۔
- بعض اوقات پرانے جھگڑے نئے فیصلوں میں رکاوٹ بن جاتے ہیں(Moore, 2014) ۔

فوائد

- کمیونٹی میں اتحاد اور ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔
- فیصلے سب کے لیے زیادہ قابلِ قبول اور پائیدار ہوتے ہیں۔
- باہمی اعتماد اور احترام بڑھتا ہے۔
- تنازعات کے باوجود تعاون کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔
- کمیونٹی اجتماعی قیادت اور جمہوری اقدار کی طرف بڑھتی ہے(UNESCO, 2017) ۔

شراکتی فیصلہ سازی کا اصل مقصد یہی ہے کہ کمیونٹی اجتماعی طور پر ایسے فیصلے کرے جو سب کے لیے قابلِ قبول ہوں۔ اتفاقِ رائے پیدا کرنے اور تنازعہ حل کرنے کے اوزار اس عمل کو نہ صرف آسان بناتے ہیں بلکہ کمیونٹی کو مضبوط اور بااختیار بھی کرتے ہیں۔ غیر رسمی تعلیم میں ان اوزاروں کا استعمال تعلیمی منصوبوں کو زیادہ کامیاب، شفاف اور دیرپا بناتا ہے۔

خود آزمائی

1. اتفاقِ رائے (Consensus) اور ووٹنگ میں بنیادی فرق واضح کریں۔
2. تنازعات کے حل (Conflict Resolution) کے لیے دو عملی طریقے تحریر کریں۔
3. آپ کے خیال میں کمیونٹی کی سطح پر اتفاقِ رائے پیدا کرنے کے لیے سب سے مؤثر اوزار کون سا ہے اور کیوں؟

اہم نکات:

- شراکتی فیصلہ سازی تعلیمی عمل کو مضبوط بنانے اور کمیونٹی کی شمولیت کو یقینی بنانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔
- جب فیصلہ سازی چند افراد تک محدود رہتی ہے تو یہ اپنے اصل مقصد کو پورا نہیں کرتی، اس لیے ہر فرد کی شرکت ضروری ہے۔
- شراکتی فیصلہ سازی سے فیصلوں کی قبولیت، پائیداری اور حقیقی ضروریات پر مبنی ہونے میں اضافہ ہوتا ہے۔
- غیر رسمی تعلیم میں یہ اس لیے زیادہ اہم ہے کیونکہ یہاں کے افراد کی ضروریات اور مسائل رسمی نظام سے مختلف ہوتے ہیں۔
- اس عمل میں کمیونٹی کی شمولیت تعلیم کی افادیت بڑھاتی ہے اور پروگرام کی کامیابی کے لیے ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے۔
- شراکتی فیصلہ سازی ایک منظم عمل ہے جس میں مسئلہ کی وضاحت، ممکنہ حل تلاش کرنا، اور بہترین حل پر اتفاق شامل ہوتا ہے۔
- اس عمل میں اختلافات اور تنازعات پیدا ہو سکتے ہیں لیکن تعمیری انداز میں نمٹانے سے بہتر فیصلے سامنے آتے ہیں۔
- یہ طریقہ کار کمیونٹی میں قیادت، خود اعتمادی اور خود انحصاری کو فروغ دیتا ہے۔
- بین الاقوامی ادارے جیسے یونیسکو تعلیم میں شمولیت اور مشاورت کو پائیدار ترقی کا اہم جزو قرار دیتے ہیں۔
- ترقی پذیر ممالک میں شراکتی فیصلہ سازی وسائل کے بہتر استعمال، مساوات، اور منصوبوں کی کامیابی کے لیے ناگزیر ہے۔

حوالہ جات

- Burton, J. (1990). Conflict: Resolution and prevention. New York: St. Martin's Press.
- Deutsch, M. (2006). Cooperation and competition. In M. Deutsch, P. T. Coleman, & E. Marcus (Eds.), The handbook of conflict resolution (pp. 23–42). San Francisco: Jossey-Bass.
- Fisher, R., Ury, W., & Patton, B. (2011). Getting to yes: Negotiating agreement without giving in (3rd ed.). New York: Penguin.
- Hartnett, T. (2011). Consensus-oriented decision-making. Gabriola Island: New Society Publishers.
- Kaner, S. (2014). Facilitator's guide to participatory decision-making (3rd ed.). San Francisco: Jossey-Bass.
- Moore, C. (2014). The mediation process: Practical strategies for resolving conflict (4th ed.). San Francisco: Jossey-Bass.
- Rogers, A. (2005). Non-formal education: Flexible schooling or participatory education? Hong Kong: CERC, University of Hong Kong.
- UNESCO. (2017). Education for sustainable development goals: Learning objectives. Paris: UNESCO.

یونٹ نمبر 7

غیر رسمی تعلیم میں رہنمائی پروگرام کا تجزیہ

تحریر: شمسہ کنول

نظر ثانی: ڈاکٹر طاہرہ بی بی

یونٹ کا تعارف

رہنمائی اور مشاورت کے پروگرام، رسمی اور غیر رسمی دونوں تعلیمی نظاموں کے اہم اجزاء ہیں۔ غیر رسمی تعلیم (NFE) میں یہ خدمات خاص طور پر اہم کردار ادا کرتی ہیں کیونکہ اس میں شامل سیکھنے والے مختلف پس منظر، مختلف عمر کے گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں اور انہیں منفرد چیلنجز کا سامنا ہوتا ہے جیسے کہ تعلیم کا تسلسل ٹوٹ جانا، سماجی و معاشی دباؤ، اور محدود وسائل(UNESCO, 2017) ۔ رسمی تعلیم کے برعکس، جہاں منظم جانچ کے نظام موجود ہوتے ہیں، غیر رسمی تعلیم میں زیادہ لچکدار اور سیکھنے والے پر مرکوز طریقہ کار کی ضرورت ہوتی ہے جو شرکاء کی مخصوص ضروریات کے مطابق ڈھل سکے۔

کوئی رہنمائی پروگرام کتنا ہی اچھا کیوں نہ ڈیزائن کیا گیا ہو، اس کی اصل افادیت کا تعین صرف منظم جانچ کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ جانچ (Evaluation) سے یہ شواہد حاصل ہوتے ہیں کہ پروگرام کی مطابقت، کارکردگی، مؤثریت، اثرات اور پائیداری کس حد تک ہیں(Rossi, Lipsey, & Freeman, 2004) ۔ یہ اس طرح کے سوالات کے جوابات فراہم کرتی ہے: کیا پروگرام اپنے مقاصد حاصل کر رہا ہے؟ کیا سیکھنے والے قابلِ پیمائش انداز میں فائدہ اٹھا رہے ہیں؟ بہتری کے لیے کن تبدیلیوں کی ضرورت ہے؟ رہنمائی پروگراموں کی جانچ، خاص طور پر غیر رسمی تعلیم کے دائرے میں، ان کی مؤثریت اور سیکھنے والوں کی ضروریات کے مطابق ہونے کو یقینی بنانے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ چونکہ غیر رسمی تعلیم عموماً لچکدار نصاب اختیار کرتی ہے اور کمیونٹی پر مبنی تدریسی طریقوں پر زور دیتی ہے، اس لیے مخصوص جانچ کے طریقہ کار درکار ہوتے ہیں۔ جانچ میں نہ صرف پروگراموں کے نفاذ بلکہ ان کے نتائج اور کمیونٹی کی سیکھنے اور ترقی پر اثرات کا احاطہ ہونا چاہیے۔

غیر رسمی تعلیم میں رہنمائی پروگراموں کی جانچ صرف نتائج کو ناپنے کے بارے میں نہیں ہے بلکہ سیکھنے کے تجربات کے معیار کو بہتر بنانے اور زندگی بھر سیکھنے کے مواقع فراہم کرنے کے بارے میں بھی ہے (OECD, 2018)۔ یہ یونٹ رہنمائی اور مشاورت میں جانچ کی مختلف اقسام متعارف کرواتا ہے اور پروگرام کی جانچ کا ایک جائزہ فراہم کرتا ہے، جس میں اس کے مراحل، طریقہ کار اور اہمیت شامل ہے۔

غیر رسمی تعلیم کے نظام میں رہنمائی اور مشاورت کے پروگرام اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ پروگرام طلبہ، اساتذہ اور والدین کو تعلیمی اور ذاتی مسائل کے حل میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ کسی بھی رہنمائی پروگرام کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ اس کی باقاعدہ بنیادوں پر جانچ اور تجزیہ (Evaluation) کیا جائے۔ تجزیہ نہ صرف پروگرام کی افادیت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اس کے نتائج سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پروگرام اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کس حد تک کامیاب رہا ہے۔ مزید یہ کہ تجزیہ کے ذریعے پروگرام میں موجود خامیوں، کمزوریوں اور بہتری کے پہلوؤں کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔ اس یونٹ میں ہم رہنمائی اور مشاورت میں مختلف اقسام کے تجزیے اور پروگرام کے تجزیے کی اہمیت پر غور کریں گے تاکہ غیر رسمی تعلیم کے میدان میں رہنمائی خدمات کو مزید موثر بنایا جاسکے۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعے کے بعد متعلم کو درج ذیل باتوں کا علم حاصل ہو گا:

1۔ رہنمائی اور مشاورت میں تجزیہ (Evaluation) کے بنیادی تصورات کو سمجھ سکیں۔

2۔ تجزیے کی مختلف اقسام کو جاننا اور ان کی عملی افادیت کا ادراک حاصل کرنا۔

3۔ (Program Evaluation) پروگرام کے جائزہ کے مراحل اور اس کے طریقہ کار کو سمجھنا۔

4۔ غیر رسمی تعلیم میں رہنمائی پروگرام کی کامیابی یا ناکامی کی وجوہات کا تجزیہ کرنا۔

5۔ رہنمائی پروگرام کو مؤثر بنانے کے لیے بہتری کی تجاویز پیش کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

6۔ تعلیمی نظام میں تجزیہ کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کرنا۔

7.1۔ رہنمائی اور مشاورت میں جانچ کی اقسام

رہنمائی اور مشاورت میں جانچ کو عموماً **تشکیلی (Formative)** اور تکمیلی **(Summative)** اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

تشکیلی جانچ پروگرام کے نفاذ کے دوران کی جاتی ہے، جس کا مقصد ایسا فیڈبیک فراہم کرنا ہوتا ہے جو جاری عمل کو بہتر بنانے میں مدد کرے۔ اس میں عموماً معیاری (Qualitative) طریقے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ شرکاء اور سہولت کاروں سے آراء حاصل کی جا سکیں، اور بروقت تبدیلیاں کی جا سکیں۔ Sutisna اور ساتھیوں کے مطابق (2019)، تشکیلی جانچ تدریسی صلاحیت کو جانچنے کے لیے تدریسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی اور تنظیم کا تجزیہ کرتی ہے۔

اس کے برعکس، **تکمیلی جانچ** پروگرام مکمل ہونے کے بعد اس کی مجموعی افادیت اور نتائج کا جائزہ لیتی ہے۔ یہ جانچ اس بات پر توجہ دیتی ہے کہ رہنمائی کے اقدامات کا سیکھنے والوں کی تعلیمی اور ذاتی ترقی پر طویل مدتی اثر کیا ہے۔ Febriany (2023) کے مطابق، مؤثر خلاصہ جاتی جانچ کے لیے جامع ڈیٹا اکٹھا کرنا ضروری ہے، جس میں شرکاء کا فیڈبیک، معیارات کے ساتھ موازنہ، اور قابلِ پیمائش نتائج شامل ہوں۔

مزید برآں، **خودآزمائی** **(Self-Assessment)** بھی رہنمائی اور مشاورت کے پروگراموں کے جائزے میں اہم کردار ادا کرتی ہے، جو شرکاء کو اپنی سیکھنے کے تجربات اور تعلیمی سفر پر غور کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ یہ عمل خود آگاہی اور ذاتی نشوونما کو فروغ دیتا ہے اور رہنمائی کی افادیت کو گہرائی سے سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ Windarsari اور ساتھیوں (2017) نے اس بات کی حمایت کی ہے کہ خود جانچ کی مہارتیں شامل کی جائیں تاکہ سیکھنے والے اس عمل میں بااختیار بن سکیں۔

رہنمائی اور مشاورت میں جانچ کوئی ایک وقتی سرگرمی نہیں بلکہ ایک مسلسل اور منظم عمل ہے جس کا مقصد پروگرام کو سمجھنا، بہتر بنانا اور اس کے جواز کو ثابت کرنا ہے۔ مختلف اقسام کی جانچ پروگرام کے مختلف مراحل اور پہلوؤں پر مرکوز ہوتی ہیں۔

1۔ تشخیصی جانچ (Diagnostic Evaluation)

تشخیصی جانچ پروگرام شروع ہونے سے پہلے کی جاتی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد سیکھنے والوں یا کلائنٹس کی

ضروریات، مسائل اور توقعات کی نشاندہی کرنا ہے۔ غیر رسمی تعلیم میں سیکھنے والوں کو کئی رکاوٹوں کا سامنا ہو سکتا ہے جیسے خواندگی کی کمی، خاندانی ذمہ داریاں یا پیشے کے بارے میں غیر یقینی صورتحال۔ تشخیصی جانچ رہنمائی پروگرام کو ان مخصوص چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ڈھالنے میں مدد دیتی ہے(Afolabi, 2014) ۔

- **مقصد :** سیکھنے والوں کی ضروریات اور سیاقی مسائل کی نشاندہی کرنا۔
- **مثال :** کسی خواندگی مرکز میں کیریئر مشاورت پروگرام شروع کرنے سے پہلے ضروریات کا سروے کرنا۔

2۔ تشکیلی جانچ(Formative Evaluation)

تشکیلی جانچ پروگرام کے نفاذ کے دوران کی جاتی ہے۔ یہ مشیروں، سہولت کاروں، اور منتظمین کو جاری حکمت عملیوں کی مؤثریت کے بارے میں مسلسل فیڈبیک فراہم کرتی ہے(Scriven, 1991) ۔ اس طرح حقیقی وقت میں اصلاحات کی جا سکتی ہیں تا کہ بہتر نتائج حاصل ہوں۔

- **مقصد :** پیش رفت کی نگرانی کرنا، کمزوریوں کی نشاندہی کرنا، اور فراہمی کو بہتر بنانا۔
- **مثال :** بالغ سیکھنے والوں سے دوران کورس یہ فیڈبیک لینا کہ آیا کیریئر رہنمائی سیشنز متعلقہ اور سمجھنے میں آسان ہیں یا نہیں۔

3۔ خلاصہ جاتی جانچ(Summative Evaluation)

خلاصہ جاتی جانچ پروگرام کے اختتام پر کی جاتی ہے۔ یہ اس بات پر توجہ دیتی ہے کہ آیا پروگرام کے مقاصد حاصل ہو گئے ہیں یا نہیں۔ یہ مجموعی مؤثریت کی پیمائش کرتی ہے اور آئندہ منصوبہ بندی کے لیے ڈیٹا فراہم کرتی ہے(Patton, 2015) ۔

- **مقصد :** نتائج کا جائزہ لینا اور پروگرام کی قدر کا تعین کرنا۔
- **مثال :** سال کے آخر میں ایک رپورٹ تیار کرنا جو یہ دکھائے کہ کتنے سیکھنے والوں نے رہنمائی سیشنز کے بعد اپنی ملازمت کے لیے تیاری کی مہارتوں میں بہتری پیدا کی۔

4۔ عملی جانچ(Process Evaluation)

عمل کی جانچ اس بات کا تجزیہ کرتی ہے کہ پروگرام کس طرح نافذ کیا جا رہا ہے، نہ کہ اس کے نتائج کا Rossi)

(et al., 2004)۔ یہ طریقوں، وسائل، عملے کی شمولیت، اور سیکھنے والوں کی شرکت پر نظر ڈالتی ہے۔

- **مقصد:** نفاذ میں موجود طاقتوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کرنا۔
- **مثال:** کسی رہنمائی ورکشاپ کے دوران حاضری کے ریکارڈ، تدریسی مواد، اور مشیر و سیکھنے والے کے درمیان تعامل کا تجزیہ کرنا۔

5. اثرات کی جانچ (Impact Evaluation)

اثرات کی جانچ رہنمائی پروگراموں کے طویل مدتی اثرات کو ماپتی ہے، خاص طور پر سیکھنے والوں اور کمیونٹی پر (OECD, 2018)۔ یہ رویے میں تبدیلی، پیشہ ورانہ نتائج، یا کمیونٹی کی ترقی کا جائزہ لیتی ہے۔

- **مقصد:** پائیداری اور حقیقی زندگی کے اثرات کا اندازہ لگانا۔
- **مثال:** یہ دیکھنے کے لیے اُن سیکھنے والوں کا پتہ لگانا جنہوں نے کیریئر مشاورت سیشنز میں شرکت کی تھی کہ کیا انہوں نے دو سال کے اندر ملازمت حاصل کر لی۔

سرگرمی (Activity)

اپنی کمیونٹی میں کسی رہنمائی یا مشاورت پروگرام (رسمی یا غیر رسمی) کا انتخاب کریں۔ وضاحت کریں کہ کس طرح ہر قسم کی جانچ (تشخیصی، تشکیلی، خلاصہ جاتی، عمل، اور اثرات) اس پر لاگو کی جا سکتی ہے۔ ایک مختصر رپورٹ تیار کریں (2-3 صفحات)۔

خود آزمائی (Self-Assessment)

1. تشخیصی جانچ کا بنیادی مقصد کیا ہے؟
2. تشکیلی جانچ اور خلاصہ جاتی جانچ میں کیا فرق ہے؟
3. غیر رسمی تعلیمی ماحول میں اثرات کی جانچ خاص طور پر کیوں اہم ہے؟
4. اپنی ذاتی تجربے سے عمل کی جانچ کی ایک مثال دیں۔

7.2۔ پروگرام کی جانچ (Program Evaluation)

پروگرام کی جانچ ایک جامع عمل ہے جو انفرادی جانچ سے آگے بڑھ کر رہنمائی پروگرام کے مجموعی ڈیزائن،

نفاذ، اور نتائج کا جائزہ لیتا ہے (Fitzpatrick, Sanders, & Worthen, 2011) ۔ یہ نہ صرف اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ آیا پروگرام کامیاب ہوا ہے بلکہ اس پر بھی کہ یہ کیوں کام کر رہا ہے یا کیوں نہیں کر رہا۔ غیر رسمی تعلیم کے پروگراموں کی جانچ کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جا سکتے ہیں، جن میں سے ہر ایک کے اپنے فوائد ہوتے ہیں۔ ایک **مخلوط طریقہ کار (Mixed-Method Approach)** جو معیاری اور مقداری ڈیٹا کو یکجا کرتا ہے، اکثر سب سے مؤثر سمجھا جاتا ہے۔ Fobel اور Kolleck (2021) نے اس بات پر زور دیا ہے کہ غیر رسمی ماحول میں جانچ کے عمل میں ثقافتی باریکیاں اور مقامی علم شامل ہونا چاہیے تاکہ کمیونٹی کی خصوصیات اور ضروریات کی عکاسی ہو سکے۔

مقداری طریقے سیکھنے والوں کے نتائج، حاضری کے ریکارڈز، اور تکمیل کی شرح کے شماریاتی تجزیے شامل کر سکتے ہیں۔ جبکہ **معیاری طریقے**، جیسا کہ Widodo اور ساتھیوں (2017) نے ذکر کیا ہے، انٹرویوز، فوکس گروپ مباحثے، اور شرکاء کے مشاہدات پر مشتمل ہو سکتے ہیں تاکہ پروگرام کے اثرات کی گہری سمجھ حاصل کی جا سکے۔

گزشتہ چند برسوں میں، **ای-لرننگ (E-learning)** غیر رسمی تعلیم کا ایک اہم پہلو بن کر ابھرا ہے، خاص طور پر COVID-19 جیسی ہنگامی صورتحال کے دوران۔ Herwina اور ساتھیوں (2022) کی تحقیق اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ ای-لرننگ کے اثرات کو تدریسی طریقہ کار اور سیکھنے والوں کی شمولیت پر ضرور پرکھنا چاہیے، خاص طور پر غیر رسمی تعلیم کے تناظر میں۔

1. ضروریات کا تجزیہ (Needs Assessment)

ہر مؤثر پروگرام جانچ کی شروعات سیکھنے والوں کی ضروریات کی نشاندہی سے ہوتی ہے۔ غیر رسمی تعلیم میں یہ ضروریات خواندگی کی ترقی، پیشہ ورانہ تربیت، نفسیاتی مدد، یا کیریئر رہنمائی شامل ہو سکتی ہیں (Kellaghan & Stufflebeam, 2003)۔

- **مثال:** ایک ضرورت کا سروے ظاہر کرتا ہے کہ بالغ سیکھنے والے چھوٹے کاروبار کے مواقع پر مشاورت چاہتے ہیں۔

2. مقاصد کی جانچ (Objectives Evaluation)

پروگرام کے مقاصد کی وضاحت، حقیقت پسندی، اور مطابقت کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ غیر حقیقی یا مبہم مقاصد

اکثر پروگرام کی ناکامی کا سبب بنتے ہیں(Stufflebeam, 2001) ۔

- **مثال :** اگر ہدف یہ ہے کہ "تمام سیکھنے والوں کو زندگی بھر کے روزگار کے لیے بااختیار بنانا"، تو اسے قابلِ پیمائش مقاصد میں تقسیم کیا جانا چاہیے، جیسے "80٪ شرکاء میں سی وی لکھنے کی مہارت بہتر بنانا"۔

3. نفاذ کا جائزہ(Implementation Review)

یہ مرحلہ پروگرام کی اصل فراہمی کا جائزہ لیتا ہے۔ کیا مشیروں نے منصوبے پر عمل کیا؟ کیا مناسب وسائل فراہم کیے گئے؟ کیا سیکھنے والے فعال طور پر شامل رہے؟(Fitzpatrick et al., 2011) ۔

• **مثال :** اس بات کا جائزہ لینا کہ آیا مشیروں کو مؤثر طریقے سے سیشنز فراہم کرنے کے لیے مناسب تربیت دی گئی تھی۔

4. کارکردگی کی جانچ(Performance Evaluation)

یہ جانچ پروگرام کے عملے اور شرکاء کی کارکردگی پر توجہ دیتی ہے۔ اس میں دیکھا جاتا ہے کہ مشیر کتنی اچھی طرح کام کر رہے ہیں اور سیکھنے والے کیسے ردعمل دے رہے ہیں۔

- **مثال :** اساتذہ کا فیڈ بیک اور سیکھنے والوں کے اطمینان کے سروے۔

5. نتائج اور اثرات کی جانچ(Outcomes and Impact Evaluation)

یہ مرحلہ قلیل مدتی نتائج اور طویل مدتی اثرات کا جائزہ لیتا ہے۔ کیا پروگرام نے سیکھنے والوں کے خود اعتمادی، ملازمت کے مواقع، یا فیصلہ سازی کی مہارت میں بہتری پیدا کی؟ کیا اس کا کمیونٹی پر وسیع اثر پڑا؟

- **مثال :** رہنمائی پروگرام کے بعد پیشہ ورانہ کورسز میں اندراج میں اضافہ۔

6. بہتری کے اقدامات(Improvement Measures)

جانچ اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک اس میں بہتری کے لیے سفارشات شامل نہ ہوں۔ ان میں نصاب کا دوبارہ ڈیزائن، مشیروں کے لیے مزید تربیت، یا کمیونٹی کے ساتھ مضبوط شراکت داری شامل ہو سکتی ہیں۔

سرگرمی (Activity)

کسی غیر رسمی تعلیمی پروگرام (مثلاً بالغ خواندگی، پیشہ ورانہ تربیت، یا زندگی کی مہارتوں کی تعلیم) کا انتخاب کریں۔ ایک جانچ منصوبہ تیار کریں جس میں یہ پہلو شامل ہوں:

- ضروریات کا تجزیہ
- مقاصد کا تجزیہ
- نفاذ کا جائزہ
- کارکردگی کی جانچ
- نتائج اور اثرات

اپنا منصوبہ ورکشاپ مباحثے میں پیش کریں۔

7.3۔ خود جانچ (Self-Assessment)

1. پروگرام کی جانچ میں ضروریات کا تجزیہ پہلا قدم کیوں سمجھا جاتا ہے؟
2. کارکردگی کی جانچ اور نتائج کی جانچ میں کیا فرق ہے؟
3. رہنمائی پروگرام کو مضبوط بنانے کے لیے بہتری کے دو اقدامات بتائیں۔

خلاصہ (Summary)

اس یونٹ میں غیر رسمی تعلیم میں رہنمائی اور مشاورت پروگراموں کی مؤثریت کو یقینی بنانے میں جانچ کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ جانچ کوئی ایک وقتی عمل نہیں بلکہ ایک مسلسل سرگرمی ہے جو پروگرام کے نفاذ سے پہلے تشخیصی مرحلے سے لے کر تشکیلی اور خلاصہ جاتی مراحل تک پھیلی ہوتی ہے، اور اس میں عمل اور اثرات کی جانچ بھی شامل ہے۔

مزید یہ کہ پروگرام کی جانچ ایک جامع نقطہ نظر فراہم کرتی ہے جو ضروریات، مقاصد، نفاذ، کارکردگی، اور نتائج کا جائزہ لیتی ہے۔ یہ نہ صرف پروگرام کی کامیابی کا تعین کرتی ہے بلکہ بہتری اور پائیداری کے لیے قیمتی فیڈبیک بھی فراہم کرتی ہے۔

آخر کار، جانچ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ رہنمائی پروگرام متعلقہ، سیکھنے والے پر مرکوز، اور اثر انداز رہیں، اور غیر رسمی تعلیم میں مساوات، شمولیت، اور زندگی بھر سیکھنے کے وسیع تر مقاصد میں حصہ ڈالیں۔

اہم نکات:

1. رہنمائی اور مشاورت کے پروگرام غیر رسمی تعلیم میں ایک بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔
2. یہ پروگرام سیکھنے والوں کو تعلیمی، سماجی اور نفسیاتی مدد فراہم کرتے ہیں
3. غیر رسمی تعلیم میں طلبہ مختلف عمر، پس منظر اور مسائل کے حامل ہوتے ہیں۔
4. رہنمائی کے پروگرام ان طلبہ کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔
5. ان پروگراموں کا مقصد سیکھنے والوں کو تعلیمی سفر میں رہنمائی فراہم کرنا ہے۔
6. غیر رسمی تعلیم میں رہنمائی خدمات طلبہ کی تعلیمی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
7. یہ پروگرام طلبہ کو فیصلہ سازی اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت فراہم کرتے ہیں۔
8. رہنمائی اور مشاورت کے پروگرام تعلیمی عدم تسلسل اور سماجی دباؤ جیسے مسائل کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔
9. یہ خدمات طلبہ کو ذاتی اور پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔
10. ان پروگراموں کے مؤثر نفاذ سے طلبہ کی کارکردگی اور اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔

حوالہ جات

- Sutisna et al. "Impact of Learning Assistance on Improving the Pedagogic Competence of Tutors" (2019) doi:10.2991/icetep-18.2019.23
- Febriany "Implementing non-formal education for the locals: the case of Tanah Ombak and fishermen community" (2023) doi:10.61511/jssew.v1i1.2023.65
- Windarsari et al. "Local Knowledge in Non-formal Education: A Case Study in Historical Learning at SKB Sukoharjo" (2017) doi:10.2991/ictte-17.2017.14
- Fobel and Kolleck "Regional Patterns of Access and Participation in Non-Formal Cultural Education in Germany" Education sciences (2021) doi:10.3390/educsci12010013
- Widodo et al. "Analysis of Non-Formal Education Leadership" (2017) doi:10.2991/nfe-16.2017.60
- Herwina et al. "Governance Innovation of the Non-Formal Education in Handling the Crisis of Community Learning Services During the Covid-19 Pandemic" (2022) doi:10.33394/jk.v8i1.4298
- Afolabi, A. O. (2014). *Evaluation in guidance and counselling: The Nigerian perspective*. Ibadan: University Press.
- Fitzpatrick, J. L., Sanders, J. R., & Worthen, B. R. (2011). *Program evaluation: Alternative approaches and practical guidelines* (4th ed.). Upper Saddle River, NJ: Pearson Education.
- Kellaghan, T., & Stufflebeam, D. L. (2003). *International handbook of educational evaluation*. Dordrecht: Kluwer Academic Publishers.
- OECD. (2018). *Education policy outlook 2018: Putting student learning at the centre*. Paris: OECD Publishing. https://doi.org/10.1787/9789264301528-en
- Patton, M. Q. (2015). *Qualitative research and evaluation methods* (4th ed.). Thousand Oaks, CA: Sage Publications.
- Rossi, P. H., Lipsey, M. W., & Freeman, H. E. (2004). *Evaluation: A*

systematic approach (7th ed.). Thousand Oaks, CA: Sage Publications.

- Scriven, M. (1991). *Evaluation thesaurus* (4th ed.). Newbury Park, CA: Sage Publications.
- Stufflebeam, D. L. (2001). Evaluation models. *New Directions for Evaluation, 89*(Spring), 7–98. https://doi.org/10.1002/ev.3
- Tyler, R. W. (2013). *Basic principles of curriculum and instruction*. Chicago: University of Chicago Press. (Original work published 1949)
- UNESCO. (2017). *A guide for ensuring inclusion and equity in education*. Paris: UNESCO

یونٹ نمبر 8

غیر رسمی تعلیم میں رہنمائی اور مشاورت سرانجام دینے والے ادارے

تحریر: شمسہ کنول

نظر ثانی: ڈاکٹر طاہرہ بی بی

یونٹ کا تعارف

غیر رسمی تعلیم میں رہنمائی اور مشاورت کی خدمات کا تنظیمی ڈھانچہ طلباء کی ذاتی اور تعلیمی ترقی کو فروغ دینے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے، خاص طور پر ان کے لیے جو روایتی تعلیمی نظام تک رسائی سے محروم رہتے ہیں۔ غیر رسمی تعلیم میں مختلف تعلیمی طریقہ کار شامل ہوتے ہیں جو اُن گروہوں تک پہنچنے کے لیے ترتیب دیے جاتے ہیں جو عموماً روایتی اسکولنگ سے باہر رہتے ہیں۔ اس میں نوجوانوں، بالغوں اور پسماندہ طبقوں کے لیے ایسے پروگرام شامل ہیں جو ذاتی اور پیشہ ورانہ ترقی کے لیے ضروری مختلف مہارتوں اور صلاحیتوں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ اس تناظر میں رہنمائی اور مشاورت کا کردار مزید اہم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ سیکھنے والوں کی تعلیمی، جذباتی اور سماجی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور انہیں اس قابل بناتا ہے کہ وہ نہ صرف اپنی تعلیم میں بلکہ روزمرہ زندگی میں بھی چیلنجز کا مقابلہ کر سکیں (Awalya et al., 2023; Putro, 2023)۔

مؤثر رہنمائی اور مشاورت کی خدمات ایک جامع نقطہ نظر پر مبنی ہوتی ہیں جو نہ صرف طلبہ کی مدد کرتی ہیں بلکہ اساتذہ اور انتظامیہ کے عملے کی بھی معاونت کرتی ہیں۔ ان خدمات کے ہمہ جہتی انتظام، جیسا کہ Awalya اور ساتھیوں نے بیان کیا، میں پیشہ ورانہ معیارات کو عملی طور پر نافذ کرنا اور تعلیمی مقاصد کو کمیونٹی کی منفرد ضروریات سے ہم آہنگ کرنا شامل ہے (Awalya et al., 2023)۔ اس طرح، منتظمین اور مشیران کو مل کر ایسا ماحول تشکیل دینا چاہیے جو غیر رسمی تعلیمی پروگراموں میں شامل تمام شرکاء کے اندر ذاتی ترقی اور سماجی ذمہ داری کو فروغ دے۔

غیر رسمی تعلیم (Non-Formal Education) کا مقصد ایسے افراد کو تعلیم فراہم کرنا ہے جو مختلف وجوہات کی بنا پر رسمی تعلیمی نظام کا حصہ نہیں بن سکے۔ یہ نظام عام طور پر بالغوں، گھریلو خواتین، ملازمین یا معاشی طور پر پسماندہ طبقے کو تعلیم دینے کے لیے بنایا جاتا ہے۔ اس تعلیمی نظام میں رہنمائی (Guidance) اور مشاورت (Counselling) کی خدمات نہایت اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ ایسے سیکھنے والے اکثر مختلف نفسیاتی، معاشرتی اور تعلیمی مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔

رہنمائی اور مشاورت کے ذریعے نہ صرف سیکھنے والے اپنی تعلیمی مشکلات حل کر سکتے ہیں بلکہ اپنی زندگی کے دیگر پہلوؤں میں بھی بہتری لا سکتے ہیں۔ ایک مؤثر رہنمائی پروگرام تب ہی کامیاب ہو سکتا ہے جب اسے منظم اور

مربوط طریقے سے چلایا جائے۔ اس کے لیے سب سے پہلے **مشیر کی بھرتی**، پھر **مشیر اور انتظامیہ کے درمیان بہتر تعلقات**، اور آخر میں **انتظامی خدمات کا مؤثر نظام** ضروری ہے۔

یہ یونٹ اسی تناظر میں ترتیب دیا گیا ہے تاکہ معلمین، منتظمین اور مشیران اس موضوع کو بہتر انداز میں سمجھ سکیں۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعے کے بعد درج ذیل مقاصد حاصل کر سکیں گے:

1. غیر رسمی تعلیم میں رہنمائی اور مشاورت کی اہمیت بیان کرنا
2. رہنمائی پروگرام کے تنظیمی ڈھانچے کی وضاحت کرنا
3. مشیر کی بھرتی کے اصول و مراحل کو سمجھنا
4. مشیر اور انتظامیہ کے تعلقات کی نوعیت بیان کرنا
5. رہنمائی خدمات کے انتظامی پہلوؤں کو اجاگر کرنا

8.1۔ مشیر کی بھرتی (Recruitment of Counsellor)

غیر رسمی تعلیم کے تناظر میں مشیروں کی بھرتی ایک نہایت اہم پہلو ہے جو رہنمائی خدمات کی مؤثریت کو تشکیل دیتا ہے۔ یہ عمل ایسے امیدواروں پر مرکوز ہونا چاہیے جو نہ صرف تعلیمی قابلیت رکھتے ہوں بلکہ مؤثر مشاورت کے لیے درکار بین الشخصی اور نفسیاتی مہارتوں سے بھی آراستہ ہوں۔ Amatea اور Clark کے مطابق، اچھی طرح سے تیار کردہ اسکول مشیر اپنے کردار میں زیادہ مؤثر ثابت ہوتے ہیں، جس سے طلبہ کے نتائج میں نمایاں بہتری آتی ہے (Amatea & Clark, 2005)۔ مزید برآں، Holcomb-McCoy اور Bradley اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مشیروں کی بھرتی میں متنوع اور کثیر الثقافتی نقطہ نظر اپنانا ضروری ہے تاکہ طلبہ کی متنوع آبادی کی عکاسی کی جا سکے، جو مشاورت کے عمل میں ہمدردی اور سمجھ بوجھ کو فروغ دے سکتا ہے (Holcomb-McCoy & Bradley, 2003)۔

بھرتی کے عمل کو مؤثر بنانے کے لیے ادارے واضح مہارت کے ڈھانچے قائم کر سکتے ہیں جو مشیر کے کردار کے لیے مطلوبہ مخصوص صلاحیتوں اور خصوصیات کو بیان کریں۔ Amatea اور Clark کے ایک معیاری مطالعے میں اس بات کی وکالت کی گئی ہے کہ مشیر کی تیاری کے پروگراموں میں قیادت کی مہارت اور کمیونٹی سے وابستگی پر زور دیا جانا چاہیے تاکہ امیدوار تعلیمی ماحول میں اپنی ذمہ داریوں کے دائرہ کار کو بہتر طور پر سمجھ سکیں (Amatea & Clark, 2005)۔ یہ تیاری نہایت اہم ہے کیونکہ اسکول کے منتظمین کی آراء اکثر مشیروں کے حصول اور ان کی مؤثریت پر اثر انداز ہوتی ہیں، کیونکہ ان کے کردار کو تعلیمی امنگوں اور سماجی مقاصد سے ہم آہنگ ہونا چاہیے (Karataş & Kaya, 2015; Akunne & Nwadinobi, 2020)۔

مشیر (Counsellor) کا انتخاب رہنمائی پروگرام کی کامیابی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ غیر رسمی تعلیمی ادارے میں سیکھنے والوں کا پس منظر متنوع ہوتا ہے۔ ان میں سے اکثر افراد سماجی، نفسیاتی اور معاشی مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔ ایسے حالات میں ایک مؤثر مشیر نہ صرف ان کے تعلیمی مسائل حل کرتا ہے بلکہ ان کی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی میں رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔

مشیر کی بھرتی کی اہمیت

- صحیح شخص کا انتخاب رہنمائی پروگرام کو کامیاب یا ناکام بنا سکتا ہے۔
- مشیر کی شخصیت، مہارت اور تجربہ براہ راست طلبہ کی کارکردگی اور اطمینان پر اثر انداز ہوتا ہے۔
- بھرتی کے مؤثر طریقہ کار سے شفافیت اور اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔

مشیر کی بھرتی کے اصول

1. **شفافیت :** بھرتی کا عمل کھلا، واضح اور میرٹ پر مبنی ہونا چاہیے۔
2. **قابلیت اور تربیت :** امیدوار کے پاس تعلیمی اہلیت اور پیشہ ورانہ تربیت ہونا ضروری ہے۔
3. **اخلاقی اصول :** امیدوار میں ایمانداری، ہمدردی، اور رازداری کا احساس ہونا چاہیے۔

مشیر کے لیے درکار اہلیت

- کم از کم ماسٹر ڈگری (تعلیم، نفسیات یا سوشل ورک میں)
- Guidance & Counselling میں ڈپلومہ یا کورس
- زبان اور ثقافت کا علم
- ہمدردی، صبر، اور مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت

بھرتی کا طریقہ کار

(الف) ضرورت کا تعین:

ادارہ یہ طے کرے کہ کتنے مشیروں کی ضرورت ہے اور ان کی ذمہ داریاں کیا ہوں گی۔

(ب) اشتہار:

- اخبار، ویب سائٹ، اور لوکل کمیونٹی میں اشتہار دیا جائے۔
- اشتہار میں اہلیت، تجربہ، ذمہ داریاں اور تنخواہ واضح لکھی جائیں۔

(ج) انتخاب کا عمل:

- درخواستوں کی جانچ پڑتال
- تحریری ٹیسٹ (اگر ضروری ہو)
- انٹرویو
- عملی مظاہرہ (Role Play)

(د) تقرری:

- کامیاب امیدوار کو آفر لیٹر دینا
- معاہدے میں ذمہ داریاں، رازداری، اور تنخواہ کی وضاحت

مثال:

AIOU کے Distance Learning پروگرام میں بھرتی کیے گئے مشیران کو تربیت دی جاتی ہے تاکہ وہ سیکھنے والوں کی نفسیاتی اور تعلیمی ضروریات پوری کر سکیں (UNESCO, 2017)۔

سرگرمی (Activity)

ایک فرضی ادارہ تصور کریں جو بالغ تعلیم کا پروگرام چلا رہا ہے۔ اس ادارے کے لیے ایک بھرتی اشتہار تیار کریں جس میں:

- ✓ تعلیمی اہلیت
- ✓ ذمہ داریاں
- ✓ درخواست دینے کا طریقہ
- ✓ انتخاب کے مراحل

واضح طور پر لکھے جائیں۔

خود آزمائی نمبر 1:

1. غیر رسمی تعلیم میں مشیروں کی بھرتی کیوں اہم ہے؟ وضاحت کریں۔
2. ایک مؤثر مشیر کے لیے کون سی تعلیمی اور شخصی خصوصیات ضروری ہیں

3. مشیر کی تیاری کے کن پہلوؤں پر زور دیا جانا چاہیے؟
4. بھرتی کے عمل میں انتظامیہ کے کردار کی وضاحت کریں
5. کون سے عوامل مشیر کے انتخاب کو متاثر کرتے ہیں؟ مثال دیں۔
6. قیادت اور کمیونٹی انگیجمنٹ کی صلاحیت کیوں اہم ہے؟

8.2۔ مشیر اور انتظامیہ کے تعلقات (Relationship of Counsellor with Administration)

مشیر ان اور اسکول انتظامیہ کے درمیان تعلق رہنمائی خدمات کی فعالیت اور مؤثریت میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسکول منتظمین جو رہنمائی خدمات کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں، مشیروں کے لیے بہتر کام کے ماحول فراہم کرنے اور معاونت کرنے کا رجحان رکھتے ہیں (Karataş & Kaya, 2015; Olanrewaju & Suleiman, 2019)۔ یہ تعاون پر مبنی تعلق نہ صرف مشیروں کے لیے پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع بڑھاتا ہے بلکہ یہ بھی یقینی بناتا ہے کہ جامع رہنمائی پروگرام طلبہ کی متنوع ضروریات کو پورا کریں۔

Mamboleo اور ساتھیوں کے مطابق، اسکولوں میں مؤثر انتظامیہ وسائل کی فراہمی اور معاون پالیسیوں کے ذریعے مضبوط مشاورت پروگراموں کے قیام کو فروغ دیتی ہے، جو مشیروں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے (Mamboleo et al., 2015) ۔ مزید برآں، مشیر ان اور منتظمین کے درمیان مثبت تعلق ایک ایسے ماحول کو فروغ دیتا ہے جہاں طلبہ کی فلاح و بہبود کو ترجیح دی جاتی ہے، جس سے مجموعی تعلیمی تجربہ بہتر ہوتا ہے (Muthondeki & Musita, 2021)۔ پائیدار تعلقات کے لیے مشیروں اور انتظامیہ کے درمیان باقاعدہ فیڈ بیک اور کھلا رابطہ ناگزیر ہے۔ Karataş اور Kaya کی تحقیق اس بات پر زور دیتی ہے کہ مشیروں کے کردار کے بارے میں ایک مشترکہ وژن کی ضرورت ہے تاکہ اعتماد اور تعاون کو فروغ دیا جا سکے (Karataş & Kaya, 2015)۔

کسی بھی تعلیمی ادارے میں، خصوصاً **غیر رسمی تعلیمی نظام** میں، مشیر (Counsellor) اور انتظامیہ کے درمیان تعلقات رہنمائی خدمات کی کامیابی کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انتظامیہ وہ قوت ہے جو مالی وسائل، افرادی قوت، پالیسی، اور ڈھانچہ فراہم کرتی ہے، جبکہ مشیر وہ فرد ہے جو براہ راست طلبہ کے ساتھ کام کرتا ہے اور ان کے تعلیمی و نفسیاتی مسائل حل کرتا ہے۔ اگر ان دونوں کے درمیان اعتماد، تعاون اور مؤثر رابطہ نہیں ہوگا تو

رہنمائی خدمات ناکام ہو سکتی ہیں۔

تعلقات کی اہمیت

- **پالیسی پر عمل درآمد :** انتظامیہ رہنمائی پالیسی بناتی ہے، اور مشیر اس پر عمل درآمد کرتا ہے۔
- **وسائل کی فراہمی :** بجٹ، سہولیات اور تربیت فراہم کرنا انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔
- **رہنمائی خدمات کی مانیٹرنگ :** انتظامیہ مشیر کی کارکردگی کا جائزہ لیتی ہے۔
- **طلبہ کے مسائل کا حل :** انتظامیہ کے تعاون کے بغیر مشیر بڑے مسائل حل نہیں کر سکتا۔

تعلقات کے بنیادی اصول

1. **اعتماد اور احترام :** دونوں فریق ایک دوسرے پر اعتماد کریں۔
2. **واضح ذمہ داریاں :** مشیر اور انتظامیہ کے رولز تحریری طور پر طے کیے جائیں۔
3. **باقاعدہ رابطہ :** میٹنگز، رپورٹس اور اپ ڈیٹس کے ذریعے۔
4. **فیصلہ سازی میں شمولیت :** مشیر کو تعلیمی منصوبہ بندی میں شامل کیا جائے۔

تعاون کے ماڈلز

(الف) مرکزی ڈھانچہ:(Centralized Structure)

اس میں رہنمائی پروگرام کا انتظام مکمل طور پر مرکزی سطح پر ہوتا ہے، اور مشیر صرف اپنی ذمہ داریاں ادا کرتا ہے۔

مثال : AIOU میں مرکزی ڈھانچہ موجود ہے، جہاں رہنمائی پالیسی ہیڈ آفس سے بنتی ہے۔

(ب) غیر مرکزی ڈھانچہ:(Decentralized Structure)

اختیارات ذیلی دفاتر یا ریجنل سینٹرز کو دیے جاتے ہیں، اور مشیر کو زیادہ آزادی ملتی ہے۔

مثال : ریجنل سینٹرز میں بھرتی شدہ مشیر ان مقامی ضروریات کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔

(ج) مشترکہ ڈھانچہ:(Mixed Structure)

مرکزی اور غیر مرکزی نظام دونوں کا امتزاج۔

مشکلات اور ان کا حل

- **مسئلہ :** مشیر کی رائے کو اہمیت نہ دینا

حل : فیصلہ سازی میں مشیر کو شامل کرنا

- **مسئلہ :** بجٹ کی کمی

حل : انتظامیہ کو پالیسی میں بجٹ ترجیح دینا

- **مسئلہ :** رابطے کا فقدان

حل : ماہانہ میٹنگز، آن لائن اپ ڈیٹ سسٹم

عملی مثال:

پاکستان کے مختلف غیر رسمی تعلیمی پروگرامز میں دیکھا گیا ہے کہ جہاں انتظامیہ اور مشیر کے درمیان مضبوط رابطہ رہا، وہاں طلبہ کے ڈراپ آؤٹ ریٹ میں کمی آئی(UNESCO, 2017) ۔

سرگرمی(Activity)

فرض کریں آپ ایک مشیر ہیں اور آپ کے ادارے میں انتظامیہ کے ساتھ رابطے کا نظام کمزور ہے۔

- ✓ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے تین عملی تجاویز لکھیں۔
- ✓ ایک چارٹ بنائیں جس میں مشیر اور انتظامیہ کی ذمہ داریاں الگ الگ لکھی جائیں۔

خود آزمائی نمبر2:

1. مشیروں اور انتظامیہ کے درمیان مثبت تعلقات کیوں ضروری ہیں؟
2. Karataşاور Kaya کی تحقیق کے مطابق، کون سے عوامل اعتماد اور تعاون کو بڑھاتے ہیں؟
3. اسکول انتظامیہ مشاورت کی خدمات کو کس طرح فروغ دے سکتی ہے؟
4. مشیران اور منتظمین کے درمیان کھلے رابطے (Open Communication) کے کیا فوائد ہیں؟
5. باہمی اعتماد (Mutual Trust) رہنمائی خدمات کی افادیت میں کس طرح کردار ادا کرتا ہے؟
6. مثبت تعلق طلبہ کے تعلیمی تجربے کو کیسے بہتر بناتا ہے؟

7. موثر تعلقات قائم کرنے کے لیے کون سے عملی اقدامات ضروری ہیں؟

8. پالیسی سازی میں انتظامیہ کا کردار کیوں اہم ہے؟

8.3۔ رہنمائی خدمات کی انتظامی خدمات

انتظامی خدمات رہنمائی اور مشاورت کے مؤثر پروگراموں کی تشکیل میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ خدمات مشاورت کی سرگرمیوں کی تنظیم، انتظام اور ہم آہنگی پر مشتمل ہوتی ہیں تاکہ وہ تعلیمی مقاصد سے ہم آہنگ رہیں۔ مؤثر انتظامی طریقہ کار مشیروں کو اس بات پر توجہ مرکوز کرنے کے قابل بناتے ہیں کہ وہ خدمات فراہم کریں بجائے اس کے کہ انتظامی امور میں الجھے رہیں(Rumrill et al., 2017) ۔مثال کے طور پر، کامیاب پیشہ ورانہ بحالی کی خدمات اکثر ایسے منظم انتظامی ڈھانچوں پر منحصر ہوتی ہیں جو وسائل تک رسائی اور کلائنٹس کے لیے معاونت فراہم کرتے ہیں، جیسا کہ Özdemir نے وضاحت کی ہے(Özdemir, 2016) ۔

تعلیمی ماحول میں منتظمین کو رہنمائی خدمات کو مؤثر طریقے سے منظم کرنے کے لیے جامع حکمت عملی تیار کرنی چاہیے۔ Putri اور ساتھیوں کے مطابق، تعلیمی ریکارڈ کو بہتر بنانا اور خدمات کی مؤثریت میں اضافہ براہ راست مشیروں کی کارکردگی اور طلبہ کی اطمینان میں بہتری سے جڑا ہوا ہے(Putri et al., 2024) ۔مزید برآں، مشاورت کی خدمات کے اہم پہلوؤں پر منتظمین کی تربیت پروگرام کی افادیت کو بڑھا سکتی ہے؛اس کی تائید Lambie اور Sias کے نتائج سے ہوتی ہے، جو مشیروں اور منتظمین دونوں کے لیے مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کی ضرورت پر زور دیتے ہیں (Lambie & Sias, 2009)۔

رہنمائی پروگرام کی کامیابی صرف مشیر کے کردار پر نہیں بلکہ اس بات پر بھی منحصر ہے کہ اس پروگرام کو کس حد تک مؤثر انتظامی خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔ انتظامی خدمات کا مطلب وہ تمام سہولتیں ہیں جو رہنمائی پروگرام کے منظم اور مربوط نفاذ کے لیے ضروری ہیں، جیسے:

- ✓ ریکارڈ کی درست دیکھ بھال
- ✓ وسائل کی فراہمی
- ✓ پالیسی سازی

✓ پروگرام کا جائزہ

یہ خدمات فراہم کرنا ادارے کی بنیادی ذمہ داری ہے کیونکہ مشیر تنہا رہنمائی پروگرام کو کامیاب نہیں بنا سکتا۔

انتظامی خدمات کی اقسام

1۔ ریکارڈ کی دیکھ بھال:(Record Keeping)

- طلبہ کے پروفائل
- رہنمائی سیشن کے نوٹس
- فالواپ رپورٹس

یہ تمام ریکارڈز مستقبل میں تجزیے کے لیے ضروری ہیں۔

2۔ وسائل کی فراہمی:(Provision of Resources)

- رہنمائی کتب اور مواد
- نفسیاتی ٹیسٹس
- انفارمیشن بروشرز
- آن لائن پلیٹ فارم

3۔ پالیسی سازی:(Policy Making)

- رازداری(Confidentiality)
- اخلاقی اصول
- SOPsبرائے رہنمائی سیشنز

4۔ پروگرام کا جائزہ:(Evaluation)

- وقتاً فوقتاً رہنمائی پروگرام کا تجزیہ
- فیڈبیک کے ذریعے بہتری

اہم نکات

- انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ ہر مشیر کو کم از کم بنیادی وسائل فراہم کرے۔
- مشیر کی کارکردگی کا جائزہ لیتے وقت طلبہ کی اطمینان کو بھی مد نظر رکھا جائے۔

سرگرمی:

Group Activity:

ایک چارٹ بنائیں جس میں مشیر اور انتظامیہ کی ذمہ داریاں واضح لکھی جائیں۔

Role Play:

دو طلبہ ایک مشیر اور ایک منتظم کا کردار ادا کریں اور رہنمائی پروگرام پر میٹنگ کا منظر نامہ پیش کریں۔

خود آزمائی نمبر3

1. رہنمائی خدمات میں انتظامی خدمات کی اہمیت کیا ہے؟
2. مؤثر انتظامی ڈھانچے مشاورت کی خدمات کو کیسے بہتر بناتے ہیں؟
3. Putri اور ساتھیوں کی تحقیق کے مطابق، تعلیمی ریکارڈ کا بہتر انتظام مشیروں کی کارکردگی پر کس طرح اثر ڈالتا ہے؟
4. منتظمین کے لیے مشاورت کی خدمات کے اہم پہلوؤں پر تربیت کیوں ضروری ہے؟
5. مشاورت پروگراموں کی کامیابی کے لیے کون سی حکمت عملی اہم ہے؟
6. مسلسل پیشہ ورانہ ترقی (Professional Development) کا انتظامیہ پر کیا اثر پڑتا ہے؟
7. انتظامی خدمات میں وسائل کی فراہمی کے کیا فوائد ہیں؟

انتظامی خدمات کا تفصیلی بیان (مزید نکات اور چیلنجز)

انتظامی ڈھانچہ (Administrative Structure)

انتظامی ڈھانچے کا مقصد رہنمائی اور مشاورت کی خدمات کو ایک منظم فریم ورک کے اندر چلانا ہے۔ اس میں درج ذیل عناصر شامل ہوتے ہیں:

- ✓ مرکزی سطح پر نگرانی (Central Control): رہنمائی پروگرام کے اصول، پالیسیاں اور SOPs مرکزی دفتر سے جاری ہوتے ہیں۔
- ✓ علاقائی یا ضلعی سطح (Regional/Local Level): علاقائی دفاتر کے ذریعے مشیران کی نگرانی اور کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔
- ✓ ادارہ جاتی سطح (Institutional Level): سکول یا سنٹر پر مشیر اور منتظمین کے مابین رابطہ قائم رہتا ہے۔

انتظامی چیلنجز اور حل

1. مالی وسائل کی کمی:

- مسئلہ: بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے رہنمائی خدمات محدود رہتی ہیں۔
- حل: NGOs اور ڈونرز سے تعاون، آن لائن رہنمائی سروسز کا آغاز۔

2. تربیت یافتہ عملے کی کمی:

- مسئلہ: غیر رسمی تعلیمی اداروں میں ماہر مشیران کم ملتے ہیں۔
- حل: فاصلاتی تربیتی پروگرامز اور ورکشاپس کا اہتمام۔

3. ریکارڈ مینجمنٹ کا فقدان:

- مسئلہ: ڈیجیٹل ریکارڈ نہ ہونے سے مسائل بڑھتے ہیں۔
- حل: MIS (Management Information System) متعارف کرانا۔

4. طلبہ کی رازداری (Confidentiality):

- مسئلہ: مشاورت کے دوران طلبہ کی معلومات کا افشاء ہونا۔
- حل: سخت پالیسی اور قانونی معاہدے پر دستخط۔

عملی مثال:(Case Study)

پاکستان میں غیر رسمی تعلیم کے مراکز میں نفسیاتی و تعلیمی مشاورت:

پنجاب لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے رہنمائی خدمات کو بہتر بنانے کے لیے 2023 میں MIS سسٹم متعارف کرایا جس کے ذریعے ہر مشیر کی کارکردگی اور طلبہ کی پروفائل کو آن لائن ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ اس اقدام سے شفافیت اور معیار میں اضافہ ہوا۔

اہم نکات

1. غیر رسمی تعلیم میں رہنمائی اور مشاورت کی خدمات سیکھنے والوں کی ذاتی، سماجی اور تعلیمی ترقی کے لیے نہایت ضروری ہیں۔
2. مشیروں کی بھرتی ایک منظم عمل ہونا چاہیے جو تعلیمی قابلیت کے ساتھ ساتھ شخصی اور نفسیاتی مہارتوں کو بھی مد نظر رکھے۔
3. مؤثر مشیر وہ ہیں جو قیادت، کمیونٹی انگیجمنٹ اور کثیر الثقافتی حساسیت کی صلاحیت رکھتے ہوں۔
4. انتظامیہ اور مشیروں کے درمیان مثبت تعلق رہنمائی خدمات کی افادیت بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔
5. اسکول یا ادارے کی انتظامیہ جب مشاورت کی اہمیت کو تسلیم کرتی ہے تو مشیروں کو بہتر وسائل اور سہولیات فراہم کرتی ہے۔
6. مشیروں اور منتظمین کے درمیان کھلا اور باہمی رابطہ اعتماد، تعاون اور مشترکہ وژن کو فروغ دیتا ہے۔
7. رہنمائی خدمات کی کامیابی کے لیے انتظامی خدمات جیسے منصوبہ بندی، تنظیم، اور وسائل کی فراہمی بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔
8. مؤثر انتظامی ڈھانچے مشیروں کو اپنے کام پر زیادہ توجہ دینے کا موقع فراہم کرتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ انتظامی امور میں وقت ضائع کریں۔
9. منتظمین اور مشیروں کے لیے مسلسل تربیت اور پیشہ ورانہ ترقی رہنمائی پروگراموں کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔
10. رہنمائی خدمات میں مضبوط انتظامی حکمت عملی نہ صرف مشیروں کی کارکردگی بہتر بناتی ہے بلکہ طلبہ کے لیے معیاری اور مؤثر خدمات فراہم کرنے میں مدد دیتی ہے۔

حوالہ جات

- Abdurrahman, I. (2021). Implementation Of Guidance And Counseling Program In Madrasah Aliyah Islamic Boarding School Darul Ulum Asahan. *International Journal of Education Social Studies and Management (Ijessm)*, 1(2), 28. doi:10.52121/ijessm.v1i2.28
- Akunne, J. G., & Nwadinobi, M. O. (2020). Administrators Rating of School Counsellor's Competencies in Information, Counselling and Follow-up Service Delivery. *Advances in Research*, 21(2), 89-97. doi:10.9734/air/2020/v21i230184
- Alloph, M., & Msonge, F. (2023). Challenges Facing Teachers in the Provision of Career Guidance Services to Secondary School Students in Magu District, Tanzania. *East African Journal of Education Studies*, 6(2), 1277. doi:10.37284/eajes.6.2.1277
- Awalya, A., Salim, M., & Ja'far, M. (2023). Management Models of Guidance and Counseling Services to Increase Performance Based on Android Applications. *Konseling Edukasi Journal of Guidance and Counseling*, 7(1), 17226. doi:10.21043/konseling.v7i1.17226
- Humphrey, G., & Traxler, A. (2011). *Organization of Guidance Services*. New York: Education Press.
- Ilhamuddin, B., & Alisyahbana, M. (2020). Improving Political Behavior Through Group Counseling Services with Sociodrama Techniques in Schools. *Studies in Philosophy of Science and Education*, 1(3), 55. doi:10.46627/sipose.v1i3.55
- Karataş, H., & Kaya, A. (2015). An Investigation of the Perceptions of School Administrators Towards the Roles and Duties of School Counselors. *Eurasian Journal of Educational Research*, 15(61), 89-108. doi:10.14689/ejer.2015.61.10
- Lambie, G. W., & Sias, T. (2009). An Integrative Psychological Developmental Model of Supervision for Professional School Counselors-in-Training. *Journal of Counseling & Development*, 87(4), 292-299. doi:10.1002/j.1556-6678.2009.tb00116.x
- Mamboleo, G. M., Mwarumba, D., & Kiriga, A. J. (2015). Vocational Rehabilitation Services and Outcomes for Individuals with Arthritis in the United States. *Journal of Vocational Rehabilitation*, 39(1), 1-10. doi:10.3233/JVR-150730

- Muthondeki, F. K., & Musita, S. (2021). Assessment of the Effectiveness of Guidance and Counselling Establishment Programme on Administration Police Officers' Self Efficacy in Nairobi County, Kenya. *European Journal of Humanities and Social Sciences*, 13(1), 267-281. doi:10.24018/ejsocial.2021.1.4.119
- Olanrewaju, S., & Suleiman, A. (2019). Perception Assessment of Guidance and Counseling Services among Educational Stakeholders in Selected Secondary Schools in Oyo State, Nigeria. *Indonesian Journal of Educational Counseling*, 1(2), 102-117. doi:10.30653/ 001.201931. 62
- Özdemir, S. (2016). Determination of the Relationship between Quality of Teaching Processes and Learning Resources with Student Achievement (The Sample of Gaziantep University). *Elektronik Sosyal Bilimler Dergisi*, 15(58), 211-230. doi:10.17755/esosder.258814
- Punjab Literacy Department. (2023). *MIS for Non-Formal Education*. Government of Punjab.
- Purnama, I., Sumadi, M., & Stiawan, J. (2020). Identification of Guidance and Counseling Service Needs for Higher Education Students at Universitas Negeri Yogyakarta. *Advances in Social Science, Education and Humanities Research*, 197, 10.2991/assehr.k.200814.072
- Purnamasari, V., & Daniel, J. (2017). Counseling and Guidance Services in Managing the Dynamics of National Education System. *Jurnal Ilmiah Pendidikan*, 13(1), 1-10. doi:10.21831/jip.v13i1.9740
- Putro, H. (2023). Implementation of Inspirative Models of Guidance and Counseling Services Curriculum Independent at Inspiring School. *International Journal of Asian Education*, 4(1), 323. doi:10.46966/ijae.v4i1.323
- Rao, S. N. (2019). *Counselling and Guidance*. Tata McGraw-Hill Education.
- Rumrill, P. D., Szymanski, E. M., & Long, M. (2017). Demographic and Service-Related Correlates of Competitive Employment Outcomes among State-Federal Vocational Rehabilitation Clients with Learning Disabilities: A Purposeful Selection Logistic Regression Analysis. *Journal of Vocational Rehabilitation*, 46(2), 113-126. doi:10.3233/jvr-170889
- UNESCO (2017). *Guidance and Counselling in Non-Formal Education*. Paris: Publishing

یونٹ نمبر 9

کمیونٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اور ثقافتی پہلو

تحریر: ڈاکٹر طاہرہ بی بی

نظر ثانی: شمسہ کنول

فہرست

یونٹ کا تعارف

یونٹ کے مقاصد

9.1 کمیونٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اور ثقافتی پہلوؤں کی سمجھ بوجھ

9.2 اخلاقی اصولوں پر عمل کرنے کی ضرورت

9.3 ثقافتی مہارتوں کی ترقی

9.4 کمیونٹی موبلائزیشن اور شمولیت میں اخلاقی مسائل کا حل

9.5 کمیونٹی موبلائزیشن میں اخلاقی پہلوؤں کو درپیش خطرات

یونٹ کا تعارف

کمیو نٹی موبلائزیشن ایک ایسا عمل ہے جو افراد اور گروہوں کو ایک مشترکہ مقصد یا مسئلے کے حل کے لیے متحرک کرتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد کمیو نٹی کو بااختیار بنانا، انہیں اپنی ضروریات اور ترجیحات کا تعین کرنے کے قابل بنانا اور ان مسائل کے حل میں فعال شراکت داری کو فروغ دینا ہے۔ تاہم یہ عمل محض سوشل آرگنائزیشن یا رضاکارانہ شرکت تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کے ساتھ گہرے اخلاقی (Ethical) اور ثقافتی (Cultural) پہلو بھی جڑے ہوتے ہیں۔ اگر ان پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا جائے تو کمیو نٹی موبلائزیشن کا پورا عمل غیر مؤثر ہو سکتا ہے یا اس کے الٹے نتائج سامنے آسکتے ہیں۔

اخلاقی پہلو اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ کمیو نٹی موبلائزیشن کے دوران کن اصولوں اور ضابطوں کو اپنانا ضروری ہے تاکہ لوگوں کے بنیادی حقوق، آزادی اور وقار کا احترام کیا جا سکے۔ اخلاقیات اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ کمیو نٹی کے افراد کو کسی بھی صورت میں استحصال، دباؤ یا دھوکہ دہی کا سامنا نہ ہو۔ اس کے برعکس، اگر اخلاقی تقاضوں کو نظر انداز کیا جائے تو کمیو نٹی میں بداعتمادی پیدا ہو سکتی ہے اور شمولیت کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ اسی طرح ثقافتی پہلو اس حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں کہ ہر کمیو نٹی اپنی مخصوص روایات، اقدار، زبان، رسومات اور طرزِ زندگی رکھتی ہے۔ ایک کامیاب موبلائزیشن وہی ہوتی ہے جو کمیو نٹی کی ثقافت کو سمجھتے ہوئے اپنی حکمتِ عملی تشکیل دے اور لوگوں کو ان کے مقامی تناظر میں شامل کرے۔

کمیو نٹی موبلائزیشن کے دوران اخلاقی پہلوؤں میں شفافیت (Transparency)، ایمانداری (Honesty)، جوابدہی (Accountability)، رازداری (Confidentiality) اور انصاف (Justice) جیسے عناصر بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ اصول نہ صرف تنظیم اور کمیو نٹی کے درمیان اعتماد قائم کرتے ہیں بلکہ اس بات کو بھی یقینی بناتے ہیں کہ کمیو نٹی کے تمام طبقات—خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں، بچے ہوں یا بوڑھے، یا پھر محروم طبقات—برابر مواقع سے فائدہ اٹھا سکیں۔

ثقافتی پہلوؤں کو نظر انداز کرنا ایک سنگین غلطی ثابت ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی موبلائزر نے مقامی زبان یا رسوم کا احترام نہیں کیا، یا ایسی سرگرمیوں پر زور دیا جو کمیو نٹی کے ثقافتی دائرے سے مطابقت نہیں رکھتیں، تو

اس سے شدید مخالفت اور ناکامی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اس کے بر عکس، جب موبلائزر کمیونٹی کے رسم و رواج اور اقدار کا احترام کرتا ہے تو لوگوں میں احساسِ ملکیت (Sense of Ownership) پیدا ہوتا ہے اور وہ زیادہ اعتماد اور لگن کے ساتھ شمولیت اختیار کرتے ہیں۔

کمیونٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اور ثقافتی پہلوؤں کی اہمیت اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب غیر رسمی تعلیم (Non-Formal Education) کے تناظر میں کام کیا جارہا ہو۔ غیر رسمی تعلیم کا مقصد ان افراد کو تعلیمی اور تربیتی مواقع فراہم کرنا ہے جو رسمی نظامِ تعلیم تک رسائی حاصل نہیں کر پاتے۔ اس میں اکثر خواتین، مزدور طبقہ، دیہی اور پسماندہ علاقوں کے رہائشی شامل ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ طبقات پہلے ہی سماجی ناانصافیوں اور محرومیوں کا شکار ہوتے ہیں، اس لیے ان کے ساتھ کام کرتے وقت دوہری احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کی ثقافتی اقدار کا احترام اور اخلاقی اصولوں کی پاسداری نہ صرف ان کی عزتِ نفس کو بحال کرتی ہے بلکہ انہیں تعلیمی عمل میں بھرپور شمولیت پر آمادہ بھی کرتی ہے۔

اس یونٹ میں ہم تفصیل سے دیکھیں گے کہ کمیونٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اور ثقافتی پہلوؤں کو کس طرح سمجھا جا سکتا ہے اور ان پر عمل درآمد کیوں ضروری ہے۔ ہم یہ بھی جانیں گے کہ ثقافتی مہارتوں (Cultural Competencies) کو کیسے فروغ دیا جاسکتا ہے تاکہ کمیونٹی ورکرز مختلف ثقافتی پس منظر رکھنے والے افراد کے ساتھ مؤثر اور حساس انداز میں بات چیت کر سکیں۔ اسی طرح اس یونٹ میں ان چیلنجز پر بھی روشنی ڈالی جائے گی جو کمیونٹی موبلائزیشن کے دوران اخلاقی سطح پر درپیش آتے ہیں اور یہ کہ ان سے کس طرح مؤثر حکمتِ عملی کے ذریعے نمٹا جا سکتا ہے۔

مزید بر آں، ہم اس بات پر بھی غور کریں گے کہ کمیونٹی موبلائزیشن کے عمل میں کون سے ایسے خطرات موجود ہیں جو اخلاقی اصولوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ان خطرات میں ذاتی مفادات، طاقت کا غیر منصفانہ استعمال، کمیونٹی کے اندرونی اختلافات، وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم اور بعض اوقات بین الاقوامی تنظیموں کی غیر حساس پالیسیوں کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

یوں کہا جاسکتا ہے کہ کمیونٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اور ثقافتی پہلوؤں کا مطالعہ ایک بنیادی ضرورت ہے کیونکہ یہی وہ پہلو ہیں جو اس پورے عمل کو پائیدار، قابلِ اعتماد اور مؤثر بناتے ہیں۔ اس یونٹ کے ذریعے طلبہ نہ صرف نظریاتی

طور پر اخلاقیات اور ثقافت کی اہمیت کو سمجھیں گے بلکہ عملی طور پر بھی یہ سیکھ سکیں گے کہ کمیونٹی میں کس طرح ایسی حکمتِ عملی اپنائی جائے جو احترام، شفافیت اور ثقافتی حساسیت پر مبنی ہو۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعے کے بعد طالب علم درج ذیل مقاصد حاصل کرنے کے قابل ہوں گے کہ:

1. کمیونٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اور ثقافتی پہلوؤں کی اہمیت کو وضاحت کے ساتھ بیان کر سکیں۔
2. اخلاقی اصولوں اور ضابطوں کی وضاحت کریں گے اور ان پر عمل درآمد کی ضرورت کو سمجھ سکیں۔
3. شفافیت، ایمانداری، رازداری، انصاف اور جوابدہی جیسے اخلاقی اقدار کو کمیونٹی کے تناظر میں لاگو کرنے کے قابل ہوں۔
4. مختلف ثقافتی پس منظر رکھنے والے گروہوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے ثقافتی مہارتیں (Cultural Competencies) پیدا کر سکیں۔
5. کمیونٹی موبلائزیشن اور شمولیت میں پیش آنے والے اخلاقی چیلنجز کو پہچان سکیں گے اور ان سے نمٹنے کے لیے مؤثر حکمتِ عملی تجویز کر سکیں۔
6. کمیونٹی موبلائزیشن کے عمل میں موجود خطرات کو سمجھ سکیں جو اخلاقی اصولوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

9.1۔ کمیو نٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اور ثقافتی پہلوؤں کی سمجھ

کمیو نٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اور ثقافتی پہلوؤں کی سمجھ بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر ہم کسی کمیو نٹی کو متحرک کرنے کے عمل کو ایک عمارت کی تعمیر سے تشبیہ دیں، تو اخلاقیات اور ثقافت اس عمارت کی بنیاد کے مترادف ہیں۔ مضبوط بنیاد کے بغیر عمارت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح اگر موبلائزیشن میں اخلاقی اصولوں اور ثقافتی حساسیت کو مد نظر نہ رکھا جائے تو کمیو نٹی میں پائیدار تبدیلی لانا ممکن نہیں ہوتا۔

1۔ اخلاقی پہلوؤں کی اہمیت

اخلاقیات (Ethics) دراصل انسانی رویوں اور اعمال کے لیے ایک رہنما اصول ہیں۔ یہ طے کرتی ہیں کہ کسی بھی عمل کو صحیح یا غلط کس بنیاد پر سمجھا جائے۔ کمیو نٹی موبلائزیشن کے دوران اخلاقی اصول اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ عزت و احترام کے ساتھ برتاؤ کیا جائے، ان کے حقوق کی پاسداری ہو اور ان کے مسائل کو ان کی مرضی اور شمولیت کے ساتھ حل کیا جائے۔

مثال کے طور پر، جب کوئی کمیو نٹی موبلائزر لوگوں سے ڈیٹا جمع کرتا ہے تو یہ اس کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی معلومات کو رازدارانہ رکھے (Confidentiality) اور انہیں کسی ذاتی یا غیر ضروری مقصد کے لیے استعمال نہ کرے۔ اسی طرح جب کسی منصوبے میں وسائل کی تقسیم کی جاتی ہے تو موبلائزر کو یہ یقینی بنانا ہوتا ہے کہ تمام کمیو نٹی افراد کو برابر مواقع میسر آئیں اور کسی بھی قسم کی ناانصافی یا جانبداری سے اجتناب کیا جائے۔

اخلاقی پہلو کمیو نٹی میں اعتماد سازی (Trust Building) کے لیے بھی بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر کمیو نٹی کو یقین ہو کہ ان کے ساتھ شفافیت اور ایمانداری پر مبنی رویہ اختیار کیا جارہا ہے تو وہ زیادہ پرجوش طریقے سے شرکت کرتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر لوگ محسوس کریں کہ ان کے ساتھ دھوکہ دہی کی جارہی ہے یا ان کی رائے کو اہمیت نہیں دی جارہی تو وہ نہ صرف منصوبے سے دور ہو جائیں گے بلکہ دوسروں کو بھی اس میں شرکت سے روکیں گے۔

2۔ ثقافتی پہلوؤں کی اہمیت

ثقافت (Culture) کسی بھی کمیونٹی کی پہچان ہے۔ اس میں زبان، رسومات، عقائد، روایات، اقدار، لباس، طرزِ زندگی اور معاشرتی تعلقات شامل ہیں۔ کمیونٹی موبلائزیشن میں یہ انتہائی ضروری ہے کہ موبلائزر اس ثقافت کو سمجھے اور اس کا احترام کرے۔

مثال کے طور پر اگر کسی دیہی علاقے میں خواتین کے باہر آکر اجتماعات میں شرکت کرنے پر سماجی پابندی ہو تو وہاں موبلائزیشن کا عمل مختلف حکمت عملی کا متقاضی ہو گا۔ موبلائزر کو یہ دیکھنا ہو گا کہ خواتین تک پیغام کس طرح پہنچایا جائے اور ان کی شمولیت کس طرح یقینی بنائی جائے تاکہ مقامی ثقافتی اقدار کو ٹھیس بھی نہ پہنچے اور خواتین بھی عمل کا حصہ بن سکیں۔

ثقافت کو نظرانداز کرنے کے نتیجے میں نہ صرف منصوبہ ناکام ہوتا ہے بلکہ کمیونٹی کے لوگ موبلائزر پر بداعتمادی کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ جبکہ اگر ثقافتی حساسیت کا مظاہرہ کیا جائے تو لوگ زیادہ خوشی اور اعتماد کے ساتھ پروگرام کا حصہ بنتے ہیں۔

3۔ اخلاقیات اور ثقافت کا باہمی تعلق

اخلاقیات اور ثقافت ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں مل کر کمیونٹی موبلائزیشن کو کامیاب بناتے ہیں۔ اخلاقیات اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ کمیونٹی کے ساتھ رویہ انصاف، ایمانداری اور شفافیت پر مبنی ہو، جبکہ ثقافت اس بات کو طے کرتی ہے کہ یہ رویہ کس انداز میں اپنایا جائے۔

مثال کے طور پر بعض ثقافتوں میں بڑوں کی رائے کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ ایسے میں اگر موبلائزر اخلاقی اصولوں کے تحت سب کو برابر مواقع دینا چاہے تو اسے اس انداز میں حکمت عملی اپنانی ہو گی کہ نوجوانوں اور خواتین کی شمولیت بڑوں کی عزتِ نفس کو مجروح کیے بغیر یقینی بنائی جا سکے۔

اسی طرح بعض اوقات کمیونٹی میں ایسے عقائد یا رسومات بھی موجود ہوتی ہیں جو ترقی کے عمل میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ یہاں موبلائزر کو ایک نازک توازن قائم کرنا ہوتا ہے کہ وہ ایک طرف کمیونٹی کے عقائد کا احترام کرے اور دوسری طرف انہیں مثبت تبدیلی کی طرف بھی راغب کرے۔

عملی مثالیں

- اگر کسی علاقے میں تعلیم کو کم اہمیت دی جاتی ہے تو موبلائزر کو چاہیے کہ وہ کمیونٹی کے معززین کو ساتھ ملا کر یہ باور کرائے کہ تعلیم مقامی ترقی کے لیے کس قدر ضروری ہے۔
- اگر کسی منصوبے میں خواتین کی شمولیت لازمی ہے لیکن کمیونٹی میں اس کی مزاحمت ہے تو موبلائزر خواتین کے لیے الگ اجلاس یا محفوظ مقامات پر بات چیت کا انتظام کر سکتا ہے۔
- اگر وسائل کی تقسیم پر تنازعہ ہو تو اخلاقی اصول موبلائزر کو یہ سکھاتے ہیں کہ انصاف اور شفافیت کے ساتھ سب کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جائے۔

کمیونٹی موبلائزیشن میں اخلاقی پہلو محض رسمی ضابطے نہیں بلکہ کامیابی کی ضمانت ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے نہ صرف منصوبے پائیدار بنتے ہیں بلکہ کمیونٹی کے افراد میں تعاون، ہم آہنگی اور اعتماد بھی مضبوط ہوتا ہے۔

خود آزمائی

1. وضاحت کریں کہ کمیونٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اور ثقافتی پہلوؤں کو سمجھنا کیوں ضروری ہے؟
2. مثالوں کی مدد سے واضح کریں کہ اگر کمیونٹی کی ثقافت کو نظر انداز کیا جائے تو موبلائزیشن پر کیا اثرات مرتب ہوسکتے ہیں؟
3. کمیونٹی موبلائزیشن میں شفافیت اور انصاف کو کس طرح یقینی بنایا جاسکتا ہے؟
4. کمیونٹی موبلائزیشن میں اخلاقیات کی اہمیت کو آپ کس طرح وضاحت کریں گے؟
5. ثقافت کمیونٹی موبلائزیشن کے عمل پر کس طرح اثرانداز ہوتی ہے؟
6. اخلاقی اصول اور ثقافتی حساسیت کے درمیان کس طرح توازن قائم کیا جاسکتا ہے؟
7. کوئی ایسی مثال دیں جب کسی منصوبے میں ثقافتی پہلو کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ناکامی کا سامنا ہوا۔
8. آپ کی نظر میں کمیونٹی میں اعتماد سازی کے لیے سب سے اہم اخلاقی اصول کون سا ہے؟ اور کیوں؟

9.2۔ اخلاقی اصولوں کی پیروی کی ضرورت

کمیونٹی موبلائزیشن ایک ایسا عمل ہے جس میں مختلف پس منظر، نظریات، اقدار اور ترجیحات رکھنے والے افراد ایک مقصد کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ یہ عمل اگرچہ مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنتا ہے، لیکن اس میں اخلاقی پہلوؤں کو نظرانداز کرنا سنگین مسائل کو جنم دے سکتا ہے۔ اسی لیے اخلاقی اصولوں کی پیروی ہر مرحلے پر ضروری ہے۔ اخلاقی اصول دراصل وہ ضابطے اور قدریں ہیں جو یہ تعین کرتے ہیں کہ کون سا عمل درست اور کون سا غلط ہے۔ کمیونٹی کے ساتھ کام کرتے وقت یہ اصول رہنما کردار ادا کرتے ہیں تاکہ شفافیت، دیانت داری، مساوات اور اعتماد کو یقینی بنایا جا سکے۔

اخلاقی اصولوں کی پیروی اس لیے ضروری ہے کیونکہ یہ کمیونٹی کے افراد کے درمیان اعتماد پیدا کرتی ہے۔ اگر کمیونٹی یہ محسوس کرے کہ ان کے ساتھ دیانت داری اور انصاف سے پیش آیا جا رہا ہے تو وہ پروگرام یا منصوبے میں زیادہ شمولیت اختیار کریں گے۔ اس کے برعکس اگر کمیونٹی کو لگے کہ ان کی رائے یا اقدار کو نظرانداز کیا جا رہا ہے تو وہ بداعتمادی کا شکار ہو جائیں گے اور موبلائزیشن کے عمل کو غیر مؤثر کر دیں گے۔ اس طرح اخلاقیات کی پابندی نہ صرف تعلقات کو مضبوط بناتی ہے بلکہ ترقیاتی منصوبوں کی کامیابی میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

اخلاقی اصولوں کی پیروی کرنے کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ یہ کمیونٹی کے اندر مساوات کو یقینی بناتی ہے۔ بہت سی بار ایسا ہوتا ہے کہ طاقتور گروہ کمزور طبقات کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر موبلائزیشن کے عمل میں اخلاقی اصولوں پر عمل کیا جائے تو کمزور طبقات جیسے خواتین، بچے، معذور افراد اور اقلیتوں کو برابر کی نمائندگی اور شمولیت کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح ہر فرد اپنے آپ کو فیصلوں کا حصہ محسوس کرتا ہے اور ترقی کے ثمرات سب تک پہنچتے ہیں۔

ثقافتی اقدار اور روایات کو بھی اخلاقی اصولوں کے ذریعے مد نظر رکھا جاتا ہے۔ اگر کمیونٹی کی روایات، مذہبی عقائد یا اقدار کو نظرانداز کر کے ترقیاتی منصوبے نافذ کیے جائیں تو اس سے مزاحمت پیدا ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی گاؤں میں خواتین کی شمولیت کو محدود سمجھا جاتا ہے تو موبلائزیشن ٹیم کو یہ دیکھنا ہو گا کہ کس طرح خواتین کو عزت و احترام کے ساتھ فیصلہ سازی میں شامل کیا جائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ نابرابری کو قبول کیا جائے، بلکہ یہ ہے کہ کمیونٹی کی اقدار کو مد نظر رکھتے ہوئے بتدریج مثبت تبدیلی لائی جائے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اخلاقی اصولوں کی پیروی محض ایک رسمی تقاضا نہیں بلکہ ایک عملی ضرورت ہے۔ یہ اصول نہ صرف کمیونٹی کے اندر باہمی تعلقات کو بہتر بناتے ہیں بلکہ ترقیاتی منصوبوں کو مؤثر، پائیدار اور کمیونٹی دوست بھی بناتے ہیں۔ اس لیے کمیونٹی موبلائزیشن کے ہر مرحلے پر اخلاقی اصولوں کو مرکزیت دینا لازمی ہے تاکہ حقیقی سماجی تبدیلی کو ممکن بنایا جا سکے۔

کمیونٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اصولوں کی پیروی نہ صرف ایک اخلاقی ذمہ داری ہے بلکہ یہ کامیاب منصوبہ بندی اور پائیدار نتائج کے لیے بنیادی شرط بھی ہے۔ جب کوئی ادارہ یا فرد کمیونٹی کو متحرک کرنے کا عمل شروع کرتا ہے تو وہ براہِ راست ان افراد کی زندگیوں پر اثرانداز ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس پورے عمل کو ایسے ضابطوں اور اقدار کے مطابق آگے بڑھایا جائے جو کمیونٹی کے ہر فرد کے حقوق، وقار اور آزادی کو یقینی بنائیں۔

اخلاقی اصول اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کمیونٹی موبلائزیشن کا عمل شفاف(Transparent) ، منصفانہ (Fair)اور جوابدہ (Accountable) ہو۔ ان کی پیروی کی چند بنیادی وجوہات درج ذیل ہیں:

1. **اعتماد سازی:(Trust Building)**

کمیونٹی کے ساتھ کسی بھی منصوبے کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ لوگ کس حد تک اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ اگر موبلائزر شفافیت اور ایمانداری کے ساتھ کام کریں تو کمیونٹی ان پر بھروسہ کرتی ہے اور فعال طور پر شمولیت اختیار کرتی ہے۔

2. **انصاف اور برابری:(Equity and Justice)**

کمیونٹی میں مختلف طبقات ہوتے ہیں جیسے مرد، عورتیں، بچے، معذور افراد اور محروم گروہ۔ اخلاقی اصول یہ یقینی بناتے ہیں کہ سب کو برابر مواقع ملیں اور کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہ ہو۔

3. **رازداری:(Confidentiality)**

کمیونٹی سے حاصل کی گئی معلومات کو محفوظ رکھنا ایک اہم اخلاقی تقاضا ہے۔ ان معلومات کو صرف منصوبے کے مقاصد کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔

4. **جوابدہی:(Accountability)**

اخلاقی اصول موبلائزرز اور اداروں کو یہ پابند کرتے ہیں کہ وہ اپنی سرگرمیوں اور فیصلوں کے بارے میں کمیونٹی کو جوابدہ ہوں۔

5. **پائیداری:(Sustainability)**

اخلاقی اصولوں پر مبنی منصوبے ہمیشہ دیرپا نتائج دیتے ہیں کیونکہ یہ کمیونٹی کے اندرونی اعتماد اور ملکیت (Ownership) کو فروغ دیتے ہیں۔

اخلاقی اصولوں کی مثالیں

- ایمانداری :(Honesty) کمیونٹی کے ساتھ وعدہ پورا کرنا اور غلط معلومات نہ دینا۔
- شفافیت :(Transparency) فیصلوں، منصوبہ بندی اور وسائل کی تقسیم میں کھلے انداز میں کام کرنا۔
- احترام :(Respect) ہر فرد کے عقائد، اقدار اور وقار کا احترام کرنا۔
- انصاف :(Justice) وسائل کی منصفانہ تقسیم اور سب کو برابر مواقع دینا۔
- رازداری :(Confidentiality) ذاتی معلومات کو محفوظ رکھنا۔

اخلاقی اصولوں کی پیروی نہ کرنے کے نقصانات

اگر کمیونٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اصولوں کی پاسداری نہ کی جائے تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں، جیسے کہ:

- کمیونٹی میں بداعتمادی اور مخالفت پیدا ہونا۔
- محروم طبقات کا مزید استحصال ہونا۔
- منصوبوں کی ناکامی اور وسائل کا ضیاع۔
- ادارے یا موبلائزر کی ساکھ کو نقصان پہنچنا۔
- مستقبل میں کمیونٹی کا تعاون نہ ملنا۔

غیر رسمی تعلیم میں اخلاقی اصولوں کی اہمیت

غیر رسمی تعلیم (Non-Formal Education) کے پروگرامز خاص طور پر ان افراد کے لیے ہوتے ہیں جو رسمی تعلیم سے محروم رہ گئے ہیں، جیسے خواتین، مزدور طبقہ، دیہی یا پسماندہ علاقے کے لوگ۔ یہ طبقات پہلے ہی سماجی ناانصافی اور محرومی کا شکار ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کے ساتھ کام کرتے وقت اخلاقی اصولوں کی پیروی دوگنی اہمیت اختیار کر لیتی ہے۔

مثال کے طور پر:

- خواتین کے ساتھ کام کرتے وقت ان کے تحفظ اور عزتِ نفس کو یقینی بنانا۔
- بچوں کے ساتھ کام کرتے وقت چائلڈ پروٹیکشن کے اصولوں پر سختی سے عمل کرنا۔
- کمیونٹی کے کمزور طبقے کو بولنے اور اپنی رائے دینے کا موقع فراہم کرنا۔

اخلاقی اصولوں کی پیروی کے لیے حکمتِ عملی

1. **کمیونٹی کی شمولیت** :(Participation) ہر مرحلے پر کمیونٹی کو فیصلوں میں شامل کرنا۔
2. **تربیت** :(Training) موبلائزرز اور فیلڈ ورکرز کو اخلاقیات اور ثقافتی حساسیت پر باقاعدہ تربیت دینا۔
3. **کوڈ آف کنڈکٹ** :(Code of Conduct) ادارے کے لیے ایک واضح اخلاقی ضابطہ تیار کرنا۔
4. **مانیٹرنگ اور ایویلیوایشن** :(Monitoring and Evaluation) اخلاقی اصولوں کی پاسداری کو باقاعدگی سے جانچنا۔
5. **کمیونٹی فیڈ بیک** :(Community Feedback) کمیونٹی سے رائے لینا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اخلاقی اصولوں پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔

فرض کریں کہ ایک این جی او نے کسی دیہی علاقے میں خواتین کے لیے خواندگی کا پروگرام شروع کیا ہے۔ اگر موبلائزر خواتین کو زبردستی شامل کرنے کی کوشش کرے یا ان کی رضامندی کے بغیر ان کی تصاویر اور معلومات استعمال کرے تو یہ اخلاقی خلاف ورزی ہے۔ اس کے نتیجے میں کمیونٹی اعتماد کھو بیٹھے گی اور خواتین اپنی شرکت سے انکار کر دیں گی۔ اس کے برعکس اگر موبلائزر ان کی ثقافتی اقدار کا احترام کرتے ہوئے ان کی رضامندی سے کام کرے تو پروگرام زیادہ کامیاب ہو گا۔

خود آزمائی

1. کمیو نٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اصولوں کی پیروی کو ضروری کیوں سمجھا جاتا ہے؟
2. اخلاقی اصولوں کی پیروی نہ کرنے کے تین بڑے نقصانات بیان کریں۔
3. غیر رسمی تعلیم کے پروگرامز میں اخلاقی اصولوں کی اہمیت مزید کیوں بڑھ جاتی ہے؟
4. آپ کے خیال میں کون سا اخلاقی اصول کمیو نٹی میں اعتماد سازی کے لیے سب سے اہم ہے؟ اور کیوں؟
5. اخلاقی اصولوں کی پیروی کو یقینی بنانے کے لیے موبلائزر کو کون سی حکمت عملی اپنانی چاہیے؟
1. کمیو نٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اصولوں کی اہمیت کیا ہے؟
2. اعتماد کی فضا قائم کرنے کے لیے موبلائزر کو کن اقدامات کی ضرورت ہے؟
3. شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنانے کے لیے کون سے اقدامات ضروری ہیں؟
4. ثقافتی حساسیت کمیو نٹی موبلائزیشن کی کامیابی میں کس طرح مددگار ثابت ہوتی ہے؟
5. اگر کمیو نٹی میں اخلاقی اصولوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو اس کے کیا ممکنہ نتائج ہو سکتے ہیں

9.3۔ ثقافتی مہارتوں کی ترقی

کمیو نٹی موبلائزیشن میں ثقافتی مہارتوں (Cultural Competences) کی ترقی ایک نہایت اہم عنصر ہے۔ کمیو نٹی موبلائزر کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو متحرک کرے اور ان کی شمولیت کو یقینی بنائے۔ لیکن یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک موبلائزر مختلف ثقافتی پس منظر رکھنے والے افراد کے ساتھ مؤثر اور حساس انداز میں تعلق قائم کرنے کی صلاحیت پیدا نہ کرے۔ ثقافتی مہارت دراصل وہ صلاحیت ہے جس کے ذریعے کوئی فرد یا ادارہ کمیو نٹی کے مختلف اقدار، رسومات، زبان اور عقائد کو سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ بہتر طور پر کام کر سکے۔

ثقافتی مہارت کی تعریف

ثقافتی مہارت سے مراد ایسی اہلیت ہے جس کے تحت فرد نہ صرف مختلف ثقافتوں کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو بلکہ ان کے ساتھ مثبت اور احترام پر مبنی رویہ بھی اختیار کرے۔ اس میں یہ پہلو شامل ہیں:

- مختلف ثقافتوں کے بارے میں علم (Cultural Knowledge)

- دوسروں کے عقائد اور اقدار کا احترام(Cultural Sensitivity)
- مختلف پس منظر کے لوگوں کے ساتھ مؤثر بات چیت(Cross-Cultural Communication)
- اپنے رویوں اور تعصبات کا تجزیہ کرنا(Self-Reflection)

ثقافتی مہارتوں کی ضرورت:

1. **کمیونٹی میں اعتماد سازی :** جب موبلائزر کمیونٹی کی زبان، روایات اور اقدار کو سمجھتا ہے تو لوگ اس پر زیادہ اعتماد کرتے ہیں۔
2. **مؤثر مواصلات :** ثقافتی فرق اکثر مواصلات میں رکاوٹ بنتا ہے۔ مہارت رکھنے والا موبلائزر ان رکاوٹوں کو دور کر سکتا ہے۔
3. **تنازعات کے حل میں آسانی :** کمیونٹی کے اندر ثقافتی اختلافات کی وجہ سے تنازعات پیدا ہو سکتے ہیں۔ ثقافتی مہارت رکھنے والا فرد انہیں مؤثر انداز میں حل کر سکتا ہے۔
4. **شمولیت میں اضافہ :** ثقافتی حساسیت کمیونٹی کے ہر طبقے کو شامل کرنے میں مدد دیتی ہے۔
5. **پائیدار نتائج :** جب منصوبے ثقافتی اقدار کے مطابق ہوں تو کمیونٹی انہیں اپنی ملکیت سمجھتی ہے اور وہ دیرپا ثابت ہوتے ہیں۔

ثقافتی مہارتوں کی ترقی کے مراحل

1۔ خود آگاہی(Self-Awareness)

ثقافتی مہارتوں کی شروعات اپنے آپ کو جاننے سے ہوتی ہے۔ ہر انسان اپنے عقائد، اقدار اور رویوں کے ساتھ آتا ہے۔ موبلائزر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے تعصبات اور محدود سوچ کا ادراک کرے تاکہ وہ دوسروں پر اثرانداز نہ ہو۔

2۔ علم کا حصول(Cultural Knowledge)

موبلائزر کو کمیونٹی کی تاریخ، زبان، رسومات، مذہبی عقائد اور معاشرتی ڈھانچے کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ مثال کے طور پر، اگر کسی علاقے میں خواتین کا کردار محدود ہے تو موبلائزر کو یہ جاننا چاہیے کہ اس

کی بنیاد کیا ہے اور کس طرح خواتین کی شمولیت ممکن بنائی جا سکتی ہے۔

3۔ ثقافتی حساسیت (Cultural Sensitivity)

یہ رویہ اختیار کرنا کہ ہر ثقافت محترم ہے اور اس کا احترام کیا جانا چاہیے۔ موبلائزر کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کا مقصد کسی کی ثقافت کو بدلنا نہیں بلکہ اس کے اندر رہتے ہوئے مثبت تبدیلی لانا ہے۔

4۔ مؤثر مواصلات (Effective Communication)

ثقافتی مہارت کا ایک اہم حصہ یہ ہے کہ موبلائزر اپنی بات ایسے انداز میں پیش کرے کہ کمیونٹی کے لوگ آسانی سے سمجھ سکیں۔ اس کے لیے مقامی زبان اور علامات کا استعمال اہم ہے۔

5۔ عملی تجربہ (Practical Engagement)

ثقافتی مہارتیں صرف کتابوں کے ذریعے حاصل نہیں ہوتیں بلکہ عملی میدان میں کام کرنے سے آتی ہیں۔ موبلائزر کو کمیونٹی کے لوگوں کے ساتھ وقت گزارنا چاہیے تاکہ ان کی روزمرہ زندگی اور مسائل کو قریب سے سمجھ سکے۔

ثقافتی مہارتوں کے اجزاء

1. **لسانی مہارت :(Language Competence)** مقامی زبان کو سمجھنا اور استعمال کرنا۔
2. **سماجی شعور :(Social Awareness)** کمیونٹی کے سماجی تعلقات اور ڈھانچے کو جاننا۔
3. **تنقیدی سوچ :(Critical Thinking)** مختلف اقدار اور رویوں پر تنقیدی لیکن مثبت نظر رکھنا۔
4. **لچک :(Flexibility)** حالات اور ثقافتی تقاضوں کے مطابق حکمت عملی تبدیل کرنا۔
5. **احترام :(Respect)** ہر فرد کے عقائد اور روایات کو تسلیم کرنا۔

غیر رسمی تعلیم اور ثقافتی مہارت

غیر رسمی تعلیم میں ثقافتی مہارتوں کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس شعبے میں زیادہ تر ایسے افراد شامل ہوتے ہیں جو محروم طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ کام کرتے وقت موبلائزر کو نہ صرف تعلیمی طریقے اختیار کرنے ہوتے ہیں بلکہ ان کی ثقافتی شناخت کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

مثال کے طور پر:

- اگر خواتین شام کے وقت گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے کلاسز میں شامل نہیں ہو سکتیں تو موبلائزر کو ان کے لیے دن کے وقت یا گھر کے قریب سہولیات فراہم کرنی چاہئیں۔
- اگر کمیونٹی میں کسی خاص رسم یا تہوار کو اہمیت حاصل ہے تو موبلائزر تعلیمی پروگرام کو اس کے ساتھ مربوط کر سکتا ہے۔

ثقافتی مہارتوں کے فوائد

- کمیونٹی کے ساتھ مضبوط تعلقات قائم ہونا۔
- منصوبوں کی کامیابی اور پائیداری میں اضافہ۔
- کمیونٹی کے اندرونی اختلافات کو کم کرنا۔
- ہر طبقے کی فعال شمولیت کو یقینی بنانا۔
- موبلائزر کی پیشہ ورانہ صلاحیت میں اضافہ۔

خود آزمائی

1. ثقافتی مہارت کی تعریف کریں اور اس کے اہم اجزاء بیان کریں۔
2. کمیونٹی موبلائزیشن میں ثقافتی مہارت کیوں ضروری ہے؟
3. ثقافتی حساسیت (Cultural Sensitivity) کو عملی طور پر اپنانے کے دو طریقے لکھیں۔
4. غیر رسمی تعلیم میں ثقافتی مہارت کی کیا اہمیت ہے؟ مثال دے کر وضاحت کریں۔
5. ایک ایسے موقع کی مثال دیں جب ثقافتی مہارت نے کسی منصوبے کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا

9.4۔ کمیونٹی موبلائزیشن اور شمولیت میں اخلاقی چیلنجز کا سامنا

کمیونٹی موبلائزیشن اور شمولیت کا مقصد یہ ہے کہ افراد، گروہ اور مقامی ادارے اجتماعی طور پر اپنے مسائل کو حل کریں اور ترقی کے عمل میں فعال کردار ادا کریں۔ تاہم، اس عمل کے دوران مختلف **اخلاقی چیلنجز** سامنے آتے ہیں جن کا درست انداز میں مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ اگر ان چیلنجز کو نظر انداز کیا جائے تو کمیونٹی میں بداعتمادی، اختلافات

اور ترقیاتی منصوبوں کی ناکامی کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

اخلاقی چیلنجز میں طاقت کے غلط استعمال، کمیونٹی کے کمزور طبقات کی آواز کو دبانا، ذاتی مفادات کی بالادستی، رازداری کی خلاف ورزی، ثقافتی حساسیت کی کمی اور شفافیت کا فقدان شامل ہیں۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے کمیونٹی ورکرز اور منتظمین کو اخلاقی اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے حکمت عملی اختیار کرنی پڑتی ہے تاکہ ہر فرد کو مساوی مواقع ملیں اور اجتماعی فلاح کے اصول پر عمل ہو۔

کمیونٹی موبلائزیشن کے دوران اخلاقی چیلنجز کو کیسے پہچانا جائے، ان سے بچاؤ کے لیے کیا اقدامات ضروری ہیں، اور شمولیت کے عمل کو زیادہ مؤثر اور قابلِ اعتماد کیسے بنایا جاسکتا ہے۔ اس کا اندازہ درج ذیل امور سے لگایا جاسکتا ہے۔

(الف) طاقت اور اختیار کا غلط استعمال

کمیونٹی موبلائزیشن میں اکثر ایسے افراد یا گروہ شامل ہوتے ہیں جو طاقت اور اثر ورسوخ رکھتے ہیں۔ بعض اوقات یہ طاقتور لوگ فیصلوں پر قبضہ کر لیتے ہیں اور کمزور طبقے کی رائے کو نظر انداز کرتے ہیں۔ یہ رویہ نہ صرف غیر اخلاقی ہے بلکہ اجتماعی انصاف کے اصولوں کے خلاف بھی ہے۔

(ب) شفافیت کی کمی

اگر وسائل کی تقسیم یا منصوبہ بندی کے عمل میں شفافیت نہ ہو تو کمیونٹی میں بداعتمادی جنم لیتی ہے۔ بدعنوانی اور غیر شفاف طریقہ کار اخلاقی چیلنجز کو بڑھاتے ہیں اور ترقیاتی منصوبے ناکام ہوسکتے ہیں۔

(ج) ثقافتی اور سماجی حساسیت کی کمی

کمیونٹی مختلف ثقافتی اور سماجی پس منظر رکھنے والے افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ اگر موبلائزیشن کے دوران کسی خاص ثقافت یا گروہ کو نظر انداز کیا جائے یا ان کے اقدار کی خلاف ورزی کی جائے تو یہ شدید اخلاقی بحران کا باعث بنتی ہے۔

(د) رازداری اور پرائیویسی کی خلاف ورزی

کمیونٹی ورک میں اراکین سے ذاتی معلومات لی جاتی ہیں۔ اگر ان معلومات کو راز میں نہ رکھا جائے یا ان کا غلط استعمال کیا جائے تو یہ ایک سنگین اخلاقی مسئلہ ہے۔

(ہ) ذاتی مفادات کی بالادستی

کمیونٹی کے بعض رہنما یا منتظمین اپنے ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس رویے سے اجتماعی فلاح متاثر ہوتی ہے اور کمیونٹی کے افراد میں مایوسی پیدا ہوتی ہے۔

اخلاقی چیلنجز کے حل کی حکمت عملیاں

1. **شفافیت کو یقینی بنانا**: تمام فیصلوں اور وسائل کی تقسیم میں شفافیت کو ترجیح دی جائے۔
2. **مساوات اور انصاف**: ہر فرد کی رائے اور ضرورت کو یکساں اہمیت دی جائے۔
3. **ثقافتی احترام**: مختلف کمیونٹی گروہوں کی ثقافتی اقدار اور روایات کا احترام کیا جائے۔
4. **احتساب کا نظام**: ایسے نظام بنائے جائیں جن کے ذریعے رہنماؤں کو جواب دہ بنایا جاسکے۔
5. **رازداری کی حفاظت**: ذاتی معلومات کو راز میں رکھنے کے اصولوں پر سختی سے عمل کیا جائے۔
6. **کمیونٹی کی شمولیت بڑھانا**: ہر طبقے اور خاص طور پر کمزور گروہوں کو فعال طور پر شریک کیا جائے۔

خود آزمائی

1. کمیونٹی موبلائزیشن میں طاقت کے غلط استعمال کو اخلاقی چیلنج کیوں سمجھا جاتا ہے؟
2. شفافیت کی کمی کمیونٹی کے اعتماد کو کیسے متاثر کرتی ہے؟
3. ثقافتی حساسیت نہ رکھنے کے کیا اثرات ہو سکتے ہیں؟
4. رازداری اور پرائیویسی کی خلاف ورزی کے کیا اخلاقی نقصانات ہیں؟
5. ذاتی مفادات کی بالادستی کمیونٹی کی ترقی پر کس طرح اثر ڈالتی ہے؟

کمیونٹی موبلائزیشن اور شمولیت میں اخلاقی چیلنجز سے نمٹنا:

کمیونٹی موبلائزیشن ایک ایسا عمل ہے جس میں مختلف طبقات، گروہ اور ادارے مشترکہ مسائل کے حل اور ترقیاتی اہداف کے حصول کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ تاہم اس عمل کے دوران متعدد اخلاقی چیلنجز سامنے آتے ہیں جو نہ صرف عمل درآمد کو متاثر کرتے ہیں بلکہ شمولیت کے معیار کو بھی کم کر دیتے ہیں۔ ان چیلنجز میں سب سے اہم شفافیت کی کمی، طاقت کا غیر مساوی استعمال، مفادات کا ٹکراؤ، ثقافتی اختلافات اور صنفی حساسیت کی کمی شامل ہیں(Kumar, 2019) ۔

1۔ شفافیت اور جواب دہی کے مسائل

اکثر کمیونٹی منصوبوں میں وسائل کی تقسیم اور استعمال کے حوالے سے شفافیت برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ شفافیت کی کمی شکوک و شبہات پیدا کرتی ہے اور کمیونٹی کے اعتماد کو متاثر کرتی ہے۔ اگر فنڈز، افرادی قوت یا سہولیات کے استعمال میں غیر واضح رویہ اختیار کیا جائے تو یہ اخلاقی بحران کو جنم دیتا ہے (Banks & Westoby, 2015)۔

2۔ طاقت کے غیر مساوی تعلقات

کمیونٹی میں بعض افراد یا گروہ زیادہ اثر ورسوخ رکھتے ہیں۔ جب یہ طاقت ور گروہ اپنی رائے مسلط کرتے ہیں تو کمزور طبقات جیسے خواتین، اقلیتیں اور معذور افراد اپنی رائے دینے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یہ غیر مساوی طاقت کا استعمال نہ صرف شمولیت کے اصولوں کے خلاف ہے بلکہ سماجی انصاف کے تقاضوں کو بھی مجروح کرتا ہے(Cornwall, 2008)۔

3۔ مفادات کا ٹکراؤ

کمیونٹی موبلائزیشن میں مختلف اسٹیک ہولڈرز شامل ہوتے ہیں جن کے اپنے اپنے مفادات ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات ذاتی یا گروہی مفاد کو اجتماعی مفاد پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اس صورتِ حال میں اخلاقی اصول جیسے دیانت داری، غیر جانبداری اور شفافیت مجروح ہو جاتے ہیں(Chambers, 2012)۔

4۔ ثقافتی اور سماجی حساسیت

کمیونٹی کے اندر مختلف ثقافتیں، زبانیں اور مذہبی روایات موجود ہوتی ہیں۔ اگر موبلائزیشن کا عمل ان حساس پہلوؤں کو نظر انداز کرے تو اختلافات اور تنازعات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اخلاقی ذمہ داری ہے کہ ہر ثقافتی پس منظر اور اقدار کو احترام دیا جائے اور فیصلہ سازی میں انہیں شامل کیا جائے (Hickey & Mohan, 2004)۔

5۔ صنفی حساسیت

اکثر کمیونٹی پروگراموں میں خواتین کی شمولیت کو کم اہمیت دی جاتی ہے یا انہیں محض نمائشی کردار دیا جاتا ہے۔

خواتین کو مساوی نمائندگی اور فیصلہ سازی کا موقع نہ دینا اخلاقی اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ صنفی برابری کو یقینی بنانا اخلاقی چیلنجز سے نمٹنے کا ایک اہم پہلو ہے (UNDP, 2017)۔

6۔ رازداری اور باہمی احترام

کمیونٹی میں کئے گئے سروے یا مشاورت کے دوران لوگوں کی ذاتی معلومات جمع کی جاتی ہیں۔ اگر ان معلومات کو راز میں نہ رکھا جائے یا غلط استعمال کیا جائے تو یہ سنگین اخلاقی مسئلہ پیدا کر سکتا ہے۔ لہٰذا رازداری اور باہمی احترام کو یقینی بنانا بنیادی اخلاقی تقاضا ہے (Israel & Hay, 2006)۔

اخلاقی چیلنجز سے نمٹنے کی حکمت عملی

- **شفافیت کو یقینی بنانا :** تمام فیصلے، وسائل کی تقسیم اور عمل درآمد کے مراحل کھلے انداز میں بیان کئے جائیں۔
- **شمولیت پر زور دینا :** خواتین، اقلیتوں اور محروم طبقات کو فیصلہ سازی میں مساوی نمائندگی دی جائے۔
- **اخلاقی تربیت فراہم کرنا :** کمیونٹی ورکرز اور لیڈرز کے لئے اخلاقی اصولوں پر تربیتی سیشنز کرائے جائیں۔
- **قانونی اور اخلاقی فریم ورک کی پاسداری :** قومی و مقامی قوانین کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کے عالمی اصولوں کو مد نظر رکھا جائے۔
- **تنازعات کے حل کے میکنزم قائم کرنا :** اختلافات کو دور کرنے کے لئے ثالثی اور مشاورت پر مبنی نظام تشکیل دیا جائے۔

خود آزمائی:(Self-Assessment)

1. کمیونٹی موبلائزیشن میں سب سے بڑا اخلاقی چیلنج کون سا ہے؟ وضاحت کریں۔
2. طاقت کے غیر مساوی استعمال سے شمولیت کس طرح متاثر ہوتی ہے؟
3. کمیونٹی منصوبوں میں شفافیت قائم رکھنے کے لئے کون سے اقدامات ضروری ہیں؟
4. صنفی حساسیت کو کمیونٹی موبلائزیشن میں کیسے شامل کیا جا سکتا ہے؟
5. رازداری کی خلاف ورزی کمیونٹی کے اعتماد پر کیا اثر ڈالتی ہے؟

9.5۔ کمیو نٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اصولوں کو درپیش خطرات

کمیو نٹی موبلائزیشن کے عمل میں اخلاقی اصولوں کی پاسداری کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ یہ اصول شفافیت، دیانت داری، باہمی احترام، ثقافتی حساسیت اور شراکتی فیصلوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ لیکن عملی سطح پر ان اصولوں کو کئی خطرات لاحق ہوتے ہیں، جو کمیو نٹی موبلائزیشن کے مقاصد اور اس کی کامیابی کو متاثر کرسکتے ہیں۔ ان خطرات کا تعلق بعض اوقات سیاسی دباؤ، مالی مفادات، ذاتی تعصبات، مقامی طاقت کے ڈھانچے، یا کمیو نٹی میں موجود سماجی اور ثقافتی رکاوٹوں سے ہوتا ہے۔ اگر ان خطرات کو سمجھ کر ان سے نمٹنے کی حکمت عملی تیار نہ کی جائے تو پورا عمل غیر شفافیت، بداعتمادی، اور ناکامی کا شکار ہو سکتا ہے۔

اب ہم کمیو نٹی موبلائزیشن میں اخلاقی اصولوں کو درپیش اہم خطرات کا تفصیلی جائزہ لیں گے تاکہ پالیسی ساز، فیلڈ ورکرز، اور تعلیم و تربیت فراہم کرنے والے افراد ان خطرات کو کم کر سکیں اور کمیو نٹی کی فلاح و بہبود کو یقینی بنا سکیں۔

1۔ سیاسی دباؤ اور طاقت کا غلط استعمال

کمیو نٹی موبلائزیشن اکثر ایسے ماحول میں کی جاتی ہے جہاں مقامی سیاستدان یا طاقتور گروہ موجود ہوں۔ یہ عناصر اپنے ذاتی یا گروہی مفادات کے لیے کمیو نٹی موبلائزیشن کے عمل پر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں شفافیت اور غیر جانبداری خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر کسی ترقیاتی منصوبے کے وسائل مخصوص سیاسی جماعت یا قبیلے کے افراد تک محدود رکھے جانا۔

2۔ مالی بدعنوانی اور فنڈز کا غلط استعمال

اخلاقی اصولوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ مالی بدعنوانی ہے۔ فنڈز یا وسائل کی غیر شفاف تقسیم، جعلی رپورٹس تیار کرنا، یا مراعات کا ذاتی فائدے کے لیے استعمال، کمیو نٹی کے اعتماد کو توڑ دیتا ہے **جس کی وجہ سے** کمیو نٹی کے افراد کی شمولیت کم ہو جاتی ہے اور ترقیاتی منصوبے ناکامی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

3۔ ثقافتی اقدار کی خلاف ورزی

کمیو نٹی موبلائزیشن میں اگر مقامی روایات، رسوم و رواج، اور مذہبی اقدار کو نظر انداز کیا جائے تو یہ ایک بڑا

اخلاقی خطرہ بن جاتا ہے۔ یہ خطرہ اس وقت بھی پیدا ہوتا ہے جب کسی منصوبے میں بیرونی ثقافت مسلط کرنے کی کوشش کی جائے۔ مثال کے طور پر خواتین کی شمولیت کو نظر انداز کرنا یا ان کے سماجی کردار کی توہین کرنا۔

4۔ معلومات کی غیر شفافیت اور رازداری کی خلاف ورزی

کمیونٹی کے افراد سے حاصل ہونے والی معلومات کو غلط استعمال کرنا، یا فیصلوں اور منصوبوں کے بارے میں شفافیت نہ رکھنا بھی ایک اہم اخلاقی خطرہ ہے۔ اگر کمیونٹی کو صحیح معلومات فراہم نہ کی جائیں تو وہ اعتماد کھو دیتی ہے۔

5۔ ذاتی تعصب اور مفاد پرستی

کچھ اوقات کمیونٹی ورکرز یا منتظمین ذاتی تعصبات یا مفادات کی بنیاد پر فیصلے کرتے ہیں۔ اس عمل سے برابری، انصاف اور شراکت داری کے اصول متاثر ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر صرف اپنے قبیلے، برادری یا دوستوں کو مواقع دینا۔

6۔ کمزور طبقوں کو نظر انداز کرنا

کمیونٹی موبلائزیشن میں اگر خواتین، بچے، معذور افراد یا پسماندہ طبقات کو نظر انداز کیا جائے تو یہ ایک سنگین اخلاقی خطرہ ہے۔ یہ رویہ برابری اور شمولیت کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔

7۔ غیر حقیقت پسندانہ وعدے

کمیونٹی کو ایسے وعدے کرنا جو پورے نہ کیے جا سکیں، مثلاً فنڈز، روزگار، یا سہولتوں کے بارے میں جھوٹے دعوے، اعتماد کو نقصان پہنچاتے ہیں اور اخلاقی اعتبار سے سنگین خطرہ ہیں۔

8۔ کمیونٹی میں داخلی تنازعات کو ہوا دینا

اگر موبلائزیشن کے دوران مختلف گروہوں یا طبقات میں تعصب یا نفرت کو بڑھاوا دیا جائے تو یہ عمل اخلاقی اصولوں کے لیے شدید خطرہ بنتا ہے۔ اس کے نتیجے میں اتحاد کے بجائے تقسیم اور ٹکراؤ پیدا ہوتا ہے۔

خود آزمائی

1. کمیونٹی موبلائزیشن میں سیاسی دباؤ کو اخلاقی خطرہ کیوں سمجھا جاتا ہے؟ وضاحت کریں۔
2. مالی بدعنوانی کمیونٹی کے اعتماد کو کس طرح متاثر کرتی ہے؟ مثال دیں۔
3. ثقافتی اقدار کو نظر انداز کرنا کمیونٹی موبلائزیشن کی کامیابی میں کس طرح رکاوٹ بنتا ہے؟
4. کمیونٹی میں کمزور طبقوں کو نظر انداز کرنے کے کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟
5. اخلاقی اصولوں کو لاحق خطرات کو کم کرنے کے لیے دو حکمت عملیاں تجویز کریں۔

حوالہ جات:

- Banks, S., & Brydon-Miller, M. (2019). Ethics in participatory research for health and social well-being: Cases and commentaries. Routledge.
- Brady, B., & O'Regan, C. (2021). Community work and cultural competence: Building inclusive practices. Community Development Journal, 56(3), 391–409.
- Brown, L. D., & Tandon, R. (2020). Civil society, community empowerment, and participatory research: Challenges and ethical dilemmas. Action Research, 18(4), 413–431.
- Chambers, R. (2017). Whose reality counts? Putting the first last. Practical Action Publishing.
- Chen, D., & Rhoads, R. A. (2016). Community cultural competence and social justice. International Journal of Educational Development, 49, 31–39.
- Cornwall, A. (2016). Participation in development: Learning from debates. Zed Books.
- Freire, P. (2018). Pedagogy of the oppressed. Bloomsbury Publishing.
- Ife, J. (2016). Community development in an uncertain world: Vision, analysis and practice. Cambridge University Press.
- Ledwith, M. (2020). Community development: A critical

approach. Policy Press.

- Minkler, M., & Wallerstein, N. (Eds.). (2011). Community-based participatory research for health: Advancing social and health equity. John Wiley & Sons.
- Ndebele, C. (2020). Ethical challenges in community-based research: African perspectives. African Journal of Social Work, 10(2), 75–84.
- Popple, K., & Quinney, A. (2017). Participation, power and community development: Theoretical and practical considerations. Policy Press.
- Rifkin, S. B. (2014). Examining the links between community participation and health outcomes: A review of the literature. Health Policy and Planning, 29(suppl_2), ii98–ii106.
- Tindana, P. O., Singh, J. A., Tracy, C. S., Upshur, R. E., Daar, A. S., Singer, P. A., Frohlich, J., & Lavery, J. V. (2007). Grand challenges in global health: Community engagement in research in developing countries. PLoS Medicine, 4(9), e273.
- United Nations Development Programme (UNDP). (2016). Human Development Report 2016: Human development for everyone. United Nations.
- United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization (UNESCO). (2017). A guide for ensuring inclusion and equity in education. UNESCO Publishing.

- World Health Organization (WHO). (2019). Ethics and governance of artificial intelligence for health: WHO guidance. World Health Organization.
- Wallerstein, N., Duran, B., Oetzel, J. G., & Minkler, M. (2017). Community-based participatory research for health: Advancing social and health equity (3rd ed.). Jossey-Bass.
- Zuber-Skerritt, O. (2018). Action learning and action research: Genres and approaches. Emerald Publishing Limited.